SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, July 26, 1994.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes past ten in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبح لله مافی السموت والارض وھوالعزیز الحکیم۔ له ملک السموت والارض یحی ویمیت وھوعلیٰ کل شی قدیر۔ ھوالاول والاخروالظاھروالباطن و ھوبکل شی علیم۔ ھوالذی خلق السموت والارض فی ستته ایام ثم استوی علی العرش یعلم مایلج فی الارض ومایخرج منھاومایننزل من السما ومایعرج فیھاوھومعکم این ماکنتم والله بما تعلمون بصیر۔ له ملک السموت والارض والی الله ترجع الامور۔ یولج الیل فی النھار ویولج النھار فی الیل وھوعلیم بذات الصدور۔

ترجمہ، اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔ اسی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت چلاتا ہے اورمارتا اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ وہی اول وہی آخر وہی ظاہر اور وہی سب کچھ ہے ۔ جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کئے۔ پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے جانتا ہے جو زمین کے اندر جاتا ہے۔ اور جو کچھ اس سے باہر نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہ تمھارے ساتھ ہے تم کہیں بھی ہو اور اللہ تمھارے کام دیکھ رہا ہے۔ اسی کی ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کی رجوع ۔ رات کو دن کے حصے میں لاتا ہے اور دن کو رات کے حصے میں لاتا ہے ۔اور وہ دلوں کی بات جانتا ہے

جناب چیئرمین۔-جی جناب اشتیاق اظہر صاحب۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, July 26, 1994.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes past ten in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبح لله مافی السموت والارض وهوالعزیز الحکیم۔ له ملک السموت والارض یحی ویمیت وهوعلیٰ کل شی قدیر۔ هوالاول والاخروالظاهروالباطن و هوبکل شی علیم۔ هوالذی خلق السموت والارض فی ستته ایام ثم استوی علی العرش یعلم مایلج فی الارض ومایخرج منهاومایننزل من السما ومایعرج فیهاوهومعکم این ماکنتم والله بما تعملون بصیر۔ له ملک السموت والارض والی الله ترجع الامور۔ یولج الیل فی النهار ویولج النهار فی الیل وهوعلیم بذات الصدور۔

ترجمہ، اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور وہی عزت وحکمت والا ہے۔ اسی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت چلاتا ہے اورمارتا اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ وہی اول وہی آخر وہی ظاہر اور وہی سب کچھ ہے ۔ جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کئے۔ پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے جانتا ہے جو زمین کے اندر جاتا ہے۔ اور جو کچھ اس سے باہر نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہ تمھارے ساتھ ہے تم کہیں بھی ہو اور اللہ تمھارے کام دیکھ رہا ہے۔ اسی کی ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کی رجوع ۔ رات کو دن کے حصے میں لاتا ہے اور دن کو رات کے حصے میں لاتا ہے ۔اور وہ دلوں کی بات جانتا ہے

جناب چیئرمین۔جی جناب اشتیاق اظہر صاحب۔

سید اشتیاق اظہر ۔ جناب میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کل محترمہ بینظیر بھٹو صاحبہ کی صدارت میں کراچی میں کابینہ کا ایک اجلاس ہوا تھا۔ اور اس مین بعض ارکان موجود ہیں جو شریک تھے ۔ اس میں یہ مسئلہ زیر غور آیا تھا کہ کراچی کی مشکلات اور مسائل کا ازالہ کیا جائے ۔ یہ ایک خوش آئیند خیال ہے کہ اب تک اس بارے میں پہلے کے مقابلے میں توجہ دی جا رہی ہے ۔ لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں آپ کے توسط سے کہ اگر سندھ اسمبلی کے منتخب ارکان کے ساتھ محترمہ رابطہ کرتیں اور ان مسائل اور مشکلات کے حل کے سلسلے میں کوشش کرتیں تو زیادہ بہتر ہوتا ۔ اب بھی وقت ہے کہ محترمہ سندھ اسمبلی کے منتخب ارکان صوبائی اسمبلی کا جن کا تعلق ایم کیو ایم سے ہے۔ ان سے رابطہ کریں اور کراچی کی مشکلات اور مسائل کے حل کے سلسلے میں ان کا تعاون بھی حاصل کریں ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ ۔ جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر ۔ ہم اس پیشکش کا خیرمقدم کرتے ہیں اور چیف منسٹر سندھ سے میں ذاتی طور پر کہوں گا کہ سندھ کے اراکین اسمبلی سے رابطہ کریں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹرمحمد ریحان۔ جناب والا آج صبح ہاسٹل کے باہر میرے ساتھ کافی نوجوان ملے جو بے روزگار ہیں اور جن کو زیادہ فکر مندی اور تشویش اس بات کی تھی کہ حکومت نے جو recuritment policy اختیار کی ہے اور مختلف ایسے محکمے ہیں مثال کے طور پر مرکز کے ساتھ ہیں autonomous ہیں پی آئی اے، سوئی گیس، ملٹری اکاونٹس مختلف قسم کے محکمے ہیں جناب ان کے لئے جو اشتہار دیئے گئے ہیں اس کے متعلق بتایا گیا ہے کہ متعلقہ یا فلاں ڈپٹی کمشنر کو درخواست دے دیں یہ ہماری سمجھ سے بھی بالاتر ہے کہ آخر اس میں کیا منشاء ہے یا کیا راز ہے کہ ڈپٹی کمشنر کے ذریعے درخواست دینا ملٹری اکاؤنٹس کے لئے ذرا حکومت اس سلسلے میں وضاحت کرے کہ کیوں ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کے ذریعے درخواست دی جائے جناب والا اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ جب ہم چھوٹے تھے تو انگریز بہادر کے وقت میں جب لوگ کمیشن کے لئے درخواست دیتے تھے تو ان علاقوں کے ڈپٹی کمشنروں سے اس کی clearance ہوتی تھی ۔ کہ یہ خاندان جو ہے انگریز حکومت کا بڑا وفادار ہے تو کیا کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ڈپٹی کمشنروں کے level پر جناب والا ذرا.........

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب اتنی لمبی بات آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر کردی۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ کیا ایسا تو نہیں ہے کہ ان کو clear کیا جائے گا کہ یہ لوگ حکومت وقت کے، پارٹی کے وفادار ہیں اور باقی جو لوگ ہیں ان کا یہیں پر جھٹکا کر لو۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال آپ اتنی لمبی بات نہ کریں پوائنٹ آف آڈر ۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن۔ جناب چیئرمین وجہ یہ ہے کہ بنیادی پے سکیل ایک سے لے کر

پندرہ تک بقیہ تو پبلک سروس کمیشن کے پاس ہیں اور یہ ایڈوارٹائزمنٹس آ رہی ہیں۔ اس میں کوئی شک و شبے والی بات نہیں ہے یہ فیڈرل گورنمنٹ کی ایمپلائمنٹ ہے چاہے چپڑاسی ہو کچھ ہو اگر ایک آدمی تربت سے چپڑاسی کی درخواست دینے کے لئے اسلام آباد آئے تو ان کو بھی معلوم ہے کہ بے تحاشہ خرچ کرنا پڑتا ہے اور غریب لوگ ہوتے ہیں تو گورنمنٹ نے بڑی آسانی پیدا کرنے کے لئے چھوٹی چھوٹی ملازمتوں کے لئے کہ وہ اپنی درخواستیں متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو دیں گے نہ اس کا وہاں پر منظوری یا نا منظوری کا کام ہے اس کا کام ہے سمپل جیسے پوسٹ آفس کا ہوتا ہے کہ وہ اکٹھی کرکے وہ متعلقہ منسٹری یا ڈویژن کے پاس یا ادارے کے پاس بھیج دیں گے اور وہاں سے کالیں وغیرہ ہوں گی اس طریقہ کار سے آن میرٹ یہ پالیسی اختیار کی گئی ہے اس میں لوگوں کی سہولت کے لئے کہ ایک آدمی کوئٹہ سے بلوچستان سے تعلق رکھتا ہے اور دور دراز ضلع سے ایک معمولی سی چیز کے لئے اسلام آباد آئے یا کہیں کراچی جائے تو اس کو اخراجات اٹھانے پڑتے ہیں بلکہ یہ انگریزی دور کی یاداشت نہیں ہیں لوگوں کی آسانی پیدا کرنے کے لئے یہ طریقہ کار اپنایا گیا ہے۔

جناب چیئرمین ۔شکریہ جی مندوخیل صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ یہ جس طرح فارمولا یہاں وزیر صاحب نے پیش کیا اگر اس پر اس طرح عمل ہوتا تو علیحدہ بات تھی لیکن بات یہ ہے کہ یہاں ایڈوارٹائزمنٹ دیا گیا ہے باقاعدہ اخبارات میں لیکن آرڈر ایشو ہوتے ہیں اسلام آباد سے اب اس مسئلے کو وہ کس طرح حل کریں گے۔ یا تو جیسے کہ ایڈورٹائزمنٹ ہوتی ہے اسی طرح وہاں درخواست لوگ دیں اور پھر متعلقہ ڈیپارٹمنٹ اس پر اپنا فیصلہ دیں۔

جناب چیئرمین۔ یہ تو بحث والی بات ہوگئی۔ یہ آپ کا ایک نقطہ نظر ہے ایک ان کا ہو گا۔ لمبی بات ہو جائے گی۔

جناب خالد احمد خان کھرل۔ جناب چیئرمین اگر آپ مجھے وضاحت کی اجازت دیں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے پھر پہلے بات سن لیں اس کے بعد وضاحت کر دیں۔جی جناب۔

سید اقبال حیدر۔ وقفہ سوالات کا وقت ضائع کر رہے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ یہ وقت کا ضیاع نہیں بڑا اہم مسئلہ ہے۔ دیکھیں قانون سازی بھی ہے ہم کریں گے اقبال حیدر صاحب لیکن ملک کے یہاں سینکڑوں بچے پھر رہے ہیں یا تو آپ وہاں ان کے روزگار کا انتظام ایڈورٹائزمنٹ کے مطابق کریں اور اگر وہاں آپ ایڈورٹائزمنٹ کے مطابق ان کا انتظام نہیں کرتے اور یہاں اسلام آباد میں وہ پھر رہے ہیں جیسے ڈاکٹر ریحان صاحب نے بتایا تو یہ علاج آپ کو کرنا پڑے گا۔ یہ اہم مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی بلور صاحب آپ کی کیا بات ہے؟ چھوٹی چھوٹی بات کریں یہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں بنتا ۔ اگر منسٹر تیار ہیں میں نے کہا ٹھیک ہے۔

جناب الیاس احمد بلور۔سر یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں اہم مسئلے تو بہت زیادہ ہیں بہت پڑے ہیں۔

جناب الیاس احمد بلور۔ یہ اتنا اہم ہے سر کہ اس سے زیادہ اہم مسئلہ کوئی نہیں ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب درخواستیں لے رہے ہیں اور وہ درخواستیں جو پیپلز پارٹی کے چیئرمین ہیں علاقے کے شہر کے وہ ان کو درخواستیں پہنچا رہے ہیں جو درخواستیں ان کے ذریعے جاتی ہیں وہ scrutinise ہوتی ہیں وہ scrutinize ہو کر آگے آتی ہیں۔ سر اگر اتنے ہی زیادہ ہمدرد ہیں ہمارے وزیر صاحبان اس معاملے میں عوام کو نوکری دینے کے لئے تو ان کو چاہیے کہ وہ publicise کریں کہ فلاں فلاں ادارے میں اتنی پوسٹیں ہیں وہ پوسٹیں وہاں ڈائریکٹ بھی درخواستیں جا سکتی ہیں اور وہ درخواستیں وہاں پوسٹ کے ذریعے بھی بھیج سکتے ہیں۔ یہ کوئی ضروری نہیں ہے کیا یہ ڈپٹی کمشنر کی job ہے ؟

جناب خالد احمد خان کھرل۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو کوئی سوال باقی نہیں رہے گا۔

جناب چیئرمین۔ ایک دفعہ سب کا پوائنٹ آف view سن لیں پھر آپ جواب دے دیں۔

جناب الیاس احمد بلور۔ لاء اینڈ آرڈر کی پوزیشن ملک میں ویسے ہی بڑی خراب ہے ڈپٹی کمشنر۔

جناب چیئرمین۔ لاء اینڈ آرڈر کو آپ چھوڑیں ۔ آغا صاحب آپ بھی بتائیے کہ آپ کا کیا نقطہ ہے؟

سید محمد فضل آغا۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ میرا نقطہ یہ ہے جی کہ ہم جب تاریخ پر یا ان کے پچھلے ادوار پر نظر ڈالتے ہیں انہوں نے ایسا ہی ایک طریقہ پہلے پلیسمنٹ بیورو کے ذریعے کیا اس میں پوری قوم کو بے خبر رکھا اپنے انہوں نے دفتر کھولے خود ہی درخواستیں لیں اور خود ہی انہوں نے لوگوں کو بھرتی کیا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ڈاکٹر صاحب کے مطابق جو ایڈورٹائزمنٹ ہوتا ہے اس میں نوکریوں کا mention ہوتا ہے کہ فلاں نوکری ہے۔

سید محمد فضل آغا۔ سر میں عرض کر رہا ہوں وہ ایک underhand انہوں نے سلسلہ چلایا اس وقت بھی انہوں نے لوگوں کو کھپایا۔ کیا باقی پاکستانی جو پیپلز پارٹی کے باہر کے لوگ ہیں وہ اس قوم کے نیشنل نہیں ہیں وہ ملازمتوں کے حقدار نہیں ہیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے اب جس طرح فرمایا ہے ڈپٹی کمشنر کی اپنی ذمہ داریاں بہت ہیں ۔ ہونا تو یہ چاہئیے تھا کہ تمام پروونشل ہیڈکوارٹر میں صوبوں کی اپنی اسامیاں ہیں وہاں پر تمام ایجنسیوں کے دفاتر موجود ہیں۔ چاہئیے تو یہ تھا کہ ان ایجنسیوں کے ذریعے ایڈورٹائزمنٹ ہوتی وہیں پروونشل لیول پر ریکروٹمنٹ ہوتی اور وہاں پر لوگ درخواستیں جمع کرواتے ۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ میں نے سنا ہے کہ لاسی صاحب بھی یہاں تشریف رکھتے ہیں کہ اوور سیز پاکستانیز فاؤنڈیشن میں بھی یہی سلسلہ چل رہا ہے۔ اب تک انہوں نے کوریا کو ۸۰۰ بندے بھجوا دیئے ہیں۔ اور دوسرے ممالک کو بندے بھجوا رہے

ہیں اور ہمیں کانوں کان کوئی خبر نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں پھر اس کے لئے اس طرح کریں ناں کہ اگر آپ بہت سارے ایشو raise کر رہے ہیں' کوریا کا آپ کر رہے ہیں' لیبیا کا کر رہے ہیں' اس کو تو پھر باقاعدہ طریقے سے لائیں۔

سید محمد فضل آغا ۔ جناب چیئرمین آپ میری عرض تو سن لیں ناں' اس کے بعد انہوں نے جو ریٹائرڈ لوگوں کو سروس میں لگایا ہے اس کی بھی لسٹیں روزانہ ہمارے سامنے آتی ہیں' تو نہ ہاؤس کو خبر ہے' نہ پارلیمنٹ کو خبر ہے' قوم کو خبر ہے یہ سب کچھ اپنے حساب سے کر رہے ہیں تو میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کے علاوہ باقی لوگ بھی اس قوم کے رہنے والے ہیں' ہمارا حق بنتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب آفتاب صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین! میری عرض یہ ہے کہ پہلے تو میں یہ جاننا چاہوں گا کہ through Deputy Commissioner جو درخواستیں منگوائی جا رہی ہیں' کیا رولز میں ایسی کوئی relevant amendment کی گئی ہے کہ یہ درخواستیں وہاں جمع کروائی جائیں۔ دوسری بات یہ کہ ہماری اطلاع یہ ہے اور یہ بات میں وزیر صاحب کے کان میں ڈالنا چاہتا ہوں کہ ان کے لوگوں نے ٹائپ کی اور فوٹو سٹیٹ کی مشینیں خریدی ہیں' دستے کے دستے فوٹو سٹیٹ ہو رہے ہیں' جو چیزیں dump کی جاتی ہیں وہ یہاں پہنچتی ہی نہیں ہیں' خالی ٹائپ والوں کو پیسے دلوا رہے ہو تم' فوٹوسٹیٹ والوں کو پیسے دلوا رہے ہو۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب وزیر صاحب۔

جناب خالد احمد خان کھرل ۔ جناب چیئرمین' میں اس معزز ایوان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جن خدشات کا اظہار انہوں نے کیا ہے کہ Deputy Commisioner کے through درخواستیں کیوں مانگی گئی ہیں؛ اس سے پہلے ہی میرے دوست ڈاکٹر شیر افگن نے ابھی کہا ہے کہ خضدار سے ایک آدمی کے لئے چپڑاسی کی درخواست لینا' اسلام آباد آنے کے لئے بہت مہنگا پڑتا ہے' اس لئے یہ وہاں پر ان کو ڈپٹی کمشنر کو' اور میں آپ سے گزارش کروں گا کہ کوئی ڈپٹی کمشنر مجاز نہیں ہے کسی درخواست کو scruitinise کرنے کا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں آپ اس کو advertise کیسے کریں گے؛

جناب خالد احمد خان کھرل ۔ سر میں عرض کروں۔

All the posts have been advertised and now everyday in the news papers, in every national news paper there is another advertisement which is coming

کہ یہ جو impression دیا جا رہا ہے کہ فلاں اور فلاں' کسی کا نہ کوئی کوٹہ ہے یہ پرانے زمانے کی باتیں ہیں کوئی ایم این اے کا کوٹہ نہیں ہے' کسی آدمی کا کوئی کوٹہ نہیں ہے۔ تمام ملازمتیں میرٹ پر بھرتی ہوں گی اور ہر روز اخبارمیں ہوتا ہے' آج کے اخبار میں بھی تھا' front page پر

اشتہار ہے، کوئی سفارش پر بھرتی نہیں کی جائے گی۔ یہ قطعی طور پر غلط اور بے بنیاد بات ہے اور میں جناب چیئرمین آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری حکومت کی اس قسم کی کوئی پالیسی نہیں ہے کہ کسی کو کوئی کوٹے دیئے جائیں، کوئی کوٹے نہیں دیئے جائیں گے، گریڈ ۱ سے ۱۵ تک تمام اسامیاں advertise کی گئی ہیں، کسی شخص کا کوئی کوٹہ نہیں ہے، provincial quota پر strictly عمل کیا جائے گا، اور مجاز محکمے والے کریں گے، کسی وزیر کو کوئی اختیار نہیں ہے اور جس افسر کی competancy ہے وہ اس کو بھرتی کرے گا اور باقاعدہ departmental boards ہوں گے۔ ہم تو صاف ستھرا معاشرہ دینا چاہتے ہیں، آپ کو صاف ستھری حکومت دینا چاہتے ہیں۔

جناب، چیئرمین ۔جی آپ کا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہو گا؟

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کھرل صاحب کے اس بیان پر ----

QUESTION AND ANSWERS

جناب چیئرمین۔ مندوخیل صاحب دیکھیں ناں،ضروری بات تو یہ ہے لیکن دیکھیں ناں یہ Question Hour ہے اس میں پوائنٹ آف آرڈرز کی اس طرح اجازت نہیں ہوتی۔ وہ چونکہ raise ہوا تھا اور وزیر صاحب تیار تھے اس لئے میں نے اجازت دے دی تھی۔ اب میں اس پر بحث کی اجازت نہیں دے سکتا کہ ایک ادھر سے جواب آئے گا، ایک ادھر سے جواب آئے گا۔ پھر وہ جواب دیں۔ ------ دیکھیں اگر یہ اتنا اہم ہے تو اس کا باقاعدہ موشن لائیں we will discuss it جی سوال نمبر ۲۵ سید محمد جواد ہادی صاحب

No point of order, please sit down جواد ہادی صاحب۔

25. *Syed Muhammad Jawad Hadi: Will the Minister for States, Frontier Regions and Kashmir Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that there is no Federal College in the tribal area ; if so, when: if not, its reasons?

Mr. Abdul Qayyum Khan: (a) At present there are 9 colleges functioning in the tribal Areas entirely funded by the Federal Government but concerned line department of the Provincial Govt. workjing under the control of Provincial Government who are responsible for their management and administration.

(b) "No".

سپلیمنٹری سوال ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب چیئرمین یہ کالجز ہیں جن کو فیڈرل گورنمنٹ فنڈز دیتی ہے لیکن اس کا کنٹرول صوبائی حکومت کے پاس ہوتا ہے۔ آپ اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔ صوبائی

حکومت کے کنٹرول میں ہوتی ہے اور فنڈز جو ہیں وہ وفاقی حکومت دیتی ہے۔ میں یہاں پر یہ پوچھنا چاہوں گا کہ فاٹا کے علاقے کی صوبائی اسمبلی میں کوئی نمائندگی نہیں ہے اگر ان کو کوئی ایسی شکایت یا وہاں پر کوئی مسئلہ پڑ جائے تو اس کا تدارک کس طریقہ سے ہو گا؟

جناب چیئرمین۔ جی، کون جواب دے گا جی اس کا؟ جی جناب منسٹر صاحب۔

جناب عبدالقیوم خان۔ جہاں تک فرنٹیئر کا سوال ہے ۴ فیصد کوٹہ فیڈرل گورنمنٹ میں فاٹا کا فکس ہے اور ہمیں پوری امید ہے کہ فاٹا کا جو ۴ فیصد کوٹہ ہے گورنمنٹ اس کو پورا کرے گی۔ آپ صوبائی حکومت کے متعلق پوچھ رہے ہیں؟

جناب چیئرمین۔ سوال کیا تھا ذرا دہرا دیں؟

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا، میرا سوال یہ ہے، جیسے وزیر صاحب محترم نے جواب میں فرمایا ہے کہ فاٹا کے علاقہ میں کالجز ہیں لیکن ان کو کنٹرول جو ہے وہ صوبائی حکومت کرتی ہے۔ تو میرے سوال کا مطلب یہ ہے کہ اگر فاٹا کے علاقے کے لوگوں کو اپنے کالجز کی ایڈمنسٹریشن کے بارے میں کوئی شکایت پیدا ہو جائے اور صوبائی اسمبلیوں میں ان کی نمائندگی نہیں ہے تو اس طرح کی صورتحال کا کیسے تدارک کیا جائے گا جی؟

جناب چیئرمین۔ جی۔

جناب عبدالقیوم خان۔ ابھی تک ایسی بات پیدا نہیں ہوئی ہے۔ جہاں تک فاٹا کے کالجز ہیں، ۹ کالجز فاٹا میں ابھی تک ہیں اور صوبائی گورنمنٹ کے زیرکنٹرول چل رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر کوئی شکایت ہو تو چونکہ صوبائی اسمبلیوں میں فاٹا کی نمائندگی نہیں ہے تو وہ کدھر جائیں پھر۔

جناب عبدالقیوم خان۔ ایجوکیشن محکمہ کے ذریعہ اور گورنر کے ذریعے اپنی شکایت وہاں تک پہنچا سکتے ہیں۔ اور فیڈرل منسٹر ہے اور اس کے علاوہ گورنر کے ذریعے ہم اپنی شکایت پہنچا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی۔ گورنر کے ذریعے پہنچا سکتے ہیں جی۔ جی جناب جواد ہادی صاحب

سیدمحمد جواد ہادی۔ جناب چیئرمین یہ جو جواب دیا ہے یہ غلط ہے۔ یہ جو لکھا گیا ہے ۹ کالج ہیں۔ یہ کالج فیڈرل کالج نہیں ہیں بلکہ یہ صوبائی محکمہ تعلیم کے تحت چل رہے ہیں اور ان کو فنڈز صوبائی محکمہ تعلیم فراہم کر رہا ہے، ایف جی کالج وہ ہوتے ہیں جو سینٹرل ایجوکیشن منسٹری کے تحت چلتے ہیں اور ان کے طلباء سے امتحانات بھی وفاقی بورڈ کے تحت لیا جاتا ہے۔ یہ کالجز گورنمنٹ صوبائی محکمہ تعلیم کے تحت چل رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ تو آپ کا کہنا ہے کہ یہ فیڈرل کالجز نہیں ہے۔

سید محمد جواد ہادی۔ نہیں۔ وہاں پر ایف جی سکول ضرور ہے فاٹا میں لیکن کالج کوئی

نہیں ہے۔

جناب عبدالقیوم خان۔ جہاں تک مالی حیثیت کا تعلق ہے' وہ تو فیڈرل گورنمنٹ فنڈز مہیا کرتی ہے لیکن جہاں تک کنٹرول ہے وہ صوبائی حکومت کا ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہتے ہیں جی کہ یہ پیسے فیڈرل گورنمنٹ دیتی ہے کنٹرول صوبائی گورنمنٹ کا ہے۔

سید محمد جواد ہادی۔ جناب جو ایف جی سکول ہے وہ ڈائریکٹ فیڈرل گورنمنٹ کنٹرول کرتی ہے اور ان کے امتحانات سب کچھ فیڈرل گورنمنٹ کے تحت ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی سکول تو ٹھیک ہے' وہ کالج کی بات کر رہے ہیں۔

سید محمد جواد ہادی۔ کالج ہے ہی نہیں اصولی طور پر کوئی کالج فاٹا میں فیڈرل کالج ہے ہی نہیں۔ یہ صوبائی محکمہ تعلیم جو ہے۔۔۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال جواب آپ نے سن لیا ہے ۔اگر غلط ہے تو کوئی ثبوت لائیں تو پھر وزیر صاحب سے پوچھیں گے۔

سید محمد جواد ہادی۔ یہ جواب جو ہے یہ حقائق پہ مبنی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی اس کا کوئی ثبوت لائیں ناں پھر وزیر صاحب سے پوچھیں کہ جی اس ثبوت کے پیش نظر آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

سید محمد جواد ہادی۔ ثبوت یہ ہے کہ ان کا سب نظام اور ان کا سٹاف' ان کے امتحانات سب صوبائی ہیں۔ اب جو ایف جی سکول ہیں وہ سب فیڈرل گورنمنٹ کے پاس چل رہے ہیں اور امتحانات بھی اور سٹاف بھی یہ فراہم کر رہے ہیں' یہ واضح ثبوت ہے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے' جی جناب گل آفریدی صاحب۔

حاجی گل خان آفریدی۔ جناب ہمارے فاٹا قبائلی علاقے میں ایک کالج واقعی صحیح ہے اورگورنر کے انڈر چل رہا ہے۔ ہمارے قبائلی علاقے درہ آدم خیل میں موجود ہے کالج۔

جناب چیئرمین۔ کالج ہے۔

حاجی گل خان آفریدی۔ گورنمنٹ کالج ہے۔

جناب چیئرمین۔ اور وہ فیڈرل گورنمنٹ کا ہے کہ صوبائی کا ہے۔

حاجی گل خان آفریدی۔ صوبائی کالج ہے لیکن گورنر کے ماتحت چل رہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ بات وہی ہوئی ناں کہ پیسے فیڈرل گورنمنٹ دیتی ہے اور صوبائی کنٹرول ہے۔ جی جناب ڈاکٹر ریحان صاحب۔ جی فرمائیے۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ یہ سوال ہے تعلیمی ادارے کے متعلق اور اس کا جواب States, Frontier Regions and Kashmir Affairs کی طرف سے جواب آ رہا ہے۔ اور ہے بنیادی طور

پر تعلیمی ادارے کے متعلق۔ تو کیا ہم اس کا مطلب یہ لے لیں کہ فاٹا کے متعلق چاہے کسی قسم کا سوال ہو، چاہے انڈسٹری کا ہو، فنانس کا ہو، کوئی ایگریکلچر کے بارے میں ہو، سب سوالات کے جواب States, Frontier Regions and Kashmir Affairs ہی دیں گے یا متعلقہ محکمہ دیں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب منسٹر صاحب

جناب عبدالقیوم خان۔ میں ہی دوں گا۔

جناب چیئرمین۔ وہی دیں گے جی، کیونکہ Tribal Areas کے وزیر بھی ہیں ناں تو یہی دیں گے۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ سب کے یہی دیں گے۔

130 . *Ch . Shujaat Hussaian: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state names, designations, g rade and place of domicile of officers in grade 17 and above, re-employed or given extension after retirement siene October, 1993 with reasons in each case?

Syed Iqbal Haider: A list of retired officers (BS-17) and above) re-employed or given extension after retirement siene October 1993, showing their names, designation, grade and place of domicile with reasons in each case, is annexed.

LIST OF OFFICERS WHO HAVE BEEN RE-EMPLOYED OR GIVEN EXTENSION AFTER RETIREMENT SINCE OCTOBER 1993

S. No.	Name of the officer	Designation	Grade Scale	Domicile	Reasons
1.	Mr. S. K. Mahmud	Chairman, Prime Minister's Inspection Commission, Islamabad	22	Punjab	Re-employed on contract in the public interest.
2.	Mr. Tanvir Ahmad Khan	Secretary, Information & Broadcasting Division, Islamabad	22	Punjab	Re-employed on contract in the public interest
3.	Dr. Muhammad Arshad Malik	Managing Director/Chairman, House Building Finance Corporation, Karachi.	22	Punjab	Re-employed on contract in the public interest.
4.	Mr. A. R. Siddiqui	Chairman, State Life Insurance Corporation, Karachi	22	Punjab	Re-employed on contract in the public interest.
5.	Mr. Justice (Retd) Zafar Hussain Mirza	Chairman, Federal Public Service Commission, Islamabad	22	Sindh (Urban)	Re-employed on contract in the public interest
6.	Mr. Badruddin Zahidi	Chairman, Agricultural Development Bank of Pakistan.	M-I	Sindh	Re-employed on contract in the public interest
7.	Mr. F. I. Malik	Chairman, National Press Trust	22	Punjab	Re-employed on contract in the public interest
8.	Mr. S. R. Poonegar	Member, Federal Public Service Commission.	22	Balochistan	Re-employed on contract in the public interest
9.	Mr. Bashir Ahmad Bhatty	Member (Finance), Pakistan Atomic Energy Commission, Islamabad.	21	Punjab	Re-employed on contract in the public interest
10.	Mr. Ghulam Rabbani A Agro	Member, Federal Public Service Commission, Islamabad	21	Sindh (Rural)	Re-employed on contract in the public interest
11.	Agha Qaiser Ali Zaidi	Director General, National Housing Authority, Islamabad	21	Balochistan	Re-employed on contract in the public interest
12.	Mr. M. Amin Khattak	Member, National Highway Authority, Islamabad	21	N.W.F.P.	Re-employed on contract in the public interest

S. No	Name of the officer	Designation	Grade Scale	Domicile	Reasons
13.	Mr. Ali Mohtashim	Resident Director, Rice Export Corporation of Pakistan, Lahore.	20	Punjab	Re-employed on contract in the public interest.
14.	Mr. Rehmatullah Khan	Joint Secretary, Prime Minister's Secretariat, Islamabad.	20	Punjab	Re-employed on contract in the public interest.
15.	Mr. M. Ismail Khashkhely	Member, Federal Service Tribunal, Islamabad.	20	Sindh (Urban)	Re-employed on contract in the public interest.
16.	Mr. Noor Mohammad Magsi	Member, Federal Service Tribunal, Islamabad.	20	Balochistan	Re-employed on contract in the public interest.
17.	Mr. Makhdoom H. Chaudhry	Member Secretary, Pay and Pension Committee, Finance Division.	20	Punjab	Re-employed on contract in the public interest.
18.	Syed Mahfooz Ali	Deputy Secretary, Establishment Division, Islamabad.	19	Sindh	Re-employed on contract in the public interest.
19.	Mr. Sabihuddin Ahmed	Chairman, Quality Control Authority, Ministry of Health, Islamabad.	19	N.W.F.P.	Re-employed in the public interest.
20.	Mr. Asrar Ahmed Siddiqui	Deputy Director, National Library of Pakistan, Islamabad.	18	Sindh	Re-employed on contract in the public interest.
21.	Dr. Noor Hasan Awan	Deputy Director, Prime Minister's Inspection Commission.	18	Punjab	Re-employed on contract in the public interest.
22.	Mr. M. Jamil Dar	Private Secretary to the Minister for Foreign Affairs.	18	Punjab	Re-employed on contract in the public interest.
23.	Mr. Qudratullah	Assistant Comptroller Catering, President's Secretariat, Islamabad.	17	N.W.F.P.	Re-employed on contract in the public interest.

جناب چیئرمین - جی کہہ رہے ہیں جی' یہی دیں گے۔ next is 130 چودھری شجاعت حسین صاحب۔ answer taken as read, supplementary question

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ Supplementary sir.

جناب چیئرمین- جی بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر - جناب اس میں چوہدری شجاعت حسین صاحب نے تفصیل مانگی تھی ان ملازمین کی جن کو extention دی گئی ہے ریٹائرڈ منٹ کے بعد اور اس تمام میں جتنے بھی لوگ ہیں لکھا گیا ہے کہ in the public interest انہوں نے ہر ایک کی الگ وجہ مانگی ہے ۔ تو ایک بڑی عجیب سی بات ہے کہ کہ ہر ایک کے آگے لکھ دینا کہ In the public interest , In the public interest . In the public interest. تو انہوں نے ہر ایک کی وجہ مانگی ہیں کہ جن کو extention دی گئی ہے ان کی کیا سپیشل تعلیم تھی اور ان کی آپ کو کیا مجبوریاں تھیں جس وجہ سے آپ نے دوسرے لوگوں کو پس پشت ڈال کر ان کو ملازم رکھا ۔ ان کی وجوہات الگ الگ بتائی جائیں ۔

جناب چیئر مین- کون اس کا جواب دے گا ۔ جناب اقبال حیدر صاحب ۔

سید اقبال حیدر ۔ جناب چیئر مین اس کے جواب دینے کے ---- پہلی بات تو یہ ہے کہ ان کی extention کا جو سوال ہے ۔ وہ حکومت کا اختیار ہے ۔ حکومت case to case اور ضروریات کے مطابق ان کی اہلیت کے مطابق اور آسامیوں کے مطابق ان کو extention دیتی ہے ۔ جن افراد کو extentionدی گئی ہے ۔ وہ تمام تر سینئر شخصیات ہیں اور ان کی خدمات کی حکومت کو ضرورت تھی It is in the public interest to have them appointed and extended and beyond that government is not obliged to give any reason.

Mr. Chairman: Supplementary Aftab Sheikh Sahib.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Were they, some of these officers, I am not naming them, I know them personally, physically examined before being re-employed.

جناب چیئر مین - جی جناب آفتاب شیخ صاحب ۔ فرمائیے ۔ Were any of these officers physically examined before they were given extention?

Syed Iqbal Haider: Mashallah they are all fit and proper. There was no reason to suspect their physical or mental ability.

جناب چیئر مین- وہ کہتے ہیں نہیں کیا تو جواب تو آ گیا ہے۔ باقی تو جھگڑے والی بات ہے ۔ ڈاکٹر عبدالحیٔ صاحب۔ پہلے ان کا سن لیتے ہیں۔ پھر آپ کا سن لیں گے ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ بے روزگاری

پہلے ہی ملک میں بہت زیادہ ہے ۔ اس کا حکومت نے بھی اعلان کیا ہے کہ ہم لوگوں کو extention نہیں دیں گے اور اس سے نوجوان نسل کی حق تلفی ہو رہی ہے اور ان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے ۔ کیا موجودہ حکومت یہ ہمیں مطمئن کرے گی کہ یہ پالیسی revise کرے اور اس پالیسی کو ختم کرے ۔ اس کے لئے ان کے پاس ہے کوئی تاکہ نئی نسل کو روزگار ملے ۔

سید اقبال حیدر ۔ معزز رکن کی جو تجویز ہے درحقیقت وہی حکومت کی پالیسی کا حصہ ہے کہ ہم اصولی طور پر کسی بھی سرکاری آفیسر کو extention نہیں دے رہے ۔ صرف انتہائی exceptional cases میں چند افراد کو extention دی گئی ہے ۔ جنہیں contract پر appoint کیا گیا ہے جو کہ بہت ہی چیدہ چیدہ ہیں ۔ ان چار چھ سے زیادہ نہیں جو یہ لسٹ آپ کو دی گئی ہے ۔ اس کے علاوہ کوئی نہیں لیکن حکومت کی پالیسی یہی ہے کہ extention نہ ہو اور نوجوانوں کی حوصلہ افزائی ہو ۔

جناب چیئرمین۔ جی بلور صاحب۔

جناب الیاس احمد بلور ۔ میں بھی ان کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو contract پر appointment دی گئی ہے ۔ ایک بڑا اہم محکمہ ہے سی ۔بی۔آر کا چیئرمین۔ ان کو بھی contract پر appointment دی گئی ہے ۔ وہ اس لئے کہ حکومت جو سیاہ و سفید چاہے ۔ ان کو آرڈر کرے ۔ اگر کوئی دوسرا ریگولر آفیسر وہاں ہو تو وہ کم از کم اپنی نوکری کی بھی فکر کرے گا تو یہ contract پر appointment اتنے اہم محکموں پر کم از کم نہیں دینی چاہیے۔

سید اقبال حیدر۔ یہ تو ایک رائے ہے ۔ اس کا سوال سے تو کوئی تعلق نہیں ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب ڈاکٹر ریحان صاحب ۔ نہیں سوال پھر کیا ہوا؟

جناب الیاس احمد بلور۔ سوال یہ ہوا کہ contract پر appointment کیوں دی گئی ہے ؟

سی ۔بی ۔آر کا چیئرمین آپ کے سارے ملک کی economy کو چلانے کے لئے اہم کام -----

جناب چیئرمین۔ہم سمجھتے ہیں کہ public interest ہے یا ان کی ضرورت ہے۔

جناب الیاس احمد بلور ۔ سر عوام کی دلچسپی تو نہیں ہے ۔ عوام کا interest کیا ہے ۔ public interest تو یہ ہے کہ یہاں کافی آفیسر جو او ۔ایس ۔ڈی بیٹھے ہوتے ہیں ۔ ان کو وہاں لگایا جا سکتا ہے۔.There are a lot of OSDs sitting here۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر ریحان صاحب ۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ جناب والا ! میرا سوال یہ ہے کہ یہ صاحبان جن کو contract پر دوبارہ لیا گیا ہے ان کی عمریں کتنی ہیں کیونکہ 65 تک تو انسان

physical stamina ہوتا ہے but beyond 65 one becomes a prisoner of age.

سید اقبال حیدر۔ میں یہی پوچھنا چاہتا تھا کہ میرے محترم دوست کھر صاحب نے کہا کہ ڈاکٹر ریحان صاحب اگر آپ ابھی بھی فٹ ہیں تو پھر آپ دوسروں پر کیوں شک کرتے ہیں کہ وہ فٹ نہیں ہیں۔

جناب چیئر مین۔ جی محمد انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ اس سوال کے جواب میں کہا گیاہے کہ سب کو contract کی بنیاد پر رکھا گیا ہے لیکن کیا سب ملازمین کے لئے contract کا period ایک جیسا ہی ہے۔ یا کتنا کتنا ہے۔ ایک سال ہے، دو سال ہے، تین سال ہے یا unlimited ہے؟ یا پوری زندگی کے لئے رکھے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں نہیں، ایسا نہیں ہے۔ جب تک حکومت کو ان کی خدمات کی ضرورت رہی، ان کو رکھا جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ اس کاجواب تو دیا جائے کہ کتنے عرصہ کے لئے رکھا ہے۔؟

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! اس کا جواب نہیں آیا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ عام طور پر جو contract کی بنیاد پر appointments کی جاتی ہیں، وہ تین سال کے لئے ہوتی ہیں، بعض کیسوں میں دو سال کے لئے appointment کی گئی ہے۔

سید اشتیاق اظہر۔ جناب والا! بعض کیسوں میں چھ چھ ماہ کے لئے appointments کی گئی ہے۔

سید اقبال حیدر۔ میں نے پہلے ہی گزارش کی ہے کہ جتنے عرصہ کے لئے حکومت کو ضرورت ہوتی ہے، اتنے عرصہ تک کے لئے بھی appionments کی جا سکتی ہیں۔ تین سال کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر کسی کی تین سال کے appointment کی گئی ہے تو اس میں توسیع نہیں کی جاسکتی ہے۔ اگر حکومت کو اس کی خدمات کی مزید ضرورت ہو تو اس میں مزید تین سال کے لئے توسیع کی جا سکتی ہے۔ کسی شخص کو چھ ماہ بعد میں فارغ کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس کی خدمات کی حکومت کو ضرورت نہیں رہی ہے اور اسی طرح کسی کو چھ ماہ کے لئے رکھا بھی جا سکتاہے۔

سید محمد فضل آغا۔ اگر آپ یہ لسٹ دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس میں انہوں نے سات آٹھ افراد کو گریڈ ۲۲ میں رکھا ہے اور آٹھ دس جو ہیں وہ گریڈ ۲۰ میں رکھے گئے ہیں اور اسی طرح گریڈ ۱۹ میں رکھا گیا ہے تو کیا یہ ۲۲ افراد جو اتنے سینئیر گریڈ کے ہیں، ان کو دوبارہ contract پر ملازمت میں رکھ لیا گیا ہےتو ایسے ملازمین جو promotions کا انتظار کر رہے ہیں، at the verge of retirement پر ہیں۔ تو کیا right down to bottom ان کے ساتھ زیادتی

نہیں ہے ؟ ان کی حق تلفی نہیں ہے؟ کیونکہ ان ۲۲ پوسٹوں پر promotions سے تمام محکموں کے ملازمین خوش ہوتے جو ۲۱-۲۲ یا۲۲ گریڈ میں اپنی promotions کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ جو ملازمین انہوں نے تین تین سال کے لئے contract پر رکھے ہیں، ان کی معیاد ختم ہونے پر ان کی promotions کا وقت گزر جائے گا تو کیا ایسے ملازمین کے ساتھ زیادتی نہیں ہے جو promotions deserve کرتے ہیں ؟

جناب چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب ۔

سید اقبال حیدر۔ بہت ساری ملازمتیں جو ہوتی ہیں ، وہ بڑی specialise jobs ہوتی ہیں۔ بہت دفعہ ہمیں ایسی posts پر ایسے افراد کو رکھناپڑتا ہے جو اس ملازمت کے معیار اور قابلیت کے لوگ ہوں اور ایسے لوگوں کا ملنا مشکل ہوتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہاں کے لوگ قابل نہیں ہوتے ہیں ۔ لیکن ایسے لوگوں کو ضرورت ہی اس وقت ہوتی ہے جب اس قابلیت کے لوگ متعلقہ محکمے میں نہیں ملتے ہیں ۔ اس سے کسی کی حق تلفی نہیں ہوتی ہے۔ جتنی بھی promotions ہوتی ہیں ، ان کے بارے میں باقاعدہ ایک بورڈ بیٹھتا ہے وہ ان کی promotion کرتا ہے ۔ اس سے کسی بھی سرکاری ملازم کی حق تلفی نہیں ہوتی ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ۔ یہ ۱۹۴۷ سے لےکر آج تک ہمیشہ ضرورت کے مطابق لوگوں کو contract کی بنیاد پر ملازم رکھا جاتا رہاہے ۔ کوئی نیا rule ہماری حکومت نے نہیں بنایا ہے اور نہ ہی کوئی نئی روایت ہماری حکومت نے ڈالی ہے ۔ اس لئے آپ کو اس کے اوپر کسی قسم کا اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔

جناب چیئرمین۔ جناب ساجد میر صاحب۔

جناب ساجد میر۔ جناب والا! جب ایک پوسٹ contract پر رکھے ہوئے ملازم نے block کی ہوئی ہے تو اس پر promotion بورڈ کیا کرے گا؟ وہ کس طرح کسی کو ترقی دے گا ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں ۔

سید اقبال حیدر۔ ایک آسامی ہی تھوڑا ہوتی ہے ۔ اس کے علاوہ اور بھی آسامیاں حکومت میں ہوتی ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ بن بھی سکتی ہیں ، create بھی ہو سکتی ہیں ۔

سید اقبال حیدر۔ جی ہاں ۔

جناب چیئرمین۔ پروفیسر خورشید صاحب ۔ آخری سوال ۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب والا! میرا سوال بڑا ہی ایک بنیادی نوعیت کا ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ کی سول سروس کا جو پورا structure ہے ، اس میں CBR بھی ہے ، سیکرٹری بھی شامل ہیں۔ اس تمام میں directly politicise نہیں ہونا چاہئے اور اسی بنیاد پر یہ بات رکھی گئی ہے کہ یہ contractual appointments جو key positions کے لئے ہیں ، یعنی specialists آپ رکھ لیں ، کوئی مضحکہ نہیں ہے ، ایڈوائزر آپ رکھ لیں ، اس میں بھی کوئی مضحکہ نہیں ہے۔ اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہے لیکن جو سول سروسز کی اہم posts ہیں ، ان پر اگر آپ

contract پر یا باہر سے لوگوں کو لاتے ہیں تو یہ politicisation of bureucracy ہے جو پورے structure کے خلاف ہے ۔ اس کے بارے میں وزیر صاحب کیا کہیں گے؟

سید اقبال حیدر ۔ پروفیسر صاحب نے بڑے اہم نکتہ کی جانب توجہ دلائی ہے کہ سرکاری ملازمین اور سرکاری افسران جو ہیں ، یہ politicise نہیں ہونے پائیں اور یہی ہمارا مشن ہے کہ They have to be depoliticised in every walk of life. Not only in this bureaucracy but also in judiciary and everywhere else. Politics is the job of politicians alone and I disapprove anybody else encroaching in our field.

Mr. Chairman: Next question is,131, Ch. Shujaat Hussain Sahib. answer taken as read.) Supplementary question.

132. *Ch. Shujaat Hussain: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:

(a) the number of motor cars, scooters, motorcycles and vans stolen from Islamabad Capital Territory since October 1993; and

(b) the number of such vehicles so far recovered and handlved over their owners.

Maj. Gen.(Retd) Naseerullah Khan Babar:

	Motor-cars	M/Cycles	Scooters	Vans
(a)	48	29	-	-
(b)	4	4	-	-

All the recovered Motor-cars moiro-cycles have been handed over to their owners.

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ ضمنی سوال ۔ جناب والا یہ معلوم کیا گیا تھا کہ اسلام آباد سے کتنے motor bike اور کتنی موٹر کاریں چوری ہوئیں اور کتنے recover ہوئے تو تعداد میں یہ نہیں بتایا کہ کتنے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین ۔ دیکھیں نا یہ اسی قسم کا جواب ہے اقبال حیدر صاحب جو پچھلی دفعہ پوچھا گیا تھا regarding some expenses کہ یہ رولز کے مطابق ہوا ہے ۔ اب یہ کیا جواب ہوا کہ All the recovered motor vehicles have been handed over یہ سینٹ کے ساتھ مذاق کیا جا رہا ہے ۔

سید اقبال حیدر ۔ نیچے چار چار بھی لکھا ہے ۔ The number of such vehicles so far recovered and handed over

Mr.Chairman: Sorry I was thinking

کہ یہ جواب ہے ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ کیا حکومت اس کارکردگی سے مطمئن ہے۔؟

Syed Iqbal Haider: Definitely not. I am not at all satisfied with the rate of recovery. But we are continuing to make our best effort and shall make better recoveries and we have to, not only ensure better recoveries, but also prevent lifting of the cars and motorcycles thefts.

Mr. Chairman: Yes, Prof. Khurshid Sahib.

پروفیسر خورشید احمد۔ کیا وزیر صاحب یہ بتا سکیں گے کہ complaints کتنی ہوئیں اور recovery کتنی ہے اس کا proportion کیا ہے؟

جناب چیئرمین۔ وہ کہہ رہے کہ ۴۸ موٹر کار چوری ہوئیں چار برآمد ہوئیں ۔۲۹ موٹر سائیکل چوری ہوئیں اور چار ریکور ہوئیں۔ یہ لکھا ہوا ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔موٹر کاریں تو مالدار لوگوں کی ہوں گی ۔ عام غریب آدمی جس کے پاس کچھ نہیں ہوتا ۔ مسجدوں سے باہر ان کی جوتیاں چرائی جاتی ہیں تو اس سلسلے میں وزیر صاحب بتانا پسند کریں گے کہ اس سلسلے میں ان کے پاس کوئی رپورٹ درج ہوئی ہے ۔ اور اس کے لیئے کیا اقدام کیا گیا ہے؟

سید اقبال حیدر۔اللہ کے گھر سے چوری کرنے والوں پر تو اللہ کا عذاب ہی پڑے گا۔ اس پر تو حافظ صاحب ہی بہتر فتویٰ فرما سکتے ہیں۔

Mr. Chairman: Next question is No. 132, Ch. Shujaat Hussain Sahib.

132. *Ch. Shujaat Hussain: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Islamabad Airport is closed after 2200 hours for all incoming and outgoing flights; and

(b) whether it is also a fact that on the night of between 4th and 5th May, 1994 the airport was opened for a special flight to Peshawar and for the return of the same flight from Peshawar; if so, the names of the passengers who traveled in this special flight?

Mr. Aftab Shahban Mirani: (a) Islamabad Airport is closed for development works, daily from 2200 hours to 0700 hours, except on Saturdays or for emergency special requirements and VIP flights.

(b) Yes, A flight was operated by DA-20 aircraft on the night between 4th and 5th May, 1994 to Peshawar with Mr. Asif Ali

Zardari, MNA, and dMaulana Fazal-ur-Rehman, MNA. on board.

(The question No.132 put by Ch. Shujaat Hussain and on his behalf

the answerwas taken as read.)

Supplementary question.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ ضمنی سوال اس میں یہ پوچھا گیا تھا کہ ایک خاص تاریخ کو ایک سپیشل فلائٹ چلائی گئی جس میں آصف علی زرداری اور مولانا فضل الرحمن ایم این اے کو travel کرایا گیا۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ اس کی کیا سپیشل وجہ تھی کہ رات جب کوئی اور فلائٹ نہیں جاتی تو یہ کیوں گئی کیسے گئی کہاں گئی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین اس میں لکھا ہوا ہے کہ کس وقت گئی کب واپس آئی کون کون گئے۔ ان کا کام ہوگا اور گئی ہے۔ حکومت سے کسی کو نجی باتیں پوچھنے کا کیا حق ہے۔ اگر وہ گئے ہیں ان کا اپنا کام ہے۔

جناب محمد انور بھنڈر۔ جس وقت ایئر پورٹ ہر شخص کے لئے مکمل طور پر بند ہے اور ہر روز اس کے بعد وہاں کام ہوتا ہے تو یہ سپیشل فلائٹ چلا کر ان دو حضرات کو جہاں کہیں بھیجا گیا ہے۔ کسی ایمرجنسی کے تحت بھیجا گیا ہے اور کیوں اجازت دی گئی ہے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا یہ بات درست نہیں ہے کہ وہ permanently بند ہے چکلالہ سے ۲۵ فلائٹ کی سپیشل اجازت دی گئیں ہیں وہ جو موغا ویشو میں اور صومالیہ میں troops بھیجے گئے ہیں۔ اس پابندی کے دوران بھیجے گئے اس لئیے یہ کہنا کہ مکمل طور پر پابندی ہے۔ یہ بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ اس کے بارے میں پوچھ رہے ہیں کہ یہ کیوں ان کے لیے خاص کھولا گیا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ خصوصاً جب بھی ضرورت پڑتی ہے گورنمنٹ ہے اس کو کام ہوتا ہے تو چکلالہ ایئر پورٹ سے سپیشل فلائٹ ہو سکتی ہے۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ مندوخیل صاحب

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا یہ بتا دیں رات کو دس بجے کے بعد اور سات بجے کے درمیان یہ کیا mission تھا کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ پشاور کی گورنمنٹ کو گرانے اور اس کی بجائے دوسری گورنمنٹ بنانے یعنی ہارس ٹریڈنگ کا ایک عمل ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ان کا جو الزام ہے بالکل غلط ہے۔ ان کی ذہنی اختراع ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہتے ہیں کہ غلط ہے۔ جناب الیاس بلور صاحب

جناب الیاس احمد بلور۔ جناب کیا یہ درست نہیں ہے کہ یہ فلائیٹ صرف اس لئے گئے تھے کہ وہاں فضل الرحمن صاحب کے جو ممبرز تھے ان کو پیپلز پارٹی سے کچھ اختلاف تھا؟ کیا ان کی صلح کرانے کے لئے گئے تھے یا گورنمنٹ کو بچانے کے لئے؟

جناب چیئرمین۔جی جناب ڈاکٹر صاحب ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔اگر ان کے پاس کوئی الہامی چیز ہے تو وہ علیحدہ بات ہے ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔جی جناب آفتاب شیخ صاحب ۔

جناب آفتاب احمدشیخ ۔ جناب چیئرمین ! میرا سوال یہ ہے کہ یہ فلائیٹ کیا چارٹرڈ کی گئی تھی ؛ نمبر دو کیا اس کی payment گورنمنٹ کو کی گئی ہے ؛

جناب خالد احمد خان کھرل۔ جناب چیئرمین ! میں گزارش کروں گا

جناب چیئرمین۔ چلیں اس کی اجازت دے دیں کوئی special information دینا چاہ رہے ہوں گے ۔

جناب خالد احمد خان کھرل۔جی میں ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ جناب کئی ایسی فلائیٹس ہوتی ہیں جو کہ ریگولر فلائیٹ نہیں ہوتیں ، یہ میں یہاں پر deny کررہا ہوں ۔ یہ ایک operational mission تھا کئی دفعہ operational mission گورنمنٹ کو undertake کرنا پڑتے ہیں، کسی ایم این اے کو بھیجنا پڑتا ہے ۔ یہ operational mission تھا جس میں افغانستان بھی ہو سکتا ہے ۔ اس قسم کی بات بھی ہو سکتی ہے ۔ اس لئے اس کو اس angle سے دیکھا جائے ۔

Mr. Aftab Ahmad Sheikh: It was not a chartered flight and it was without payment. Admitted.

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے ---- کیا مطلب ؛ operational کی مجھے سمجھ نہیں آئی؟

Mr. Khalid Ahmad Khan Kharal: Sir, operational flight means on a certain mission by the Government for example

ابھی سر مثال کے طور افغانستان میں کتنی دفعہ یہی جہاز رات کو گیا ہے ۔ اور اس سوال میں ایک رات کا پوچھا گیا ہے ۔ لیکن یہی جہاز بہت دفعہ افغانستان مشن کے لئے operate کرتا رہا ہے ۔

(interruption)

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔جناب والا ! اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ جہاز افغانستان میں مداخلت کے لئے رات کو operation کرتا ہے ۔ کیا کام کرتا ہے افغانستان میں ؛

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ یعنی آپ کا اگر کوئی آپریشن ہوا تو ضرور ----

جناب خالد احمد خان کھرل۔جناب ضرور ، اگر کبھی ایسی ضرورت ہوئی تو جناب

ضرور آپ کو بھی تکلیف دیں گے ۔

جناب چیئرمین۔جی ساجد میر صاحب آخری سوال ۔

Prof. Sajid Mir:- Sir, what mission was involved in that operational flight. And was it specifically related to Afghanistan?.

Mr. Chairman: What was the special operation which was involved in this flight?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Nothing of this sort which has been mentioned.

پروفیسر خورشید احمد۔جناب چیئرمین ، ایسی بات نہیں ہے ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آصف علی زرداری اور مولانا فضل الرحمن میں قدر مشترک کیا تھی ؟

جناب چیئرمین۔ جی کون جواب دے گا ؟ ان دونوں میں قدر مشترک کیا تھی ؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔مولانا فضل الرحمان صاحب ہمارے ہمنوا ہیں ۔ اور اگر کوئی سوچ بچار یا فرنٹیئر میں کوئی کام ہو اور وہ دونوں گئے ہیں تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔جی وہ کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے ۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ دونوں ہمارے allies ہیں ۔ Next question133, Hafiz hussain Ahmad Sahib..

133. *Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Defence be pleased to state whether it is a fact that due to shortage of classrooms at F.G.Sir Syed Girls Primary School, Rawalpindi, a large number of students are deprived of admission in class one each year; if so, the steps taken by the Government to construct additional classrooms?

Mr. Aftab Shahban Mirani: Yes. It is correct that a large number of candidates for admission to class one cannot get admission every year. However this is not due to shortage of class-rooms because there are already 7 rooms for class one. the problem exists becasue there is a heavy influx of candidates seeking admdission to class one in this institute as it provides a high standard of education with low fees t a central location in the area.

حافظ حسین احمد۔سر ، یہ کلاس رومز کب تک بنائے جائیں گے؟

جناب چیئرمین ۔ جی جناب منسٹر فار ایجوکیشن صاحب ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ کلاس رومز کب تک بنائے جارہے ہیں؟
جناب چیئرمین۔حافظ صاحب! آپ کا سوال کیا تھا؟
حافظ حسین احمد۔وہ جواب پڑھ دیں جی ۔
ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔میں جواب تو پڑھ دیتا ہوں

It is correct that a large number of candidates for admission to class 1 cannot get admission every year. However, this is not due to shortage of class rooms because there are already 7 rooms for class 1. The problem was this because there was a heavy influx of candidates seeking admission to class 1 in this institute as it provides a high standard of education with low fees and is situated at the central locatioon in the area

جناب چیئرمین ۔ جی جناب ۔ نہیں ' سوال آپ فرمائیں کیا سوال ہے ؟

حافظ حسین احمد ۔ میں نے سوال کیا تھا کہ مزید کلاس رومز کب بنائے جائیں گے؟

جناب چیئرمین ۔ وہ کہتے ہیں کہ کلاس رومز کی shortage نہیں ہے ۔ جواب میں وہ کہتے ہیں کہ کلاس رومز ہمارے پاس اس وقت ۷ ہیں لیکن ہمارے پاس درخواستیں بہت آتی ہیں ۔

حافظ حسین احمد ۔ وہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے اوپر ہی لکھا ہوا ہے کہ داخلے کی امیدواروں کی بڑی تعداد ہر سال محروم رہتی ہے ۔ میں کہہ رہا ہوں کیوں محروم رہتی ہے ۔ کلاس رومز نہیں ہے کیا وجہ ہے ؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ جناب والا یہ ہزاروں بچے کلاس اول کے داخلے کے لئے داخلہ فارم جمع کراتے ہیں لیکن ایک خاص گنجائش ہے ۔ ۷ کلاس رومز ہیں سینکڑوں کی تعداد میں یہ admit ہوتے ہیں ۔ یہ ایک خاص تعداد ہونی چاہیئے ۔ اب ۷۰۰ کچھ کلاس ون میں ہیں ۔ اور اس میں ۷ عدد کلاسیں اور ۶۰ ٹیچر ہیں ۔ اب اس سے زیادہ گنجائش ہی نہیں ہے کہ وہاں کلاس رومز بنائے جائیں ۔ یا اس capicity سے اس کو آگے لے جایا جائے ورنہ سکول کی efficiency ختم ہو جائے گی ۔

جناب چیئرمین ۔ شکریہ جی ۔ جی پروفیسر خورشید صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ وزیر محترم یہ تو ضرور محسوس کریں گے کہ ان بچوں کا بھی حق ہے کہ ان کے لئے بھی تعلیم کی سہولت فراہم کی جائے جن کو داخلہ نہیں مل رہا ہے ۔ کیا حکومت غور کر رہی ہے کہ دوسرا سکول قائم کرے اور خصوصاً اس لئے کہ یہ سکول ایسے ہیں کہ جن میں کم فیسوں کے ساتھ اچھی تعلیم ملتی ہے ۔ یہ لوگوں کا حق ہے اور حکومت کی ذمہ داری ہے کہ جتنے طلباء اس stage کے ہیں ۔ ان کو تعلیم ملنی چاہیئے ۔ اگر ایک سکول نا کافی ہے تو کیا

حکومت منصوبہ بنا رہی کہ دوسرا اسکول بنائے تا کہ وہ بچے تعلیم حاصل کر سکیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ جناب والا اصل میں یہ good repute ہے تو وہا ں پر ہر بچے کے لئے ان کے والدین کی کوشش ہوتی ہے کہ درخواست دیکر داخلہ مل جائے ورنہ راولپنڈی میں جہاں اور بھی فیڈرل سکول ہیں ۔ اس کے علاوہ دوسرے صوبائی سکول بھی ہیں ۔ داخلے کے لئے پہلے اس سکول کو ترجیح دیتے ہیں ۔ با قاعدہ بندوبست موجود ہے ۔ جب وہاں داخلہ نہیں ملتا تو دوسرے سکولوں میں تب وہ جاتے ہیں ۔ پورا بندوبست ہے فیڈرل گورنمنٹ کا بھی اور صوبائی حکومت کا بھی ۔

134. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the bathrooms for teachers and students at F.G. Sir Syed Girls Primary School, Rawalpindi, are in a dilapidated condition;

(b) whether it is also a fact tht the play ground of the same school is also uneven and in a very bad condition;

(c) if so, the steps taken by the governemnt to repair the bathrooms and improve the uneven condition of the playa ground and the time by which repair work will start

Mr. Aftab Shahban Mirani: (a) Yes. they were, However, the students bathroom have since been renovated and work is in hand to repair the teachers bathrooms.

(b) Yes.

(c) The students bathrooms have since been renovated at a cost of Rs.170,000-while those for the staff are under repari. Necessary measures havbe been undertaken to improve the play-ground as its condition had deteriorated due to erosion by rain & large scale earth filing levelling work done in the area.

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔۱۳۴ ڈاکٹر ریحان صاحب۔ .Supplementary question۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔جناب میرا سپلیمنٹری سوال ایک پرائمری سکول کے متعلق ہے ۔ جس کا کنٹرول جو ہے وہ ڈیفنس منسٹری کے انڈر ہے ۔ مارشل لاء سے پہلے یہ سکول متعلقہ کنٹونمنٹ بورڈ کے انڈر ہوتے تھے ۔ اس دن بھی ہم discussed کیا تھا پرائمری ایجوکیشن کو اور اس میں تمام ہاوس اس بات پر متفق تھا کہ پرائمری ایجوکیشن جو ہے It should be decentralizeed manner اور یہاں پر جو overcentralized کا معاملہ ہے وہ تھوڑا بہت بیان

کیا گیا ہے ان سکولز کے پلے گراونڈ اور اس کے باتھ رومز تک بڑی افسوسناک بات ہے کہ وہ بھی اس طرح miserable حالت میں ہوں ۔ اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ اس پر over centralized کنٹرول ہے ۔ تو کیا وزیر صاحب اس بات سے اتفاق کریں گے کہ یہ over centerlization کو ختم کرکے جو دنیا کے کسی کونے میں موجود نہیں ہے اس کو decentralize کرکے پہلے تو ان کو ان متعلقہ اداروں کو چاہیئے کنٹونمنٹ بورڈ ہوں، میونسپل کمیٹیز ہوں انکے حوالے کریں ۔ تومیرے خیال میں ان کی حالت بہتر ہوسکتی ہے ۔

ڈاکٹر شیرافگن خان نیازی ۔ جناب ایسی کوئی سکیم ابھی تک توزیر غور نہیں آ سکی ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک چیز چل رہی ہے ایک طریق کار پر ۔ پھر اس کو decide کر کے دوسری طرف لے جایا جائے ۔ for and against view اس لئے اب جہاں تک ان کے سوال کا تعلق تھا کہ ان کی مرمت جاری و ساری ہے ۔ اس کے بارے میں یہ بالکل واضح بتایا گیا ہے کہ ان کے باتھ رومز وغیرہ مرمت ہو رہے ٹیچرز کے بھی اور پھر ایک گراونڈ کے لئے انہوں نے پوچھا تھا وہ بھی درست کئے گئے ۔

جناب چیئرمین ۔ شکریہ جی ۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ جناب والا میں محترم وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا وزارت دفاع کے پرائمری سکولوں کی نگہداشت کے علاوہ کوئی اور ضروری کام بھی ہیں جن کی priority ہونی چاہیئے یا پرائمری سکول کی باتھ رومز کے ٹھیک کرنے کا ان کا کام رہ گیا ہے ؟

ڈاکٹر شیرافگن خان نیازی ۔ جناب والا انہوں نے خود پوچھا ہے باتھ رومز کی درستی کا ۔ یہ تومعمولی سی بات ہے ان کے command میں ہے ورنہ تو ڈیفنس منسٹری ملک کی سیکورٹی اور ڈیفنس کے لئے تمام صورتحال ان کی ذمہ داری ہے ۔ یہ ڈاکٹر ریحان صاحب کے ذہن میں ہے ۔

135. *Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Defence be pleased to stae whether it is a fact that President of Pakistan after visiting Saindak Copper Project in April 1994 issued a directive for starting PIA Service from Quetta to Taftan; if so, the steps taken by the Governemnt in this regard?

Mr. Aftab Shahban Mirani: No directive was issued by the President. However, PIA have shown their inability to start a service from Quetta to Taftan due to poor economic prospects of such operations and losses faced by PIA on other domestic routes.

جناب چیئرمین ۔ شکریہ جی ۔ Answer taken as read . Supplementary question. جی جناب فرمائیے حافظ صاحب ۔

حافظ حسین احمد ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ کیا حقیقت نہیں ہے کہ

صدر صاحب نے سینڈک پراجیکٹ کے دورے کے موقع پر یہ آرڈر دیئے تھے کہ وہاں پی آئی اے کی فلائٹ شروع کی جائے اور یہاں پر جناب انور سیف اللہ صاحب نے میرے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ ہم نے سمری بھجوا دی ہے۔

جناب چیئرمین ۔ یہاں تو لکھا ہوا ہے کہ انہوں نے کوئی directive issue نہیں کیا۔

حافظ حسین احمد ۔ یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ اگر ایک وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم نے بھجوا دی ہے اور دوسرے صاحب کہہ رہے ہیں کہ صدر صاحب نے کچھ نہیں کہا ہے تو یہ تو مناسب نہیں ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا اصل میں حافظ صاحب جو فرما رہے ہیں یہ بات ہوئی تھی یہاں پر ہمارے منسٹر پیٹرولیم نے وہ He accompanied President at that time to visit SANDAK and he described کہ یہاں صدر صاحب نے بات کی تھی۔ اب ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ dlirective is a special thing which is sent to the Ministry, the Prime Minister Secretariat انہوں نے پوچھا ہے جب directive ہی نہیں آیا تو اس کے بارے میں کیسے کہہ دوں کہ جناب directive موجود ہے لہذا یہ بنے گا۔ وہ بات اور ہے۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب انور سیف اللہ صاحب نے کہا تھا کہ ہم نے summary بھجوا دی ہے۔

جناب چیئرمین ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں directive نہیں آیا، directive تو حکم نامہ ہوتا ہے ۔ summary ویسے بھجوائی ہے ۔ کیون جی ڈاکٹر صاحب، حافظ صاحب فرما رہے ہیں کہ سمری بھجوائی تھی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ Directive ہی نہیں ہے تو سمری کس نے بھجوائی۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہتے ہیں کہ منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ سمری گئی ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ وہ پیٹرولیم کے منسٹر صاحب تشریف لائیں گے ان کو معلوم ہوگا۔ جہاں تک ڈیفنس منسٹری کا تعلق ہے جو ہمارے پاس کاغذات ہیں اس کے بمضمن ہمارے پاس نہ کوئی directive آیا ہے، نہ ریکارڈ میں ہے۔

جناب چیئرمین۔ اب یہ بات directive کی نہیں ہے۔ کہہ رہے ہیں جی کہ اس سلسلے میں سمری گئی تھی؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔سمری گئی ہوتی تو ہم بتا دیتے کہ ابھی گئی ہے یا نہیں گئی۔

جناب چیئرمین۔ جناب فضل آغا صاحب

سید محمد فضل آغا۔ سرگزارش یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کیا یہ بتائیں گے کہ اگر کوئی directive نہیں بھی ہے اور سمری نہیں بھی گئی ہے لیکن SANDAK is the only

project in Pakistan بلکہ اس دنیا کے خطے میں بہت بڑا پراجیکٹ ہے اور پھر دالبندین اور تفتان کا جو فاصلہ ہے صوبائی ہیڈکوارٹر سے اور ملک کے باہر سے بھی اور وہاں پر بڑا influx بھی ہے۔ تو کیا یہ آئندہ کوئی پروگرام یا یقین دہانی کرا سکتے ہیں کہ یہ پی آئی اے کی فلائٹ یہ ٹیک اپ کریں گے اور اس کو consider کریں گے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا۔ The proposal is quite good ۔ جہاں تک اس پراجیکٹ کا تعلق ہے واقعی وہ بہت اہمیت کا ہے۔ اس کے بارے میں جیسا کہ ہمارے معزز رکن کی یہ خواہش ہے' اور پھر یہ ایوان کی خواہش ہونی چاہئیے I will convey it to the Defence Ministry.

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ کوئٹہ انٹرنیشنل ایرپورٹ ہونے کے حوالے سے وہاں night landing facility نہیں ہیں۔ کیا اس پر وہ غور کریں گے۔ دوسرا جناب یہ کہ ۸۷۔۱۹۸۸ء سے بلوچستان میں کوئی ۵۸ ملازمین ہیں پی آئی اے کے وہ ابھی تک daily wages پر ہیں۔ کیا ان کو ملازمت میں مستقل کریں گے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا جب وہ تمام قواعد پورے کریں گے Then they will be confirmed.

جناب چیئرمین۔ اور دوسرا کوئٹہ ایرپورٹ پر night landing facilities نہیں ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ وہ نہیں ہوسکتی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ہو ہی نہیں سکتیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں ہوسکتیں۔ کیونکہ میں بات سچی کرتا ہوں۔ That is a technical thing وہ گھاٹی میں ہے اس کے لئے sophisticated equipments چاہئیے۔ Pakistan is not able to purchase those because they are very costly.

جناب چیئرمین۔ آپ کا مطلب ہے ہوسکتی ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ہوسکتی ہے لیکن it requires two - three things ایک تو کچھ technical reasons ہیں اس کی۔ I have gone through this topic extensively اور دوسری بات یہ ہے کہ ایک تو بہت قیمتی ہیں وہ چیزیں جو ہمارے پاس ابھی نہیں ہیں۔ دوسری بات ہے کہ کچھ لوکیشن ایسی ہے کہ جس وجہ سے وہاں پر ان کی installation difficult ہے۔ ہمارے پاس وہ understanding یا technical know- how نہیں ہے کہ اس طریقہ کار پر کام ہو سکے ورنہ یہ کافی عرصے سے مسئلہ زیر بحث رہا ہے اور and it is a very important problem.

جناب چیئرمین۔ ساجد میر صاحب۔

جناب ساجد میر۔ کوئٹہ ایرپورٹ پر defence purpose کے لئے یا کسی

operational flight کے لئے night landing کی ضرورت پیش آ سکتی ہے۔ گورنمنٹ ہی کو پیش آ سکتی ہے operational flight کے لئے جو نئی اصطلاح انہوں نے وضع کی ہے۔ تو اس کے لئے یہ کیا اقدامات کر رہے ہیں night landing facilities provide کرنے کے لئے۔

جناب چیئرمین۔ جی وہ کہتے ہیں کہ operational flight ہو یا کوئی ڈیفنس کی ضرورت ہو تو پھر کیا ہوگا۔ رات کو کیا کریں گے۔؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ operational flight سے ان کی کیا مراد ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ جو خالد صاحب فرما رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ وہ خالد والی بات میں نہیں مانتا۔ ان کی بات پر میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ operational کا مطلب یہ ہے کہ مولانا صاحب نے جانا ہو کوئٹہ رات کو۔ تو کیا کیا جائے۔

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: Sir, operational is during war time and

یہ مولانا صاحب فرمائیں کہ ان کی کیا مراد ہے۔

Mr. Chairman: It means you disagree with Mr. Kharal.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ کھرل صاحب زیادہ سمجھدار ہیں میں اس میں جانا نہیں چاہتا۔ میں مولانا صاحب کی operational کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ what is that?

جناب چیئرمین۔ اعظم ہوتی صاحب

جناب محمد اعظم خان ۔ جناب صوبہ بلوچستان کا کوئٹہ ایک تو پراونشل ہیڈ کوارٹر ہے اور دوسرا strategically دو برادر ملکوں کے ساتھ بارڈر کرتا ہے ۔ لیکن اپنے ملک کے interest کو مد نظر رکھ کر چونکہ دوسرا کوئی ائرپورٹ ہے نہیں ' یہاں defence purposes کے لئے بھی وہ استعمال ہوتا ہے ۔ تو کیا یہ ضروری نہیں کہ اپنی سیکورٹی کی خاطر اس کے لئے نائٹ وژن یا نائٹ لینڈنگ کی facilities مہیا کی جائیں ۔ یا اس کے علاوہ کوئی ائرپورٹ ہے جس کو استعمال کر سکتے ہیں۔

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: Sir, the Air base is known as samungli which has got arrangements for their operational flights and it is no doubt treated apart. They are working very well.

جناب چیئرمین۔ نہ، سمنگلی کہاں ہے ' کوئٹہ میں ہی ہے ۔ کوئٹہ کے اندر ہی ہے ناں۔؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ سمنگلی کوئٹہ کے ساتھ ہے۔ لیکن that part which is meant for the Airforce, Sir, سول ائرپورٹ اور اس میں فرق ہے۔

جناب چیئرمین۔ سمنگی بھی کوئٹہ میں ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ کوئٹہ میں ہے اور وہ air-base ہے ۔

جناب چیئرمین۔ آپ نے فرمایا تھا کہ جی یہاں ہو ہی نہیں سکتے ۔ اگر وہاں پر ہو سکتے ہیں تو پھر یہاں پر کیوں نہیں ہو سکتے ۔

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: In Samungli, they can manipulate.

جناب چیئرمین ۔ Then why can not you also manipulate? آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ manipulate کر سکتے ہیں ۔

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: Sir, their aircrafts differ from this particular aircraft.

حافظ حسین احمد۔ یہی سمنگی کہلاتا ہے جی۔

جناب چیئرمین۔ڈاکٹر صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ کوئٹہ کو ہی سمنگی ائرپورٹ کہتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔اس کے دو حصے ہیں ایک سول ائرپورٹ ہے اور دوسرا ائرفورس کے لئے استعمال ہوتا ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ یہ سول کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور ائرفورس کے لئے بھی یہی استعمال ہوتا ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔میں نے کب کہا ہے کہ مختلف ہے۔ ایک ہی جگہ پر ہے لیکن اس کے حصے ہیں۔

جناب چیئرمین ۔امداد اعوان صاحب آپ اس پر کوئی روشنی ڈال سکتے ہیں کیونکہ آپ اس ایریا کے ساتھ ہی رہتے ہیں ۔

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: The part used for Air Force is known as Samungli at the same Airport but that is the different part attached to it for civil purpose the landing strip is used.

جناب چیئرمین۔امداداعوان صاحب آپ اس معاملے میں روشنی ڈال سکتے ہیں۔

Mr. Imdad Awan: Sir, previously the same Airport was known as Soomugli Airport.

جناب چیئرمین۔ایک ہی ائرپورٹ ۔ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ نہیں وہ مختلف ہے۔

جناب امداد علی اعوان۔شروع شروع میں وہ ڈیفینس کے لئے ہی استعمال ہوتا تھا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ جناب والا وہ سول ایوی ایشن کا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ڈاکٹر صاحب وہ آپ سے agree نہیں کرتے ، کہتے ہیں کہ وہ غلط

کہتے ہیں۔ایریشن تو جنگ میں ہوتے ہیں۔ کھرل صاحب۔

جناب خالد احمد خان کھرل۔جناب میری submission یہ ہے کہ یہ دو مختلف قسم کے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی بات بھی صحیح ہے ' ان کی بات بھی صحیح ہے ۔

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, point of order, the honourable Minister is not replying from his own seat.

جناب چیئرمین: آپ کی سیٹ کھرل صاحب کون سی ہے ۔

جناب خالد احمد خان کھرل۔ اس پر کچھ لکھا نہیں ہوا ہے ۔

It is free style seating.

Mr. Chairman: Are there no allocated seats for Ministers?

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, this is the seat of Malik Muhammad Qasim, Leader of the House.

آپ کھرل صاحب اس سیٹ پر آ جائیں۔منسٹر کی سیٹ وہ ہے ۔ یہ ملک قاسم صاحب کی ہے۔ ادھر آ جائیں کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔خالد صاحب ۔

Mr. Khalid Ahmad Kharal: Mr. Chairman Sir, the Quetta Airport, Dr. Sher Afghan is also right, they are also right. There is only a little confusion that it is one run way but it has two different parts; one part which the Civil Aviation people use it and the other side, the terminal side is that which is known Samungli Airport. So, he is also right. They are also right but the run way is only one.

جناب چیئرمین۔میرے خیال میں ہم سب confuse ہو رہے ہیں ۔ اسلام آباد کو چکلالہ ائرپورٹ کہتے ہیں ' کراچی کو قائد اعظم ائرپورٹ کہتے ہیں ۔ بات وہی ہوتی ہے ۔ ہم سب کنفیوز ہو رہے ہیں ۔ہیتھرو ائرپورٹ لندن میں ہے ۔ کینیڈی نیویارک میں ہے ۔

I think we are all getting confused, Quetta Airport is also called Samungli Airport.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ جناب والا' اصل میں فرق یہ ہے۔ یہ سمجھنے کی کوشش نہ وہ کر رہے ہیں نہ ہم کر رہے ہیں ۔ہوتی صاحب اگر سننا پسند کریں گے ۔ اب سرگودھا ائیر بیس ہے وہاں پر شروع شروع میں یہ ائیر کرافٹس ساتھ ساتھ civilian کبھی کبھی land کراتے تھے۔ تو ----

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ ایک منٹ ان کا جواب سن لیں پھر آپ کا سوال سنتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ آپ سمجھنے کی کوشش کریں گے تو آپ کو سمجھ

آ جانے گی ۔ There are certain very important air bases. جہاں پر Civil cum Military
Bases are as there is in Quetta. اب میانوالی میں بھی ایسے ہی تھا۔ کہ ایک حصہ سرگودھا ۔
اب Sargodah is a very imprtant air base. کل بھی ہم آ رہے تھے جمبو سے تو انہوں نے
کہا کہ we can not by pass. یا We can not over flight,that may be active . ایف ۱۶ اور
دوسرے ائیر کرافٹس وہاں ہوتے ہیں اب دوقسم کے ہیں ۔ تو یہ بات سمجھنے کی کوشش کریں۔

جناب چیئرمین۔ جی آپ کی بات سمجھ آ گئی ہے ۔ جی جناب اعظم ہوتی صاحب آپ کا سوال کیا ہے۔

جناب محمد اعظم خان ۔ سر؛ میرے سوال کو پہلے سن لیں ۔ دائیں بائیں مار رہے ہیں یا تو اعتراف کریں کہ ان کے پاس جواب نہیں ہے اور جواب لے کر جواب دیں ۔

جناب چیئرمین۔ جی سوال کیا ہے آپ کا؟

جناب محمد اعظم خان ۔ اب یہ استاد کل بن رہے ہیں یہ ہر ایک subject پر اپنے آپ کو ماہر سمجھ رہے ہیں ۔ میرا سوال تھا کہ کیا ایک رن وے کے دو حصے ہو سکتے ہیں؟

جناب چیئرمین۔ وہ ٹھیک ہے آپ کی وہ بات مان لی ہے ۔

جناب محمد اعظم خان۔ مان لی ہے؟

جناب چیئرمین۔ جی مان لی ہے۔

جناب محمد اعظم خان اگر وہاں پر Night landing سول ائیر کرافٹس کیلئے نہیں ہے تو مطلب یہ ہے کہ پھر ائیر پورٹس کے ائیر کرافٹس کیلئے بھی نہیں ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ نہیں ہے۔

جناب محمد اعظم خان ۔ اگر نہیں ہے تو کیا وہ ضروری نہیں ہے پھر ۔ اس کا جواب دیں ۔ یہ تو نہیں ہے۔ یا تو کہہ دیں کہ نہیں ہے دونوں کیلئے نہیں ہے simple سوال ہے جناب والا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ جناب والا' میں نے کب کہا ہے کہ آرمی کیلئے ان کے پاس special landing ہے۔

معزز اراکین ۔ آوازیں--- کہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں' غلط فہمی ہوگی۔ اب وضاحت کر رہے ہیں ناں کہ نہیں ہے۔ night landing facility نہ ملٹری ائیرکرافٹس کیلئے نہ سول کیلئے ۔ اب وضاحت ہو گئی ہے ناں ۔ اب اور وضاحت کیا ہو؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ جناب والا ' میں نے نہیں کہا کہ آرمی کیلئے ۔ اب اگر ان کو کوئی صورت حال ------

جناب چیئرمین۔ OK جی۔ next ۔ جی last question فضل آغا صاحب ۔

سید محمد فضل آغا۔ اس فلور پر previous regime نے ہم سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم اس کو take up کر رہے ہیں اور کوئٹہ ائیرپورٹ پر night landing کیلئے necessary arrangements کر رہے ہیں۔ اب پھر وہ سارا مسئلہ انہوں نے cold storage میں ڈال دیا ہے۔ کیا ڈاکٹر صاحب اس کو revive کریں گے کہ وہ جو اس floor پر commitment ہو چکی ہے previous regime میں اس کو revive کریں گے یا انہوں نے اسے ختم کر دیا ہے۔ یہ جواب دیں۔

جناب چیئرمین۔ جی۔ کون سی commitment جناب؟

سید محمد فضل آغا۔ یہ کہ اس کو ہم take up کر رہے ہیں اس کیلئے جو requirements ہیں وہ پوری کر رہے ہیں اور کوئٹہ پر night landing کی facility ہمیں دیں گے۔ یہ پچھلی regime نے ہم سے وعدہ کیا تھا اسی floor پر۔

جناب چیئرمین۔ جی ڈاکٹر صاحب وہ کہہ رہے ہیں کہ گورنمنٹ نے وعدہ کیا تھا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ وہ quote کریں کب کہا تھا۔ کس نے۔

سید محمد فضل آغا۔ وہ میں quote کر دوں گا۔ اگر میں نے quote کیا تو پھر؟

جناب چیئرمین۔ پھر گورنمنٹ سے پوچھیں گے ناں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ پھر گورنمنٹ سے پوچھیں گے کہ کرو۔

جناب چیئرمین۔ next question جناب، نمبر ۱۲۶۔

حافظ حسین احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین۔ جی حافظ حسین احمد صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب چیئرمین صاحب ، یہاں محترم ڈاکٹر شیر افگن صاحب نے کہا ہے کہ ہمارے پاس ایسی کوئی سمری نہیں آئی جبکہ ابھی جناب انور سیف اللہ صاحب تشریف لائے تھے ۔ انہوں نے خود اس ایوان میں کہا تھاکہ صدر صاحب نے وہاں پر مجمع عام میں، شاید ہمارے سینیٹرز صاحبان بھی ساتھ تھے، میں بھی تھا، انہوں نے اعلان کیا کہ یہاں پر انشاء اللہ ہم آپ کو وہ سہولت فراہم کریں گے اور او جی ڈی سی والوں نے باقاعدہ سمری بھی بنائی تھی۔ تو انور سیف اللہ صاحب بتائیں؛

جناب چیئرمین۔ جی انور صاحب آپ اس پر کوئی وضاحت کر سکتے ہیں ؛ کوئی اس کے بارے میں فرما رہے تھے کہ صدر صاحب نے کوئی حکم دیا ہے؟

جناب انور سیف اللہ خان ۔ سر،عرض یہ ہے کہ میں نے پہلے بھی وضاحت کی تھی اور سینیٹر صاحب سے ہمیشہ ملاقات بھی ہوتی ہے اور وہ سب کچھ جانتے ہیں ۔ عرض یہ ہے کہ، ہم گئے تھے۔ صدر صاحب سینڈک گئے تھے۔ ہم ساتھ گئے تھے سینیٹر صاحب بھی تھے اور میں بھی تھا اور بھی ہمارے دوست تھے۔ وہاں پر ایک چھوٹا سا ائیر پورٹ ہے جناب جزک ۔ وہاں پر

چھوٹے جہاز لینڈ ہوتے ہیں۔ وہاں سے سنیڈک پہنچتے ہوئے پھر کوئی آدھا گھنٹہ یا چالیس منٹ لگتے ہیں تو اس وقت ہمارا یہ خیال تھا اور ہم صدر صاحب کے نوٹس میں بھی لائے تھے ۔ انہوں نے بھی ہمیں یہ ہدایت کی تھی ۔ اور ہم نے خود یہ idea float کیا تھا کہ سینڈک پراجیکٹ پر بارہ سو کروڑ تو ہم لگا رہے ہیں ۔ اور انشاء اللہ اگلے سال اگست میں یہ complete بھی ہو جائے گا اور انشاء اللہ جون جولائی میں اس کے trials آنے شروع ہو جائیں گے۔ تو عرض میری یہ تھی کہ ہم نے کہا کہ یہاں پر ہی سینڈک میں ہمیں چاہیئے کہ ہم یہاں بھی چھوٹا سا ایک strip بنا دیں جہاں پر ہم بارہ سو کروڑ لگا رہے ہیں تو دو چار کروڑ کی بات تھی تو یہاں پر بھی ہم ائیر پورٹ بنا لیں اورجو جزک ہے اس کوباقاعدہ expand کرکے تاکہ یہ جوہمارے پاکستانی بھائی اور بہنیں ایران جاتے ہیں وہاں پر جو ہماری زیارتیں ہیں ان پر حاضری دینے کیلئے جاتے ہیں تو وہ بھی اس کو استعمال کر سکیں گے اور تفتان بھی ساتھ ہی ہے۔ تو اس پر جناب صدر نے یہ ہمیں ضرور ہدایت دی تھی اور اس دن بھی میں نے یہاں پر کہا تھا اور ہم یہ take up کر رہے ہیں اور منسٹر آف ڈیفنس جو ہے ان سے ہمارا رابطہ ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ رابطہ کیا ہے وہ کہتے ہیں۔ کوئی directive نہیں، آپ کہتے ہیں directive ہے ۔

جناب انور سیف اللہ خان ۔ directive نہیں تھا صدر صاحب موجود تھے انہوں نے ہمیں ہدایت دی۔

Mr. Chairman: But the Ministry of Defence does no even know about it.

Mr. Anwer SaifullahKhan: Ministry has not been issued any directive as such because we are handling it at this moment. That project, Sandak, belongs to the Ministry of Petroleum and Natural Resources. We are working it out. Airports are not build in one day, we will do something about it and I think it is needed and it's required.

ہم اس پر کام کر رہےہیں ۔لیکن سر overnight اگر ائر پورٹ چاہتے ہیں تو پھر ہم we do not have the magic stick.

جناب چیئرمین ۔ حافظ صاحب میرے خیال میں کافی سوال ہو چکے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ صدر صاحب کی جانب سے کوئی باقاعدہ حکم نامہ جاری نہیں ہوا۔ یہ بات ہوئی تھی اور اس کےبعد ہم in touch ہیں منسٹری سے تا کہ اس پر پیش رفت ہو؟

حافظ حسین احمد ۔ میں گزارش کروں گا کہ کیا پٹرولیم کی وزارت اب ائر پورٹ بنائے گی۔

جناب انور سیف اللہ خان ۔ سر، پٹرولیم کی وزارت، ان کی انفارمیشن کے لئے

ہمارے جتنے آئل فیلڈز ہیں ان کے ساتھ چھوٹی strips ہم نے خود بنائی ہیں۔ کوئی ایک strip بنانا اتنا مشکل کام نہیں ہے جناب ۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب چیئرمین صاحب یہ بات طے ہوئی تھی کہ مشہد جانے کے لئے مسافروں کو دقت ہوتی ہے اور اس پر وعدہ کیا گیا تھا اور ہدایات جاری کی گئی تھی کہ پی آئی اے کی فلائٹس یہاں سے چلیں گی

Mr. Chairman: Next Q. No. 136, Khalil-ur-Rehman Sahib, Answer taken as read. Any supplementary question.

136. *Mr. Khalil-ur-Rehman: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the names, qualifications and other experience of the persons apointed as OSDs, Special Assistants. Consultants, Secretaries or Advisors in various Ministries, Division. Autonomous Bodies and Corporations including the President and Prime Minister's Secretariat during the period of present regime indicatiang also their grade, salaries and other fringe benefits separately in each case?

Syed Iqbal Haider: As per information availabel in the Establishment Division, the list of Special Assistants, Consultants, Secretaries and Advisors alongwith their qualifications expereicne appointed by the present Government as on 20th July, 1994 is annexed.

LIST OF SPECIAL ASSISTANTS, CONSULTANTS, SECRETARIES OR ADVISORS APPOINTED DURING THE PRESENT REGIME

E-4 SECTION

S. No.	Name Designation BPS	Qualification Experience	Other Fringe Benefits Status
1.	Mr. Shahid Hasan Khan, Special Assistant to Prime Minister (Economic Sector)	(i) B.A (Economics) (ii) M.B.A. (iii) Financial Analyst; expertise in Sectors of Energy, Policy coordination and analysis. Served as Advisor to Finance Water & Power Minister.	Working in Honorary capacity and no pay is being drawn by the SAPM (Economic Sector) (The SAPM will have the Salaries, Allowances and Privilages equivalent to those of the Minister of State without the status of a Minister of State)
2.	Mrs. Shahnaz Wazir Ali, Special Assistant to the Prime Minister (Social Sector)	(i) B.A (Mass Communication) American University, Washington D.C. (ii) M.A.Ed. Administration, Trenton State College, New Jersey, USA. (iii) M.Ed. University of Arkansas, USA. (iv) Also served as Minister of State for Education.	1. Pay Rs. 5,000.00 2. Entertainment Sumptuary Allowance. Rs. 2,000.00 (The SAPM will have the Salaries, Allowances and privileges equivalent to those of the Minister of State without the status of a Minister of State)
2-A.	Mr. V.A. Jafarey, Advisory to the Prime Minister for Finance and Economic Affairs.	(i) M.A. (English). (ii) Pakistan Administrative Staff College, Lahore. (iii) Public Admn. Course arranged by British Council in U.K. (iv) General Development Course of Economic Development Institution U.S.A. (v) Secretary-General to the Fed. Govt.	Status and privilages of the Federal Minister

S. No.	Name/Designation BPS	Qualification/Experience	Other Fringe Benefits Status
		(vi) Deputy Chairman, Planning Commission with the status of Minister of State. (vii) Principal Secretary to the President.	
3.	Miss. K. F. Yousuf, Consultant, Institute of Historical and Cultural Research BS-22	I. Ph.D (Political Geography) (i) Teaching Experience from 1947 to 1978, (ii) Retired as Vice Chancellor Quaid-i-Azam University, Islamabad. (iii) National Institute of Historical and Cultural Research from 1989 to 1991.	do
4.	Miss Naheed Khan, Political Secretary to the Prime Minister, BS-22.	M.Sc. (Biology).	As permissible to a Secretary to the Federal Government. She has been appointed in honorary capacity.
5.	Dr. Israr Shah, Consultant (Fisheries) Food, Agriculture and Livestock Division, BS-21.	Doctor of Veterinary Medicine. (i) Thirteen years in Livestock Development. (ii) Technical Adviser in Hy-Bird, Pakistan Ltd. (iii) National Adviser (Livestock) M/o Food, Agriculture and Cooperation	As admissible to a Govt. Servant in the equivalent Grade.
6.	Lt. Gen. (Retd) Syed Zakir Ali Zaidi, Consultant, FACC, BS-21.	(i) Master Degree in Military Strategy. (ii) Graduated from NDC and Staff College Quetta. (iii) He is a retired Lt.Gen.	do
7.	Malik Ghulam Jilani Akhtar, Consultant, M/o Kashmir Affairs and Northern Affairs, BS-21.	(i) M.A. (Economics). (ii) M.A. (Political Science) (iii) Lecturer Economics in Govt. College Lahore for 5 years. (iv) Manager/Principal, Malik High School, Lahore for 7 years.	As admissible to a Govt. Servant in the equivalent Grade.

S. No.	Name Designation BPS	Qualification Experience	Other Fringe Benefits Status
		(v) Special Assistant to the Prime Minister from 1974 to July 1977 for Northern Areas and Azad Kashmir.	
8.	Mr. Shahid Hussain Bhutto, Consultant, Food, Agriculture and Livestock Division BS-21.	(i) M.A. (ii) LL.B. (iii) Farming	do
9.	Ch. Muhammad Aslam, Consultant, M o Petroleum and Natural Resources, BS-21.	(i) M.A. (ii) LL.B. (iii) OSD to Prime Minister, 1988 -90.	do
10.	Mr. Khurshid Junejo, Consultant, Prime Minister's Secretariat, BS-20:	(i) M.A. (International Relation) (ii) Agriculturist. (iii) Social Worker.	-do-
11.	Brig. (Retd.) Kamal Alam Khan, Media Consultant, Special Media Cell, M o Information and Broadcasting BS-20	(i) M.Sc (War Studies). Retired from Army in 1993.	His services have been terminated w.e.f. 23-6-1994
12.	Syed Asif Hashmi, Consultant, Ministry of Railways, BS-20.	(i) B.A. (ii) Hotel Management Course. (iii) Special Assistant to the Chief Minister of Punjab. (iv) OSD to Governor Punjab. (v) Advisor to Government Punjab.	As admissible to Government servant in the equivalent Grade.
13.	Col. (Retd.) Mustahsan Ali Tirmizi, Media consultant, Special Media Cell, M o Information and Broadcasting, BS-20	(i) B.A. (ii) Retired from Army.	As admissible to a Govt. Servant in the equivalent Grade.
14.	Syed Kamran Haider Rizvi, Consultant on Human Rights, M o Interior, BS-20.	(i) M.A. (History) (ii) M.A. (Political Science.	-do

S. No.	Name/Designation/BPS	Qualification/Experience	Other Fringe Benefits/Status
15.	Dr. Abdul Sattar Rajpar, Consultant, M/o Health, BS-20	(i) MBBS. (ii) OSD to the Prime Minister, 1988—90. (iii) Director, Cotton Textile Mills for three years.	—do—
16.	Mr. Sadiq Jafri, Consultant, M/o Information & Broadcasting BS-18	(i) Graduate (ii) Journalist	—do—
17.	Mr. Nazir Doki, Consultant, M/o Information and Broadcasting, BS-17	—do—	—do—
18.	Mr. Tanvir Ahmad Khan, Secretary, M/o Information & Broadcasting, BS-22	(i) M.A. (Punjab University) (ii) M.A. (Oxford) (iii) Retd. as Additional Secretary, M/o Foreign Affairs.	—do— (The officer has been posted as Press Assistant to the Prime Minister, *w.e.f.* 5-7-1994.
19.	Mr. Muhammad Ashraf Qamar, Consultant (Land Revenues), Capital Development Authority.	(i) B.A. L.L.B. (ii) Tehsildar/Naib Tehsildar. 12 years (iii) Magistrare/Revenues Assistant (G.A.R) 10 years (iv) Assistant Commissioner 10 years	Fee Rs. 7500/- per month (all inclusive) (Mr. Muhammad Ashraf Qamnar was appointed as Consultant, C.D.A. on fixed fee and not in grade. He also does not enjoy any fringe benefits).
20.	Mr. A.R. Siddiqui, Secretary, Revenue Division (BS-22)	B.Sc. (Honours) M.A. (Mathematics) Retired Federal Secretary	As admissible to Government servants in equivalent grade.
21.	Ms. Salma Waheed, Secretary, Women Development and Youth Affairs Division (BS-22)	B.A. (Karachi University) B.A. (Mount Holyoke College, Massachusetts, USA) (i) Principal of the Women's Projects — Medical Technical Assistance Training Programme for Girls, & Computer Training Programme for Girls of the Shaheed Zulfikar Ali Bhutto Institute of Science & Technology.	-do-

S. No.	Name Designation/BPS	Qualification Experience	Other Fringe Benefits Status
		(ii) Member of the Steering Committee of the Medical Aid Foundation, Karachi. (iii) Worked in the International Affairs Section of APWA, Karachi.	
22.	Mr. Husain Haqqani, Secretary, Information and Broadcasting Division (BS-22)	(i) M.A. (International Relations) (ii) Served as Special Asstt. to the P.M. (1990—92) (iii) High Commissioner to Sri Lanka. (iv) Also worked as Consultant to UNDP.	--do--

Mr. Khalil-ur-Rehman: Listening to some co-related questions and answers on the subject and also looking at the long list of names and the job description, it has now totally been established that institutions are being by-passed. Sir, the present system of government that we have can only absorb certain extra-ordinary appointments, but regular cader of appointments given to total outsiders, I think, is going to do a lot of harm to the institutions and the country itself. Now, has this factor been taken into consideration or as the Minister has just vaguely said that criteria is totally political?

Syed Iqbal Haider: Criteria is not political. Our government policy is to de-politicise the bureaucracy and all departments of the government and all wings. Secondly, that special assistance is even authorised under the Constitution and every Prime Minister has been appointing Special Assistants and Advisers so there is nothing objectionable about it. Thirdly, all of them have not been provided the status of a Minister or State Minister or Federal Minister. Some of them are Grade 20,21,22 officers.

جناب چیئرمین۔ڈاکٹر ریحان صاحب سپلیمنٹری کریں

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب چیئرمین! میں وزیر صاحب سے سادہ سا سوال پوچھوں گا کہ ان کو کتنا عرصہ درکار ہو گا کہ یہ سارے سول سرونٹ، چاہے ڈی ایم جی میں ہیں یا سیکریٹیریٹ میں یا دوسرے محکموں میں ان کو کب اپنے طور طریقے کےمطابق تبدیل کر کے، ان کو فارغ کریں گے او راپنے جو من پسند ہیں ان کو کتنا عرصہ درکار ہو گا یہ سپیشل اسسٹنٹ، او ایس ڈی ان کو لیا جائیگا۔

جناب چیئرمین۔جی اقبال حیدر صاحب ۔

سید اقبال حیدر۔ سر، یہ ڈی ایم جی وغیرہ کا تعلق اس سوال سے نہیں ہے۔ کسی اور سوال سے ہو سکتا ہے ہو ۔ سوال ۱۳۶ جو ہے وہ صرف سپیشل اسسٹنٹ، کنسلٹنٹ۔ ایڈوائزر وغیرہ سےمتعلق ہے ۔ اور اس کی لسٹ ہم نے فراہم کر دی ہے۔

جناب چیئرمین۔فضل آغا صاحب

سید محمد فضل آغا۔ سر، آپ روزانہ chair کرتے ہیں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ بہت کم سوالوں کی ہمیں صحیح انفارمیشن، دی جاتی ہے اور بہت سے سوالوں کی آدھی انفارمیشن اب اس میں انہوں نے کہا ہے as per information is available in the Establishment Division. What does this mean? ان کے پاس پوری انفارمیشن کیوں نہیں ہے؛ کیوں اتھارٹی کے ساتھ بات نہیں کرتے؛ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں بھی کچھ ambiguity ہے ۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں، اس میں کچھ ambiguity نہیں ہے۔ میں آپ کو بتاتاہوں حکومت کے بہت سارے ذیلی ادارے ہیں۔ جہاں تک حکومت کے ڈویژن کا تعلق ہے اور جو بڑی بڑی کارپوریشنز ہیں ان کا تعلق ہے ہم نے یہ دے دیے ہیں۔ صرف اس لئے کہ کہیں کسی اور بنک میں یا کسی اور جگہ انہوں نے خود کسی کنسلٹنٹ کو رکھ لیا ہو اور یا کسی ایڈوائزر کو رکھ لیا ہو، جو کہ بنک کا بورڈ آف ڈائریکٹر اپنے رولز کے مطابق مختار ہے ۔ ہو سکتا ہے وہ انفارمیشن نہ ہو ہم تو زیادہ سے زیادہ دیانت داری کے ثبوت کے طور پر ہم نے کہا ہے کہ as far as the information is available with us ------ تاکہ اگر کوئی ایک آدھ رہ جائے تو میرے معزز اراکین مجھے یہ نہ کہیں کہ میں نے غلط بیانی سے کام لیا ہے ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین صاحب میری وزیر محترم سے گزارش یہ ہے کہ ۲۲ ایڈوائزرز ، سپیشل اسسٹنٹس اور کنسلٹنٹ رکھے گئے ہیں اور موجودہ حکومت بار بار یہ بات کہتی ہے کہ ہم بلوچستان کی نمائندگی کا خاص خیال رکھ رہے ہیں ۔ میری معلومات کے مطابق میں نے سوال کا جواب جو دیکھا ہے اس میں بلوچستان سے مجھے ایک بھی نظر نہیں آ رہا ہے ۔ کیا یہ بلوچستان کی حق تلفی نہیں ہے جس کی آپ زیادہ باتیں بھی کرتے ہیں اور عمل میں ۲۲ میں سے میری معلومات کے مطابق اس میں بلوچستان کا ایک بھی نہیں ہے ۔ کیا یہ زیادتی اور بے انصافی بلوچستان سے نہیں ہو رہی ؟

جناب چیئرمین۔ سید اقبال حیدر صاحب ۔

سید اقبال حیدر۔ یہ جو appointments ہیں یہ purely technical بنیاد پر ہیں

Unfortunately there is no quota in respect of these appointments and we would like to of course, reflect in our all appointments as much as possible that representation of four provinces is there and would make efforts to remove this impression.

جناب چیئرمین۔ سعید قادر صاحب ۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر۔ سر میرا سپلیمنٹری یہ ہے منسٹر صاحب سے کہ اگر سیریل ۱۶، ۱۷ اور ۱۹ دیکھیں تو اب ہماری حکومت کی نااہلی کا یہ عالم ہو گیا ہے کہ اب ۱۷ گریڈ ۱۸ گریڈ کے بھی کنسلٹنٹ ہمیں چاہئیں ۔ کیا اس لیول کے کنسلٹنٹ کبھی appoint ہوئے ہیں پاکستان کی تاریخ میں ؟

جناب چیئرمین۔ سید اقبال حیدر صاحب ۔

Syed Iqbal Haider: It depends on the nature of the job appointed can be a consultant can be at a lower grade also. There is no harm about it and there is no prohibition under any rule.

Lt. Gen. (Retd.)Saeed Qadir: No body talked about prohibition in

the rules. We are talking about some system which has been followed. The issue is that Institutions are being demolished. Look at the appointment of Mr. Ashraf Kahwar, Consultant Land Revenue Capital Development Authority- a Tehsildar is his qualification and being experienced Tehsildar Magistrate Revenue. Nowhow is it that talent at that level cannot be had from a regular employee doing this job and you need a consultant to do legal advice.

جناب چیئرمین۔ سید اقبال حیدر صاحب۔

Syed Iqbal Haider: No Sir, look at it from the other angle, it depends upon the nature of the job where his services are required as a consultant. If the nature of the job is small and you don't require a very highly qualified Consultant or Expert theh why waste money. So according to the job we have appointed the person of the same ability to save money. We don't have to appoint a Ph.D.

جناب چیئرمین۔ جناب انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جہاں تک ایڈوائزرز کا تعلق ہے وہ تو آئین کے آرٹیکل ۹۳ میں اجازت دی گئی ہے اور اس کا بھی نمبر مقرر ہے کہ پانچ تک ایڈوائزر مقرر کر سکتے ہیں۔

شیخ رفیق احمد۔ یہ وہ ایڈوائزر ہیں جو پارلیمنٹ میں بیٹھ سکتے ہیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ That is not my question. میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ سپیشل اسسٹنٹس جو مقرر کئے جاتے ہیں آئین کی کون سی دفعہ کے تحت یا کس قانون کے تحت یہ سپیشل اسسٹنٹس کو مقرر کیا جاتا ہے اور ان کی کیا کوئی تعداد مقرر ہے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ آرٹیکل ۲۶۰ پڑھیں۔

جناب چیئرمین۔ سید اقبال حیدر۔

سید اقبال حیدر۔ سر یہ تو بنیادی بات ہے اب میں آپ آئین کو پڑھ کر بتا دیتا ہوں۔ اس میں یہ تو ایسے بنیادی اصول ہیں آئین میں کہاں لکھا ہے کہ پرائم منسٹر بھی appoint ہو سکتا ہے۔ اس طرح کا سوال نہ کیا کریں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ آئین میں لکھا ہوا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ کیوں کہ سپیشل اسسٹنٹس کے لئے تو خاص آرٹیکل ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ آئین کا آرٹیکل ۲۶۰ پڑھ لیں اس میں لکھا ہوا ہے

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ تو صرف یہی لکھا ہوا ہے کہ They are not in the

Service of Pakistan.

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی ۔

Syed Iqbal Haider: Sir, the Constitution only provides for those which exists in the government, so the authority for appointment of the Special Assistant is already there which is acknowledge by the protective Article 260. Article 260 provides for the protection that they will not be counted in the service of Government of Pakistan, that is one issue. Secondly there is no limit about the Special Assistant and there are so far only two Special Assistants and one Advisor. We have the smallest Cabinet perhaps in the recent history of Pakistan from 1977 onward.

جناب چیئرمین۔ شیخ آفتاب صاحب ۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ جناب والا یہ دیکھیں Service of Pakistan Item No. 2(a) اس میں qualification میں ایم اے انگلش ۔ اس کے بعد والی qualification میری سمجھ میں نہیں ۔ پاکستان ایڈمنسٹریٹیو سٹاف کالج لاہور ۔

جناب چیئرمین۔ یعنی کورس پاس کیا ہے ناں وہاں ؟ اس کا یہ مطلب ہے ۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: I don't know whether it is a qualification Sir, whether he passed the course.

Syed Iqbal Haider: Yes he is a institution himself.

جناب چیئرمین۔ یہ کورسز ہوتے ہیں وہاں کے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اس کے بعد کے کورسز ہیں اس کے بعد لکھا ہوا ہے کہ یہ کورسز پاس کئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال اس کا بھی مقصد یہی ہے ۔ جی جناب مندوخیل صاحب ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔جناب والا یہ سپیشل ایڈوائزر یا کنسلٹنٹ آپ ذرا دیکھیں ۔ جناب والا پہلا جو کنسلٹنٹ ہے یا اسسٹنٹ ہے وہ اکنامکس سیکٹر ہے ۔ دوسرا سوشل سیکٹر ہے ۔ تیسرا فنانس اینڈ اکنامکس آفیئرز ہے ۔ چوتھا ریسرچ سیکٹر اور پولیٹیکل سیکٹر اسی طرح ہر سبجیکٹ پر جناب والا ۔ جو ہمارے ملک کے آفیئرز ہیں ۔ اس میں ایک اسسٹنٹ یا کنسلٹنٹ یا ایڈوائزر ہے ۔تو کیا اقبال حیدر صاحب یہ نہیں بتائیں گے جناب والا کہ اس ملک کے اہم فیصلے کہاں ہوتے ہیں ؟ اس میں ہم ایک پورے Federating یونٹ کو فیصلے کرنے میں مشورے دینے میں۔ کیا آپ ہمیں حصہ نہیں دیں گے فیڈریٹنگ یونٹس سے ؟۔ دیں گے تو پھر آپ کیسے یہاں فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی نہیں ہے ۔ یہاں تو سب سے بڑے فیصلے ہوتے ہیں جناب والا۔

جناب چیئرمین ۔تو آپ کا مقصد ہے کہ ہونا چاہئے

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔میں صرف یہ نہیں کہتا کہ ہونا چاہیے ۔بلکہ یہاں جو فیصلہ کرنے کے سنٹر ہیں وہاں ہمارے صوبے کو پورا حصہ ملنا چاہیے ۔ اور یہ نہیں کہ جناب والا کہ بس ایسے ہی وہ کہہ دیں ؟ ابھی کل متروکہ وقف املاک کاایک چیئرمین بنایا اقبال حیدر صاحب نے اس میں بڑےاس میں کہا کہ بلوچستان والو خوش رہو کہ تم کو ہم نے یہ دیا ۔ یہ بہت بڑی زیادتی ہے جناب والا ؟

جناب چیئرمین ۔ جی جناب اقبال حیدر صاحب ؟

سید اقبال حیدر ۔ sir مجھے تو افسوس یہ ہوتاہے کہ ہم اگر بلوچستان کے ایک مقتدر شخصیت فتح محمد حسنی کو جب ہم appointment کرتے ہیں تو اس وقت بھی معزز اراکین بلوچستان اعتراض کرتے ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ ان کادراصل مقصد یہ ہے کہ جہاں تک سپیشل اسسٹنٹ ہیں وہ سول سروس کے cader میں نہیں ہیں باقی جو لوگ ہیں وہ تو سول سرونٹ سے ہیں ناں Consultant who is appointed; is a civil servant. ان کا یہ کہنا ہے کہ کیونکہ وہ سارے سول سرونٹ ہیں ان کا کوٹہ ہونا چاہیے .That is the question۔

سید اقبال حیدر ۔جناب ان جاب میں کوٹہ ہےجو کنسلٹنٹ وغیرہ کی جاب ہیں

جناب عبدالراحیم خان مندوخیل۔ نہیں جناب یہ فیڈریٹنگ یونٹ کامسئلہ ہے

سید اقبال حیدر ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم کوشش کریں گے کہ ہر مقام پرہمارے فیڈریٹنگ یونٹ کی نمائندگی نظر آنے یہ ہماری حکومت کی کوشش ہے

Syed Iqbal Haider: Thank you sir.

جناب چیئرمین ۔ جی ابھی سوالوں کا وقفہ ختم ہوتا ہے جی ۔

The question hour being over, the remaining questions and answers were placed on the table of the house.

137. *Qazi Hussain Ahmad: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:

(a) whether it is a fact that interfviews and test was held by the FPSC on 13-12-1993 for 26 posts of Inspectors in the F.I.A; if so, the number of persons selected by the FPSC indicating also their names and place of domicile: and

(b) the number of persons appointed in the F.I.A in B-16 and B-17 during the period of present regime indicating also their names, educational qualifications and place of domicile separately in each case?

Maj. Gen. (Retd) Nasirullah Khan Babar: (a) The information is being collected and will be placed on the table of the house.

(b) Nill

138 *Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minsiter for Railways be pleased to refer to Senate Starred Question NO.51 replied on 2nd February, 1994 and state:

(a) whether it is a fact that Railway Board was shifted from Lahore to Islamabad in 1982; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to reshift the said Board to Lahore; if so, its reasons?

Syed Iqbal Haider: (a) It is fact that raiway Board was shifted from Lahore to Islamabad in 1982 and was merged in the Ministry of Railways.

(b) There is no proposal under consideration of the Government to reshift the Railway Board.

139. *Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister for Stares and Frontier Regions and Kashmir Affairs be pleased to state:

(a) the njmber of Bosnian nationals in Pakistan indicating separately the number of men, women and children and whether more people are expected to come to Pakistan;

(b) the steps being taken by the government for their welfare; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Governemnt to grant them Pakistani citizenship?

Mr. Abdul Qayyum Khan: (a) Total number of Bosnian Refugees in 336 at present:

(i)	Male above 18 years	74
(ii)	Female above 18 years	127
(iii)	Male upto 18 years.	57
(iv)	Female upto 18 years.	80
		336

No more people are expected to come to Pakistan.

(b) All essential facilities have already been extended.

(c) No.

140. *Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister Incharge of the

Establishment Division be pleased to state the names of the Officers of Federal Goveernment in B-17 and above serving under the Government of Punjab for the last 3 years or more?

Syed Iqbal Haidedr: A list of officers of Bs-17 and aboveof the Federal Governemnt including DMG/PSP Secretariat Group serving under Punjab government for more than 3 years as on 28-6-1994 is annexed.

Annexure.

Annexure

LIST OF PSP OFFICERS SERVING UNDER THE PUNJAB GOVERNMENT FOR THREE YEARS OR MORE

Sl. No.	Name of the officers	BS	Year of posting
1.	Mr. Mushtaq Ahmad Major.	20	1978
2.	Mr. Ziaul Hasan Khan Major.	20	1977
3.	Mr. Shahid Hussain.	20	1979
4.	Mr. Salahuddin Ahmed Khan.	20	1974
5.	Mr. Azhar Hussain Nadeem.	20	1978
6.	Mr. Tanveer Hameed.	20	1978
7.	Mr. Ahmed Nasim.	20	1978
8.	Mr. Muhammad Ali.	20	1976
9.	Mr. Israr Ahmed.	20	1977
10.	Mr. Muhammad Ijaz Akram.	20	1977
11.	Mirza Muhammad Yasin.	20	1976
12.	Mr. Muhammad Waseem.	20	1977
13.	Mr. Tahir Anwar Pasha.	20	1978
14.	Mr. Muhammad Raza Zia.	20	1988
15.	Mian Zaheer Ahmed.	20	1986
16.	Mr. Mukhtar Ul Malik Rajput.	20	1985
17.	Mr. Jahangir Mirza.	20	1986
18.	Mr. Khalid Latif.	20	1990
19.	Mr. Asif Masood Malik.	20	1988
20.	Mr. Muhammad Shafi.	19	1981
21.	Mr. Muhammad Iqbal.	19	1977
22.	Agha Mehboob Ali Khan.	19	1983
23.	Mr. Muhammad Habibur Rehman.	19	1979
24.	Mr. Wasim Kausar.	19	1979
25.	Mr. Muhammad Ashraf Marath.	19	1979
26.	Mr. Fayyaz Ahmed Mir.	19	1986
27.	Mr. Muhammad Iqbal Khan.	19	1979
28.	Mr. Tariq Salim.	19	1979
29.	Mr. Humayun Raza Shafi.	19	1979
30.	Mr. Nazar Abbas.	19	1988
31.	Mr. Iftikhar Ahmad.	19	1988
32.	Mr. Riaz Naim.	19	1988

Sl. No.	Name of the officers	BS	Year of posting
33.	Mr. Abid Saeed.	19	1988
34.	Mr. Abdul Majid.	19	1986
35.	Mr. Shaukat Javed.	19	1989
36.	Mr. Aftab Sultan.	18	1988
37.	Mr. Zulfiqar Ahmed Cheema.	18	1987
38.	Mr. Ghulam Haider.	18	1988
39.	Capt. Zafar Ahmed Qureshi.	18	1988
40.	Mr. Muhammad Khalid Qureshi.	18	1988
41.	Capt. Muhammad Zubair.	18	1986
42.	Mr. Nasir Durrani.	18	1986
43.	Malik Khuda Bakhsh Awan.	18	1986
44.	Malik Waqar Aslam.	18	1988
45.	Mr. Ahmed Raza Tahir.	18	1986
46.	Mr. Akhtar Hussain Khan Qureshi.	18	1985
47.	Syed Tahsin Anwar Ali Khan.	18	1986
48.	Rana Altaf Majid.	18	1981
49.	Mr. Mazhar Inayat.	18	1984
50.	Mr. Shahid Iqbal.	18	1983
51.	Mr. Tanvir Ahmed.	18	1981
52.	Mr. Arif Akram.	18	1983

LIST OF THE DISTRICT MANAGEMENT GROUP OFFICERS WHOSE STAY IN THE PROVINCE OF PUNJAB IS MORE THAN THREE YEARS

S. No.	Name of the Officer	Year of posting
BS-21		
1.	Capt. (R) Raza Ali.	1983
2.	Mr. Akhtar Said.	1965
3.	Mr. Jiwan Khan.	1976
4.	Mr. Hafeezullah.	1985
BS-20		
5.	Mr. Zahur-ul-Haq Shaikh.	1985
6.	Mr. Badrul Islam.	1988
7.	Mr. Shahid Hasan Parvez.	1980
8.	Mr. Muhammad Ayub.	1982
9.	Mr. Ghiasuddin.	1978
10.	Syed Safdar Javed.	1976
11.	Mr. Tariq Mahmood.	1975
12.	Mr. Muhammad Ayub Malik.	1978
13.	Syed Ansar Hussain Shamsi.	1975
14.	Mr. Salman Siddique.	1977

S. No.	Name of the Officer	Year of posting
15.	Mr. Usama Maud.	1976
16.	Mr. M. Iqbal Shaikh.	1976
17.	Mr. Zia-ur-Rehman.	1977
18.	Mr. Ghulam Muhammad Sikandar.	1976
19.	Mr. Muhammad Jamil.	1984
BS-19		
20.	Mrs. Sarosh Sultan.	1975
21.	Syed Tanvir Abbas Jafery.	1977
22.	Mr. Tauqir Ahmad.	1977
23.	Mrs. Sarod Lashari.	1977
24.	Mr. Muhammad Kashif Murtaza.	1977
25.	Syed Muhammad Hamid.	1977
26.	Sh. Habib-ur-Rehman.	1977
27.	Mian Bashir Ahmad.	1980
28.	Mr. Athar Tahir.	1978
29.	Mr. Shaukat Hayat Durrani.	1978
30.	Mr. Asif Bajwa.	1980
31.	Syed Tahir Ali Shah.	1983
32.	Mr. Muhammad Javed Malik.	1979
33.	Mr. Junaid Iqbal Ch.	1981
34.	Lt. (R) M. Abbas.	1981
35.	Mr. Sami Saeed.	1982
36.	Mr. Akhlaq Ahmad Tarar.	1981
37.	Mr. Javed Aslam.	1983
38.	Kazi Afaq Hussain.	1980
39.	Mr. Javed Faiz.	1982
40.	Mr. Javed Iqbal Awan.	1982
41.	Mr. Arif Azim.	1983
42.	Mr. Javed Mehmood.	1982
43.	Capt. (R) Khalid Sultan.	1983
44.	Mr. Khalid Masood Ahmad.	1982
45.	Mr. Nadeem Ashraf.	1983
46.	Ms. Rafia Nazir.	1983
47.	Mr. Mazhar Ali Khan.	1983
48.	Mr. Muhammad Ahsan.	1983
49.	Mr. Farooq Ahmad Khan.	1983
50.	Mr. Tariq Ayub.	1983
51.	Mr. Anwar Saleem Ahmad.	1988
52.	Mr. Shahid Hussain Raja.	1986
53.	Mrs. Farkhanda Waseem Afzal.	1987
54.	Mr. Hassan Waseem Afzal.	1987

S. No.	Name of the Officer	Year of posting
55.	Maj. (R) Shaukat Nawaz Khan.	1984
56.	Maj. (R) Kh. Muhammad Naeem	1987
57.	Mr. Maqbool Ahmad	1988
58.	Mr. Tariq Shafi Chak.	1986
59.	Mr. Raees Abbas Zaidi.	1988
60.	Mr. Tariq Feroze Khan.	1988

BS-18

61.	Capt. (R) Agha Nadeem.	1988
62.	Mr. Niamatullah.	1988
63.	Mr. M. Nasim Ghani.	1987
64.	Mr. M. Azhar.	1988
65.	Mr. Hasan Nawaz Tarar	1987
66.	Mr. Seerat Asghar.	1987
67.	Mr. M. Arshad Bhatti.	1984
68.	Mr. Muhammad Afzal.	1988
69.	Mr. Mahmood Akhtar.	1988
70.	Mr. Azmat Ali Ranja.	1988
71.	Mr. Khalid Hanif.	1985
72.	Mr. Tahir Shahbaz.	1985
73.	Syed Tahir Raza Naqvi.	1987
73(a)	Syed Iftikhar Hussain Babar.	1986
74.	Mr. Athar Hussain Khan.	1986
75.	Mr. Amir Tariq Zaman Khan.	1986
76.	Mr. Fazal Abbas Mekan.	1986
77.	Mr. Arshad Mirza.	1986
78.	Capt. (R) Rizwan Taqi.	1986
79.	Capt. (R) Tariq Masud.	1986
80.	Capt. (R) Jehanzeb Khan	1987
81.	Miss. Arifa Saboohi.	1987
82.	Dr. Kamran Afzal Cheema.	1987
83.	Mr. Furqan Bahadur Khan.	1987
84.	Mr. Manzar Hayat.	1987
85.	Mr. Iftikhar Hussain.	1986
86.	Mr. Muhammad Aslam Hayat.	1986

S. No.	Name of the Officer	Year of posting
87.	Mr. Javed Nisar Syed.	1986
88.	Mr. Muhammad Arif Khan.	1987
89.	Mr. A. Sattar Shaikh.	1987
90.	Dr. Muhammad Amjad Saqib.	1988
91.	Mr. Altaf Khan.	1988
92.	Mr. Asadullah Khan Sumbal.	1988
93.	Mr. Sajjad Ahmed.	1988
94.	Mr. Saqib Saleem.	1988
95.	Mr. Muhammad Ejaz.	1988
96.	Syed Mubashar Raza.	1986
97.	Capt.(R) Nasar Hayat.	1983
98.	Capt.(R) Shahid Ullah Beig.	1983
99.	Rana Nasim Ahmad.	1983
100.	Mrs. Shaheen Asaf.	1983
101.	Raja Hasan Abbas.	1983
102.	Mr. Salman Ahmad.	1983
103.	Mrs. Rashida Malik.	1983
104.	Mr. M. Imtiaz Tajwar.	1983
105.	Mr. Rizwan Bashir Khan.	1984
106.	Mr. Muhammad Saeed Zafar.	1984
107.	Mr. Farooq Ahmad Awan.	1984
108.	Mr. Khalid Manzoor Basra.	1984
109.	Mirza Sohail Aamir.	1984
110.	Mr. Liaqat Ali.	1990
111.	Mr. Shafiq Hussain Bukhari.	1990
112.	Capt. (Retd.) Zafar Saleem.	1980
113.	Mr. Anwar Ahmad Khan.	1990
114.	Mr. Zafar Iqbal Shaikh.	1990
115.	Mr. Shahid Khan.	1989
116.	Mr. Shaigan Shareef Malik.	1990
117.	Mr. Saeed Ahmad Khan.	1989
118.	Mr. Abid Saeed.	1990

LIST OF OFFICERS OF THE SECRETARIAT GROUP (BS-20 AND ABOVE) SERVING UNDER THE GOVERNMENT OF PUNJAB FOR THE LAST THREE YEARS OR MORE

S. No.	Name of the Officer	BS	Year of Posting	Remarks
1.	Dr. Muhammad Arif.	21	1987	
2.	Mr. Tanvir Ahmad.	21	1989	
3.	Mr. Aminullah Chaudhry.	20	1983	
4.	Mr. Farooq Nazir Haroon.	20	1984	
5.	Ch. Muhammad Ashraf.	20	1984	
6.	Mr. Nawid Ahsan.	20	1971	
7.	Mr. Abdul Rashid Khan.	20	1970	
8.	Mr. Yusuf Kamal.	20	1970	
9.	Mr. Tariq Sultan.	20	1967	
10.	Mr. Ali Kazim.	20	1979	He is presently on 730 days LFP with effect from 18-3-1994.
11.	Mr. Anwar Kabir Sheikh.	20	1986	
12.	Mr. Tariq Farooq.	20	1986	
13.	Mr. Mushtaq Ahmed Malik.	20	1986	
14.	Mr. Tariq Saeed Haroon.	20	1990	
15.	Mr. Imtiaz Masrur.	20	1990	
16.	Mr. Tasneem Noorani.	20	1990	
17.	Mr. Javed Sadiq Malik.	20	1991	

LIST OF OFFICERS OF THE FEDERAL GOVERNMENT IN BS-17 AND ABOVE WHO ARE POSTED UNDER THE GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE LAST THREE YEARS OR MORE

S. No.	Name of the Officer	Designation BS	Posting
1.	Mrs. Naghmana Javaid.	Lecturer in Physics. BS-17. F.G. Government Girls College for Women, Kharian.	Lecturer in Women College. Rawalpindi.
2.	Mrs. Farzana Jabeen.	Lecturer in Chemistry. BS-17 Government College for Wah Cantt.	Lecturer in Government Girls Inter College. Kot Radha Kishan, Lahore.
3.	Mr. Mohammad Yar Khichi.	Assistant Chief. Tourism Division. Islamabad.	Deputy Manager. Punjab Seed Corporation.
4.	Mr. Mohammad Ejaz.	Assistant Director Labour Welfare. Islamabad ICT Interior Division.	Labour Department Government of the Punjab. Lahore.
5.	Mr. Ali Arif.	Pakistan Railways. BS-19.	Government of Punjab.

141. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Defence be pleased to state the number of Jawans and officers of Armed Forces looking after the Armour Housing Colony and ASC Housing Colony, Nowshera?

Mr. Aftab Shahban Mirani: The Commandant and Deputy Commandant Armoured Corps Centre, Nowshera in addition to their main duties, also perform duties of Chairman and Vice Chairman respectively of the society. The Commandant ASC Centre is the honorary Chairman of the ASC Housing Society Nowshera. No other personnel is employed in above Cooperative Housing Societies at Noweshera.

142. *Syed Ehsan Shah: Will the Minsiter Inchage of the Establishement Division be pleased to state whether it is a fact that former Prime rMinsiter, Mian Nawaz Sahrif had approved the summary to enhance the quota upto 20% for induction appointment by transfer in O.M.G for the officers who have completed three years of service on deputation in the Federal Secretariat as Section Officer, is for the action, if any, taken in this regard?

Syed Iqbal Haid: Yes. The refvised Office Management Group (OMG) Rules, could not be issued due to an order order of the Supreme Court of Pakistan In Human right Case No.104 of 1992 regarding induction of deputationists Section Officers in OMG. Similar petitions agaisnt the proposed induction are also pending in the Federal Shariat Court and Wafaqi Mohtasib. The matter is, therefore, under consideration and would be decided in the light of the judgements of the Supreme Court of Pakistan. Federal Shariat Court and Wafaqi Mohtasib.

143. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Agha Refique Ahmad has been appointed as Director General Services in P.I.A.C. and paid Rs. 1,80,000 as back benefits, if so, its reasons;

(b) whether it si also a fact that Mr. Amir Hussain has been appointed agaisnt the newly created post of Legal Advisor, if so, whether normal procedure for making this appointment was observed;

(c) whether the promotions of Dr. S.M.Shah as Deputy Managing Director and Mr. Abbas Brohi as Director Admn. in P.I.A.C are

according to their seniority; and

(d) whether it is further a fact that Mr. Waqar Abid has been drawing salary from the P.I.A.C. and working in the Prime Minister's Secretariat from the first day of his appointment, if so, its reasons?

Mr. Aftab Shahban Mirani: (a) Yes. Agha rafique Ahmed Khan has been appointed as Director General Services. No payment amounting to Rs. 1, 800,000, has been m ade to him.

(b) Yes. agha Syed Amir Hassan Shah has beenb appointed As Director Legal Services, but not as Legal Advisor. Normal Procedure for making appointments was duly observed.

(c) Dr. S.M.M. Shah being the Senior most Director was promoted as Deputy Managing Director. Promotion of Mr. Ali Abbas Brohi as Director Admn has been made due to his past experience.

(d) Mr. Waqar Abid has been corrdinating public relations affairs pertaining to PIA in the Prime Minister's Secretariat.

144. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state;

(a) the activities fo FATA Development Corporation in fields of industry, mineral exploitation and education;

(b) whether funds earmarked for mineral exploitation in FATA DC are being regularly audited, if not, its reasons; and

(c) whether it is a fact that school building under FATA DC are vacant and being used for private residential purposes?

Mr. Abdul Qayyum Khan: (a) Activities in industrtial mineral sector:-

(i) the Corpopration had set up 11 Industrial Units out of which one unit was transferred to Ghee Corporation of Pakistan and anotehr five have siene been disinvested in accordiance with the policy fo the Government. Efforts are being mae to dis-invest the remaining 5 units also abut the Corporation has not so far been successful in this regard. No further activity in this sector has been planned by FATA Development Corporation in line with the Government

policy.

(ii) In the Mineral Sector, the Corporation has so far survyed 82% of the total FATA which is a major achievement. The remaining part ifs spolit8ically inaccessabale. Sor far 19 Minerals have been identified and four of therse have been developed. In addition the Corporation has so far sanctioned 35 Minign Licences to private s for the exploitation of various Minerals.

(iii) Education Sector is not in perview fo FATA DC.

(b) Audit of Funds.--The accountants of Minerals Directorate are being regularly audited.

(c) Education Sector.-FATA DC is not concerned.

145. *Seyd Muhammad Fazal Agha: Will the Minsiter Incharge of the Establishment Division hbe pleased to state whether it is a fact that the Government have ordered re-employement of those persons who had faield to join their respective bs, after issuance of their appointment orders by the Placement Bureau, if so, the names, place of domicile and the designation of such persons separately in each case?

Syed Iqbal Haider: The persons to whom appointment letters wer eissued during the perd 2-12-1988 to 6-8-1990 by Departments. Organizations but they were not allowed to join their respectige jobs, after issuance of their appointment orders by the Placement Bureau:

(i) Ministry of Defence (P.I.A).

Name	Domicile	designation
Mr. Shabbir Ahmed Abbasi	Sindh(R)	Office Attendant.
Mr. Sabir Hussain	Sindh(U)	Loader/Helper
Syed Iqbal Ahmed Shah	Sindh (R)	Loader
Liaqat Ali Baluch	Sindh(U)	Loader
Syed Javed-ul-Husnain Shah	Pujnjab	Technician

(ii) Ministry of Finance

(a) A.D.B.P.

Mr. Anwar Iqbal	NWFP	Senior Assistant.

(b) Federal Bank for Cooperative.- Mr. Muhammad Ashraf Sindh (R) Officer (G-II).

(iii) 23 Ministreis/Divisions have reproted nil information. Its details is at Annex. I

(iv) Information from 13 Ministries/Divisions is stil awaited. As soon as the information is received, it will be placed on the table of the house.

Annexure-I

LIST OF MINISTRIES DIVISIONS WHO HAVE REPORTED NIL INFORMATION

S.No.	Name of the Ministries Division
1.	Cabinet Division
2.	Establishment Division.
3.	Management Services Division
4.	Ministry of Culture, Sports & Tourism.
5.	Defence Production Division.
6.	Ministry of Education
7.	Economic Affairs & Statistics Division.
8.	Ministry of Foreign Affairs.
9.	Minsitry of Information and Boradcasting.
10.	Narcotics Control Division.
11.	Ministry of Law, Justice and Parliamentary Affairs.
12.	Minsitry of Labour, Manpower & Overseas Pakistanis.
13.	Ministry of local Government & Rural Development.
14.	Ministry of Social Welfare & Special Education.
15.	Planning and Development Division.
16.	Ministry of Population Welfare
17.	Minsitry of Railways.
18.	Ministry of Religious Affairs.
19.	Ministlry of Science & Technology.
20.	Kashmir Affairs and Northern Affairs Division.
21.	Ministry of Women Development and Youth affairs.
22.	Prime Minister's Secretariat.
23.	Minorities Affairs Division.

147. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister Incharge of the

Establishment Division be pleased to state:

(a) the names, grade, place of present posting and place of domicile of the employees belonging to Balochistan Province in all the occupational groups, with group-wise and grade-wise break-up.

(b) the names, grades palce of present posting and place of domicle of the employees belonging to provinces other than Balochsitan serving in Balochjistan belonging to all the occupational groups, with group-wise and grade-wise break up.?

Syed labal Haider: (a)The Group-wise statement of the following Occupational Groups is ananexed:-

(i) Information Group (Annexure I-)

(ii) Foriegn Service of Pakistan.(Annexure II).

(iii) Commerce & Trade Group.(Annexure III).

(iv) Postal Grouip. (Annexure iv).

(v) Accounts Group. (Annexure v).

(vi) Income Tax Grouip. (Annexure vi)

(vii) District Management Group.(Annexure vii).

(viii) Secretariat Gropup (Annexure viii)

(ix) Police Group. (Annexure ix) .

(x) Office Management Group. (Annexure x).

(xi) Planers & Economists Group. (Annexure xi).

(xii) Customs & Excise Group. (Annexure xii).

(xiii) Military Lands and Cantt. Group. (Annexure xiii).

(b) The list indicating the names, grade, place of present posting and place of domicile of the employees belonging to Provinces other than Balichsitan serving in Balochistan belonging to the Occupational Groups is placed at Annexure XIV.

(Annexures have been placed in the Senate Library).

148. *Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to refer to Starred Question No.82 of 5-5-1994 and state:

(a) the numbe rof Federal Government employees at varioius levels which under the policy of the government could be posted in

Balochistan Province; and

(b) number of Balochistan Government employees at various levels which under the policy of the Government could be posted in the offices of Federal Government its attached departments, Corporations and other organisations?

Syed Iqbal Haider: (a) As per schedule of Cadre strength amended in 1973, the following posts were included in the cadre of APUG agaisnt which the Federal Government employees can be posted in Balochistan province under the policy of the Government.

Superior posts bof Commissioner's level and abvoe	5
Chief Secretary	1
Member, Board of Revenue	1
Revenue Commissioner	1
Home Secretary	1
Commissioner, planning & Development.	1
Superior posts of senior scale level	37
Junior posts	3

The position is under Review because of the increase in the number of overall vacancies and the work load in the Province.

(b) The officers of the Balochsitan Provincial Government can be posted on deputation to the Federal Governemnt for wheih no specific share has been fixed.

149 *Mr. Khalil-ur-Rehman: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to refer to Senate Starred Question No. 75 replied on 22-2-1994 and state;

(a) the date on which Samdani Commission was constituted its, composition and the number of meetings held by the Commission so far; and

(b) the date on which the interim report was submitted indicating also the time by which the final report would be submitted by the Commission?

Syed Iqbal Haider: (a) The Samdani Commission was constituted on 15th Sepatember, 1993. It is a one-man Commission comprising Justice (Retd) K.M

A. Samdani and has held five sittings so far.

(b) The interim reprot was submitted to the Caretaker Government on 2nd October, 1993, and to the present Government on 28th November, 1993. A summary on the subject has since been submitted to the Prime Minsiter for orders.

150. *Sardar Muhammad Yaqoob Nasir: Will the Minsiter for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) province-wise and grade-wise number o employees working in the Division and in its Corporations;

(b) the number of persons recruited siene 1-9-1993 with grade-wise adn province-wise break-up; and

(c) the areas of deficiency identified by the Division in respect of quota and the measure, if any, adopted to makup the deficiency?

Mr. Khalid Ahmed Khan kharal: (a) Statements showing the number of employhees Province-wise and grade-wise are placed below:

Main Ministry.. Annedure-I

PBC.. Annexure-II.

PTV.. Annexure-III.

(b) The grade-wise rovince-wise statement of main Ministry is as Annexure-IV. No recruitment has been made in PBC siene 1-9-1993 due to the ban imposed by "government on fresh recruitment.

(c) There is no deficiency in the Regional Provincial quota in the main Ministry. the deficiency in the PBC in the varioius provinces is as under:

Merit..	27
Punjab..	134
Sindh(R)..	31
Sindh(U)..	20
NWFP..	31
Balochistan..	9
Azad Kashmir..	5
FATA/NA..	11
	268

Due to financial constrains and ban on recruitment the deficiency remained in Scale 4-6, relating to areas indicatred above. The Government has sicne lifted the ban on direct recruitment. The deficiency will be made up shen recruitment is finaled.

Recruitment in PTV is now being carried out in line with the policy already announced by the Government of Pakistan , which also identifies region/province-wise quota system.

Annexure-I

STATEMENT SHOWING THE GRADE-WISE AND PROVINCE-WISE NUMBER OF EMPLOYEES IN THE MAIN MINISTRY
AS ON 30-6-1994

B.P.S.

	22	21	20	19	18	17	16	15	12	11	10	7	5	4	3	2	1
(i) Punjab		1	4	17	49	55	11	40	35	56	1	14	24	17		7	93
(ii) Sindh	1		4	5	9	27		2	4	5		3	4	3		2	3
(iii) Baluchistan		1			2	8				1							
(iv) NWFP FATA			2	4	16	18		4	8	9		2	7	6			17
(v) A.K					4	1				5		1	1	6		3	8

Annexure-II

STATEMENT SHOWING THE GRADE-WISE AND PROVINCE-WISE NUMBER OF EMPLOYEES IN PAKISTAN BROADCASTING CORPORATION AS ON 30-6-1994

No. of PBC Pay Scale	Total No. of Employees	Punjab	Sindh (R)	Sindh (U)	N.W.F.P.	Balochistan	Azad Kashmir	NA FATA
Scale-1	1027	514	75	150	149	56	66	17
Scale-1-A	142	64	8	19	12	29	9	1
Scale-2	602	287	34	116	85	30	38	12
Scale-3	783	411	27	156	104	44	31	10
Scale-4	511	296	22	93	48	19	19	14
Scale-4-A	103	69	3	17	9	3	1	1
Scale-5	382	218	17	65	52	9	10	10 Foreign-1
Scale-6	515	261	38	96	71	23	12	14
Scale-7	167	85	10	32	28	5	3	4
Scale-8	85	53	2	16	10	2	1	1
Scale-9	23	16		4	2	1		
M-III	5	3	1			1		
M-II	1	1						
Total:	4346	2278	237	764	570	222	190	84 + 1

Annexure-III

GROUP-WISE DOMICILE-WISE STAFF STRENGTH OF PTVC

Group Grade	Punjab	Sindh(U)	Sindh(R)	N.W.F.P.	Baluchistan	A.J.K	FATA FANA	Total
M-I	1							1
M-II	1	1						2
M-III	6	2						8
Group-9	21	12	1	1				45
Group-8	61	14	4	-	3		1	90
Group-7	86	38	5	14	5			148
Group-6	229	69	15	40	12	4	1	370
Group-5	435	125	34	123	19	9	4	758
Group-4	642	148	39	168	64	10	8	1079
Group-3	313	84	19	78	56	4		554
Group-2	478	127	58	187	116	34	6	1006
Group-1-A	85	25	16	35	23	2	4	190
Group-1	422	65	58	186	100	72	12	915
Total:	2780	210	249	839	418	135	36	5167

Annexure-IV

GRADE-WISE PROVINCE-WISE BREAK-UP OF PERSONS RECRUITED IN THE MAIN MINISTRY SINCE 1-9-1993

	B.P.S. 22	21	20	19	18	17	16	15	12	11	10	7	5	4	3	2	1
(i) Punjab		2	3	1	1												
(ii) Sindh						1											

(These recruitments have been made on contractural basis)

Annexure-V

GRADE-WISE PROVINCE-WISE BREAK-UP OF PERSONS RECRUITED IN PTV SINCE 1-9-1993

PTV Pay Group	Equivalent to B.P.S.	Punjab	N.W.F.P.	Sindh(U)	Sindh(R)	Total
Group-4	16	1				1
Group-3	12				1	1
Group-2	8	2	1			3
Group-1	4	3	5	1		9
	Total:	6	6	1	1	14

151 *Sardar Muhammad Yaqoob Nasir: Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) the province-wise and grade-wise number of employees working in the Division and each Corporation. Authority, Board or Autonomous Body under the Division;

(b) the number of persons recruited since 1-9-1993 with grade-wsie and province-wisebreak-up; and

(c) the areas of deficiency identified by the Department in respect of quota and the steps, if any, taken to make-up the deficiencies?

Syed Iqbal Haider: (a) Province-wise and grade0wise position of employees working in the Pakistan railways, is attached as Annexure-I.

(b) 592 employees were recruited in the Pakistan Railways since 1-9-1993. Province-wise and grade-wise detail atached as Annexure-II.

(c) The deficiency if any is made good whenever recruitment is resorted to as quota is reserved for the different areas.

Annexure I.

(A) (i) Number of Railway employees Province-wise.

NWFP	:	7091
Punjab	:	81,621
Sindh	:	29,257
Baluchistan	:	5878
FATA	:	160
Azad Kashmir	:	965
Total:		1,24,872

(A) (ii) Number of Railway employees Grade-wise in Pakistan Railways.

Grade	No. of Employees
1.	30099
2.	1685
3.	10163
4.	10295
5.	16294
6.	7798

7.	16639
8.	1921
9.	2805
10.	290
11.	5558
12.	3889
13.	40
14.	1331
15.	209
16.	1155
17.	563
18.	330
19.	113
20.	43
21.	09
22.	01
Total:	1,24,872

(B) (i) The number of persons recruited grade-wise since 01--9-1993.

Grade	No. of persons recruited.
1.	7
2.	4
3.	191
4.	27
5.	88
6.	205
7.	–
8.	54
9.	11
10.	–
11.	–
12.	1
13.	–
14.	2

15.	–
16.	–
17.	–
18.	–
19.	–
20.	1
21.	–

152. *Sardar Muhammad Yaqub Nasir: Will the Minsiter for Information and Broadcasting be pleased to stae the value of the Government advertisements given to the following newspapers from Janaury, 1993 to 30th May, 1994:-

(i) Daily Pakistan.

(ii) Daily Jang.

(iii) Daily Mashriq.

(iv) Daily Nawa-e-Qaqt,

(v) Daily Khabrain,

(vi) The Pakistan Times,

(vii) The Frontier Post, and

(viii) Daily Markaz?

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: The names fo newspapers and the approximate value of Governemtn advertisements released to each during the period January, 1993 to May, 1994 is given below:-

Name		Amount
(i)	Daily Pakistan	Rs. 1,01,81,600
(ii)	Daily Jang	Rs. 4,35,94,500
(iii)	Daily Mashriq	Rs. 1,13,10,600
(iv)	Daily Nawa-e-Waqt	Rs. 1,77,64,400
(v)	Daily Khabrain	Rs. 0,40,86,600
(vi)	The Pakistan Times	Rs. 1,20,89,200
(vii)	The Frontier Post	Rs. 0,82,05,200
(viii)	Daily Markaz	Rs. 0,11,76,900

153. *Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) the total number of advertisements released to the Daily Jang,

Khabrain, Nawa-e-Waqt, Intikhab, Zamana, Dawn, Pakistan and the News siene December, 1992; and

(b) whether any change has been brought in the advertisement policy?

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: The information is being collected.

154. *Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Railways be pleased:

(a) the details fo new lines and tracks laid by the Pakistan Railways during the last five years with year-wise and expenditure-wise break-up; and

(b) the steps taken by the Government for expansion of railway tracks in the country?

Syed Iqbal Haider: (a) No new railway lines have been laid i.e. constructed by Pakistan Railways during the last five years.

(b) Eight Five-Year Plan approved by the Government provides doubling of track from Lodhran to Peshawar which will be executed in phases at an estimated cost of Rs. 10 billion.

155. *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minsiter for Railways be pleased to state:

(a) the income and expenditure of the Pakistan Railways during the last 5 years with year-wise break-up;

(b) the grants made by the Federal Government to the Pakistan Railways during the said period with year-wise break- up: and

(c) the loans raised by the Pakistan Railways during the last yewars with year-wise break-up?

Syed Iqbal Haider: (a) Year-wise Revenue Receipts and Expenditure of Pakistan Railways during the last 5 years is as under:-

Year	Revenue Receipts	Expenditure
1989-90	5,653.6	7,816.7
1990-91	6,694.3	8,528.6
1991-92	8,231.3	9,697.3
1992-93	8,675.4	10,075.9
1993-94	8,021.1	9,547.7

(b) Year-wise net grants obtained by Pakistan Railwasy from Federal Government on Revenue Budget are detailed below:-

Year	(Rs.Million)
1989-90	1400.3
1990-91	1029.1
1991-92	1046.2
1992-93	280.8
1993-94	911.6

The cas grant has always been less than required and hence the deficit has been met by an overdraft from Stae Bank of Pakistan.

(c) Following loans were contracted with Foreign Countries during the last 5 years:-

(Rs. Million)

Year		Name of Project	Loan giving Agensies	Amount
1989-90		------	------	------
1990-91	(i)	Transport Sector	World Bank	3231.0
	(ii)	Track Rehabiliation	Kuwait Fund	629.09
1991-92	(i)	Track Rehabilitation	OPEC	246.0
	(ii)	Track Circuiting for 94 Stations	OPEF	1011.0
1992-93	(i)	Rehabilitation of	OECF	1887.0
	(ii)	Manufacture of 18 Locomotive	OCEF	1905

156. *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minsiter for Railways be plesed to state:

(a) the detaisl fo sections of the Pakistan Railways given in the private sector in the years 1992-93 and 1993-94;

(b) the income received from these sectors durisng the said period;

(c) the income received by the Pakis:tan Railways from the those sectors in the year preceding the privatiszation; and

(d) the expenditure incurred by the Pakis:tan Railways in those sectors in 1992-93 and 1993-94?

Syed Iqbal Haider: (a) The following contracts for selling checking of tickets and booking of parcel luggage traffic were awarded:-

Section	Period		Amount of contract
(i)	Lahore-Faisalabad	*w.e.f.* 1-8-92 for 2 years	Rs. 90.325 million per annumn.

(ii)	Lahore-Narowal Chak Amru	*w.e.f.* 1-2-93 for 2 years	Rs. 22.00 million for first year plus 5% increase for the second year.

(b) Income received from those sectors.

(i) Lahore-Faisalabad — Rs. 65.098 million from 1-8-92 to 17-9-93.

The Section was taken over by the Railways with effect from 18-9-1993 for unsatisfactory performance.

(ii) Lahore-Narowal-Chak Amru = Rs. 22.00 million from 1-2-93 to 31-1-94.
= Rs. 2.310 million per month from 1-2-94 to 30-6-94.

(c) The earning of Lahore-Faisalabad section before privatization was rs. 53.981 million (for the calendear var 1991). This included passenger and other coaching earning. The earning of Lahore-Narowal-Chak Amru section during 1991-92 was Rs. 19. 20 million.

(d) Pakistan Railways do not maintain the accounts of expenditure section-wise. Therefore, the same is not available.

157. *Syed Muhammd Jawad Hadi: Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state the total amount released to the FATA Development Corporation for its developmental purposes during the last five years, indicating also the details of the amounts spent on developmental and non-developmenal purposes separately in each case with year-wise break- up?

Mr. Abdul Qayyum Khan: During last five years, an amount of Rs. 776.099 million was released to FATA DC for Development activities in FATA. Year-wise details is as follows:-

Year	Total
1989-90	124.581
1990-91	151.279
1991-92	276.721
1992-93	82.341
1993-94	140.631
Total:	776.099

Before 1993-94, break-up of development funds into development and and non-development was not made. It was charged to each scheme. ;However for

the year 1993-94, out of total allocation of Rs.140.361 million, rs. 55.051 million were separately allocated for non-development purposes.

158. *Syed Muhammad Jawad Hadir: Will the Minsiter for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) whether it is a fact that there is shortage of teacehrs in Primary Schools, Kurram Agency, if so, its reasons; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to post required number of teachers in the said schols, if so, when?

Mr. Abdul Qayyum Khan: The requisite information is being collected from the Provincial Government, on receipt of the same a detailed reply will be placed before the House.

159. *Syed Muhammad Jawad Hadi: Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) the number of male lady doctors and para-medical staff working in the Headquarters Hospital KALAYA, Orkazai Agency; and

(b) the steps taken by the government to post sufficient staff and availablity of necmedicines in the said Hospital?

Mr. Abdul Qayyum Khan: The requisite information is being collected from the Provincial Government, on receipt of the same a detailed reply will be placed before the House.

160. *Syed Qasim Shah: Will the Minsiter for Defence be pleased to state whether there is any proposal under consideratioin of the Government to built an airport in District Mansehra, if so, when?

Mr. Aftab Shahban Mirani: The Cabient during the briefings discussion on the 8th Five-Year Plan decided that PC-I proforma of airports at D.G. Khan. Sehwan, Mansehra, Sialkot and Razmak should be prepared urgently for the approval of the competent authority. As per cabient decision, PC-I of the schemes including Mansehra will be presented in the next CAA's board meeting for approval. Further action will be taken accordingly, and after consideration of availability of funds.

161. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Defence be pleased to

state the time by which the Federal Government Girls Middle School, Nowshera Cantt, will be up-graded?

Mr. Aftab Shahban Mirani: There is no proposal under consideration for the up-gradation of Federal Girls, Middle School Nowshera Cantt.

162. * Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:

(a) the number of car theft cases reported in the Federal Area since Janaury, 1994, indicating also the number of cars recovered;and,

(b) the steps taken by the Government to curb these incidents in future and to recover the stolen cars?

Maj.Gen. (Retd) Nasirullah Khan Babar: (a) 70 and 15.

(b) (i) Nakabandis are arranged at various points in Islamabad to prevent car lifting.

(ii) Private personal cars are parked by Police in different areas of Islamabad at different times under Police monitoring.

(iii) Permanent and shifting check posts are used for surprise and random checking of stolen cars.

(iv) Instantly on receipt of information about the theft of a car in Islamabadinformation is immediately passed on to the neighbouring provinces of the Punjab and NWFP for immeidate hold-ups checking.

(v) Random checkings are also arranged in other big cities with the help of the local police to trace out the stolen cars.

(vi) Investigation teams keep visiting the Punjab, NWFP and other provicnes for arrest of suspects accused in such car cases.

(vii) All the car lifters gangs on Police record are kept under watch and are made to join investigation in car theft cases.

(viii) Computerized data is prepared and used for investigation of such cases.

Maj. Gen. (Retd) Nasirullah Khan Babar: Judicial inquiry is in progress.

163. *Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state whether is any inquiry was held on the

shooting and killing of a resident of Islamabad on the 29 May, 1993 as a result of Police firing?

Maj.Gen.(Retd) Saeed Qadir: Judicial inquiry is in progress.

164. *Lt.Gen.(Retd) Saeed Qadir: Will the Minister for Railways be pleased to state whether the candidates selected by the FPSC in October, 1993, for appointment as Assistant Controllers have since been absorbed in service, if not, its reasons?

Syed Iqbal Haider: The subject matter is in interim situation. Final position is likely to merge in a few days. the information will be furnished on next rota day.

164-A. *Mr. Khalil-ur-Rehman: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the names, educational qualifications and other experience, date of appointment, ay and other firinge benefits and place of domicile of the persons appointed during the regime of pre;sent government, as Liaison Officer Consultants in B-20 in various Ministries Divisions indicating also the criteria for their selection, their job description and the law under which their appointment was made; and

(b) whether it is a fact taht these Liaison Officers Consultants use the nolmenclature of 'Advisors', if so, the authority under which bthey have been using this rank nomenclature?

Syed Iqbal Haider: (a) As per the information available in the Establishment Division as on 20-7-1994, the names, educational qualifications etc. in respect of the Consultants in BS-20, appointed on contract basis is at Annex-I. the jobs to the Consultants are assigned by the Ministries Divisions concerned.

The appointments on contract are made in accordance with the instructions as contaiend in the Establishment Divisison's O.M.No.10/55/82-R.2, dated 7-10-1990 (Annex-II).

Annexure-I

LIST OF CONSULTANTS IN BS 20 APPOINTED ON CONTRACT BASIS BY THE ESTABLISHMENT DIVISION DURING THE PRESENT REGIME

S. No.	Name Designation BPS	Qualification Experience	Date of appointment	Other Fringe Benefits status
1	Syed Kamran Haider Rizvi, Consultant on Human Rights Ministry of Interior BS-20	(i) M.A (History) (ii) M.A (Political Science)	23.12.1993	As admissible to a Govt. servant in the equivalent Grade
2	Mr. Khurshid Junejo Consultant, Prime Minister's Secretariat, BS-20	(i) M.A (International Relations) (ii) Agriculturist (iii) Social Worker	26.1.1994	do
3	Syed Asif Hashmi, Consultant, Ministry of Railways BS-20	(i) B.A (ii) Hotel Management Cources. (iii) Special Assistant to the Chief Minister of Punjab. (iv) OSD to Governor Punjab. (v) Advisor to Governor Punjab.	3.2.1994	do
4.	Dr. Abdul Sattar Rajpur, Consultant, Ministry of Health BS-20.	(i) MBBS (ii) OSD to the Prime Minister 1988-90. (iii) Director, Cotton Textile Mills for three years	7.5.1994	do

Annexure -II

GOVERNMENT OF PAKISTAN

CABINET SECRETARIAT

(Establishment Division)

No.10/55/82-R.2 Islamabad, the 7th October, 1990.

OFFICE MEMORANDUM

Subject: - Appointment on Contract

The undersigned is directed to refer to the standardised form of contract (copy enclosed) circulated vide Establishment Division's O.M. of even number dated 15th January, 1985 and to say that numerous cases have come to the notice of Establishment Division where persons appointed on conract, including thsoe re-employed after superannuation or retirement, have merely signed a charge assumption report (as is done in case of ordinary posting and transfer) without executing a formal contract. Even the notifications issued do not mention the fact that a person has been appointed on contract nor the duration and other terms of the contract.

2. It is therefore, requested that while making contract employment re-employment, officers so appointed should invariably be asked to execute the standardised form of contract. The officers who are already serving on contract without having formally executed a contract may now be asked to sign a contract which should be pth effect from the date they assumed charge of their current employment on contract re-employment.

3. Ministries Divisions are requested to please follow the above instructions and also bring these instructions to the notice of all the departments organisations under their administrative control for strict compliance.

Sd-

M.Aslam Khan,

Deputy Secretary

to the Government of Pakistan.

All Minsitries Division

GOVERNMENT OF PAKISTAN

CABINET SECRETARIAT

(Establishment Division)

No.10/55/82-R.2. Rawalpindi, the 15th January,1985.

OFFICE MEMORANDUM

SUBJECT:-Appointment on Contract Basis

The undersigned is directed to state that siene a number of persons are

now being engaged on contract it was decided to institutionalize the method byt drawing up a standard letter of contract containing the terms and conditions of contract appointment. Accordingly a standardised form of contract has been prepared (copy enclosed) in consultation with Ministry of Finance and Law Division. All the Minsitry Divisions are requested to use the standard form in all contract cases, in future.

sd-

HUKAM DAD KIANI

Deputy Secretary,

Ph:63275

All Ministries Divisions.

No.__________ Dated______________

From:

To:

SUBJECT: Employment on Contract.

Sir,

I am directed to say that you have been selected for appointment on contract as__________________under the Federal Government on the following terms and conditions:-

1. Post ______________________________

2. Pay Minimum of the relevant scale of pay. Increment will be admissible under normai rules.

3. Period of Contract __________(not exceeding 2 years) from the date of assumption of charge or the acceptance fo these terms and conditions, whichever is earlier. the period of contract may be extended with the approval of the Federal Public Service Commission, if the extension will cuase the period to exceed 2 years. The recommendation of the F.P.S.C. will be final.

4.	Pension	The services rendered under the present contract shall not qualify for a pension or gratuity. Pension in respect of previous service, if being drawn, shall contineu to be drawn in addition to pay.
5.	Allowance	As admissible to correspondubg civil servants
6.	Leave	(i) You will be governed by the leave rules contained in the Revised Leave Rules, 1980. Howeverd, provisions contained in rules 5(c), 8,11, 14,16,17, 18, 19, 27, 33, 34, 35, 36 and 39 shall not apply. (ii) Only one half of the unavailed leave at your credit shall be carried forward in case the contract is extended withoiut any interruption.
7.	Medical facilities	As admdissible to officers of the Federal Government under rules.
8.	Conduct	Your conduct while employed on contract shall be regulated by rules made or deemed to be rules made and instructions issued by the Government or a prescribed authority as for civil servants under Section 15 of the Civil Servants Act, 1973.
9.	Travelling Allowance	Travelling allowance on journeys will be admissible civiol sevants of the corresponding pay scale under the rules.
10.	Appeal	Civil Servants (Appeal0 Rules, 1977 will apply
11.	General Provident Fund.	You shall not be required to cintibute to General Provident Fund.
12.	Whole time employment posting and	Your whole time would be at the disposal of the Government unless it si distinctlyprovided otherwise. You may be employed in any

transfer manner required by appropriate authority without claim for additional remuneration. You shall devote your wole time to your duties and at all times obey the rules prescribed for the time beint for the r4egulation of the service or cadre to which the post in which you have been employed belongs. You shall be liable to serve anywhere within or outside Pakistan, in any post under the Federal Government or a Provincial Government or local authority or a corporation or a body set up or established by such Government.

13.	Seniority	You will not have any seniority and will not be placed on the regular gradation list of the cadre in which the post for the time being held by you is included.
14.	Termination Extension of contract.	The appointment on contract shall be liable to termination on three months' notice or payment of three months' pay in lieu thereof on either side withoiut assigning any reason.
15.	Improvement in serviceand terms.	Notwithstanding anything contaiend above, unless decided otherewise by the authority competent to make appointment to the post to which you have been appointed, you shall be entitled to receive in whole or in part, as may be authorised by the aforesadi authority, the benefits of any improvement that may be sanctioned by the Federal Government subsequent to yoiur appointment in the terms and conditions of appointment of the civil servants belonging to the service or

		cadre in which trhe post to which you have been appointed belongs, and the decision of the aforesadi competent authority in respect of such improvement in your terms and conditions of service shall to modify to that extent the provisions of this letter.
16.	Other matters	In respect of other matters not specified in this letter, you will be governed by the rules/regulations as applicable to Federal Civil Servants.

2. If you accept the above terms and conditions of appointment, please send your acceptance by registered post to the *Establishment Division/Ministrty of Defence/Ministry of ______________ Division/______________ Department so as to reach the Establishment Division/Minsitry of Defence/Ministlry of ______________ Division/______________ Department within one month of the date of this letter.

3. This offer of appointment will be treated as canclloed if you do not convey acceptance theirof within the time specified in para 2 above.

Your obedient servant,

*Strike out which is inapplicable.

(Updated on 10-08-1991, by incorporating the amendments made vide Office Memoranda No. 10/55/82-R.2, DATED 17-9-1995, nO.10/55/82-R.2, dated 25-9-1986, No. 10/55/82-R 2, dated 06-10-1986, and No. 10/55/82-R.2, dated 02-09-1990.)

ABDUL QAYYUM KHAN
Secretary General.

ISLAMABAD:
The 25th July, 1994.

"UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

19. Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minskter for railways be pleased to state deate-wise and time-wise late departures and late arrivials of passenger trains from and to "Quetta Railway Station during the period from first July, 1993 to 31st May, 1994 with reasons, if any?

Syed Iqbal Haider: The position of arrival and departure of various trains to and from Quetta is attached date-wise as well as with a monthly summary from July, 1993 to May, 1994 has been placed in the Senate Library.

20. Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Will the Minsiter for Interior and Narcotics Control be pleased to state the total costs incurred from 19lth June 1992 upto 31-5-1994 on the army operation clean-up in Sind towards:

(a) payment of salaries allowances of alw enforcement agencies in this operation;

(b) whether the salaries/expenses have been borne by center or Province of both. How much burden has been shared by Sind Government upto date;

(c) how much overdraft Sindh Government has takmen from Center State Bank to meet these expenses; and

(d) what is the amount of principal and interst due agaisnt Sindh government as regas the overdraft of State Bank/Central Government upto date?

Reply not received.

21. Jam Kararuddin: Will the Minister for Defence be pleased to refer to Senate Starred Question No.201 replied on 24th may, 1994 and state the detaisl fo the written agreeement of 1928 between MES and Quetta Municipal Committee including also the details fo outstanding dues payable by Quetta Municipal Committee to MES?

Mr. Aftab Shahban Mirani: A copy of written agreement of 1928 between MES and Quetta Municipal Co9mmittee containing the requisie detail is attached hereto. As regards detaisl fo outstanding due payable by quetta Municipal Committee to MES, these are as under:-

(a)	Water charges 1928 to 1932	Rs. 118625.00
(b)	Water Charges 1933 to 1994	Rs.2828750.00

(c)	Main charges @ Rs.22000.00 year	Rs.1452000.00
(d)	1/3 share on repair of dam and head work (Rs.1.7 million) spent in 1983.	Rs.566000.00
(e)	Departmental charges @ Rs.24.05 % (C+D) above.	Rs.494410.00
	Total:	Rs.5459785.00

WATER SUPPLY SCHEME AND AGREEMENT OF QUETTA MUNICIPALITY

Any agreement made this 24th day of December 1928 between the Secretary of State for India in Council (hereinafter referred to as the Secretary of State which expression shall include his successors in office and assigns where the context so admits) of the one part and the Municipal Committee of Quetta (hereinafter referred to as the Municipality) which expression shall include its successors and assigns where the context so admits of the other part.

Whereas the existing water supply of Quetta was originally derived from the flow oer a small dam at the head of Urak Valley which flow was led through a masonry channel into a filter chamber of the Quetta City adn Cantonment drinking water supply and whereas after passing into the aforesadi filter chamber the water was led off by oen or by a combination of any two or all of the following three methods to wit by means of a 12" main adn latter a 10" main into a junction chamber whence it was led off in two seven inch mains to Quetta City and Cantonment or by means of a 10" main and latter on 8" main to a clear water reservior whence it flowed through an 8" main to the aforesadi junction chamber whence it was led off in the afordsaid two seven inch mains to Quetta City and Cantonment or by means of two seven inch by passes from the aforesadi filter chamber direct to the aforesadi 7" mains by which it was convley to Quetta City and Cantonment. All the works in connection with the sadi water supply belonging to the Secretary of Stae who maintaiend the same and suppl;ied teh water to the Municiy at two annas per thousand gallons.

And whereas it was recently found expedient to increase the existing water supply and it was agreed between the parties here to that a 12" Hume Concrete pipe should be laid connecting the said Headworks at Urak with the

Cantonment reserviors and Clear water reservior at Urak should be relined and new wells sunk at Chashma Tangi excepting the sadi reliend reservior at Urtak are hereinafter referred to as the joint Works) and whereas the joint works were carried out by the Secretary of Stae as a Military work under he direction of Chief Engineer . Western Command and it was agreed between the hereto that the cost of the joint works should be borne by the Municipality and the Military Authorities in the following proportions viz.

The Municipality 1/3rd

and the Military Authorities 2/3rd

2nd that the Municipality should, in addtion pay to the Secretary of State in respect of Departmental Charges for establishment, tools and plant and audit, 5% on the cost of pipes and 24 1/2% on the cost of other works.

And whereas all the works in the combined installation (other than the joint works) belong solely to the Secretaryh of State and are hereinafer called the non-joint works and are classified into two groups to wit firstly those works which are essential to the efficient operation fo the installataion (hereinafter called the essential Non-essential non-joint Works).

Now, those present witness and it is hereby mutually agreed between the parties hereto as follows:-

1. The Joint Works (which shall not, however, be deemed to include the sadi relined reservior at Urak) shall belong to the parties hereto in the proportion of 1/3rd to the Municipalaity and 2/3rd to the Secretary of State.

The Non-joint works shall belong solely to the Secretary of Stae buyt if any renewal alteration, addition or improvement is carreid out to any Essential Non-joint Works or any part thereof, involving the reconstruction of the wholeof such works or the aforesadi part thereof, towards the cost of which the Municipality pays at contribution as detaield in article 2 below, then such renewed, altered, added to or improved Essential Non-Joint work shall thereby become a Joint work and shall belong to the parties hereto in the said proportion of 1/3rd to the Municipality and 2/3rd to the Secretary of State.

Article 2.-- The cos tof renewals, alterations, additions and improvement to the joint works and Essential Non-Joint Works, of any part thereof shall be borne by the partieshereto in the proportion of 1/3rd by the Municipality and 2/3rd

by the Secretary of State. The Municipality will on account of Departmental Charges 24 1/2% of such other rate for the time being inforce on their share of the above costs, but no expenditure on such renewals, alterations, additions and improvements shall be under taken withoiut the prior consent in writing of the parties hereto, provided that any urgent renewals necessary to maintain an efficient water supply as to which the decision of the Chief Engineer, Western Command shall be final may be put in hand forth with by the Secretary of State, in which case the work shall bn the basic aforesadi, subject to the provise that for renewals. of Essential Non-Joint Works costing less than Rs.3,000 the Municipality will not be called upon to pay share.

The cost of renewals alterations, additions and improvements to the Non-Essential Non-Joint Works shall be borne solely by the Secretary of Stae and the Municipality shall have no say or interest in such renewals, alterations, additions or improvements as the Secretary of State may choose to make therein.

Article 3.- The whole of the works both Joint and Non-Joint shall be solely controlled, maained and operated by the Secretary of Stae at his own expense. the Municipality however, shall have free access to the whole of the Joint Works and the Essential Non-Joint Works through their duly appointed representative for purpose of inspection.

Article 4.- The Municipality shall be entitled to receive the following supply of water per diem from either or both the Urak and Chashma Tangi Systems as may be arranged by Secretary of State:-

In peace Time	6.5 Lakhs of gallons.
On Mobilization	6 Lakhs of gallons.

Provided always that if this amount exceeds 1/3rd of the total availabale supply from the Joint Works the allotments shall be decided under the provisional Clause 8 hereof.

Article 5.- The Municipality shall pay to the Secretary of Stae in respect of both water supply systems and in supersession of the existing arrangements, the following charges for maintenance and working expenses without prejudice to article 2 hereof:

(a) For years in which the boked total expenditure on the maiantenance and working expenses of Joint and Essential

Non-Joint Works is Rs.53,000 or less for the year, a fixed lump sum annual payment of Rs. 22,000 which represents, the Municipality's share of these charges based on the amount of water supplied to that body.

(b) For years in which the boolked total expenditure on the maintenance and working expenses rises above the figure of Rs. 53,000 for the year, the Municipality shall pay annually in addition to the fixed lumpsum referred to above share the additional maintenance charges while shall be 65/220th of the difference between the acutal expenditure and Rs. 53,000.

Article 6.- The sadi lumpsum payable annually by the Municipality under article 5 hereby shall be reduced proportionately (by means of a payment of rebate) if the averagxeupply in any year falls short of the supply mentioned in article 4 hereby provided that the shortage of supply is not due to natrual causes in the warer sources etc. Or to a reduction in the amount of water handed to the joint works at the sources of supply (as to which the decision of the Chief Engineer, Western Command, shall be final) in which case the fixed charges shall be paid in full.

Article 7.- Should any difference or dispute arise between the parties decision of which is not hereinbefore provided for the same shall be referred to a water Board consisting:-

(a) The Revenue Commissioner in Balochistan (who shall be Chairman with casting vote).

(b) the Chief Engineer, Western Command, and Secretary to the Hon'able the Agent to the Governor General in Balochistan in the Public Works Department.

(c) An officer to be nominaed by the General Officer Commanding, Baluchistan District.

(d) A representative to be nominated by the Quetta Municipality.

There shall form a quorum and the Boad may make rules to regulate their proceedings.

Article 8.- Withoiut prejudice to the generality of article 7 hereof the Board referred to inrticle hereof shall have power to deal with:-

(a) Question of distribution of water when these involve conflicting claims between the parties hereto.

(b) joint fire precautions.

(c) Alocation of maintenance charges according to the proportion laid down in article 5 hereof.

(d) Any other question as may be referred to it from time to time.

An appeal against the finding of the Board shall lie to the Hon'able the agent to the Governor General in Baluchistan (if lodged within 60 days thereof) whose decision shall be final and binding on the parties hereto. In witness whereof Secretary to the Government of India in the Army Department by the order and direction of the Governor general in Council acting in the permises for and on behalf of the Secretary of State for India in Council has set his hand this day and year first befroe written and the said Municipal Committee Quetta have caused their common seal to be affixed pursuant to a resolution of ton the 2nd day of September of the year one thousand nine hundred and twenty-six.

Signed by Secretary

to the Government of India in the Army Department by the order and direction of the Governor General in India in Council acting in the premises for and on behalf of the Secretary of Stae for India in Council in the presence of

Chairman

Member

Signed by

The Political Agent.

22. Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Will the Miniser for Interior and Narcotics Control be pleased to state whether any efforts have been made to obtain a non-opium based treatment for drug-addicts by use of clonidine, manufactural in Xian city, China?

Maj. Gen. (Retd.) Nasirullah Khan Babar: Clonidine is an anti-hypertensive agent and is also being used for Symptomatic treatment of opiate withdrawal sysmptons. However, the drug is being manufactured in Pakistan by a pharmaceutical firm under the name of "CATAPRESS" tablet injection and is being used for treatmeaddicts. This drug is not being imported from China.

جناب چیئرمین ۔ جی جناب ایک منٹ باری باری جی جناب بلور صاحب آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے جی ۔

جناب الیاس احمد بلور ۔جناب والا ہمارے questionمہینے کے بعد آتے ہیں تو وہ اگرنہیں entertain ہوتے into the time وہLapse ہو جاتے ہیں ۔ sir یہ تو نہیں ہونا چاہیے ۔ ان کو آنا چاہیے ۔

جناب چیئرمین ۔ یہ بات ٹھیک ہے جی ۔ یہ رولز بدل دیں تو کردیں گے یہ تو آپ پر ہے ناں ؛ الیاس صاحب اس میں ایک مصلحت ہے ۔اگر آپ کے آج کے سوال کل آجائیں تو کل کے رہ جائیں گے رہ تو جائیں گے ناں۔ تواس کا طریقہ یہ ہےکہ میرا خیال ہے کہ ضمنی سوال تھوڑے پوچھے جائیں اور پھر منسٹر صاحب کو بھی پھرمیں کہوں گا کہ آپ بھی short کریں ۔ دونوں طرف سے بہت زیادہ پوچھتے ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب رفیق صاحب

شیخ رفیق احمد ۔ اگرمیرے فاضل دوست سوالو ں کے وقفے کے دوران پوائنٹ آف آرڈر اور اس قسم کے اعتراضات نہ کریں تو .We can fully avail the question hour۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب ڈاکٹر شیرافگن صاحب ۔

ڈاکڑ شیر افگن خان نیازی۔جناب والا معزز رکن نے میرے نام کہا کہ میں لمبے چوڑے سوال جواب کرتا ہوں تو میری گزارش یہ ہےکہ اگر یہ معقول طریقے سے pertinent questions کے بارے میں سپلیمنٹری کریں ، off the way نہ کریں multipal نہ کریں according to the Rules of Procedure ہم ان کے ساتھ انشاء اللہ co-operate کریں گے ۔ صحیح جواب لائیں گے اور سارے کے سارے جو دئیے ہوئے تھے وہ مکمل ہو سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔جی جناب حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد۔یہ پریس والوں نے ڈاکڑ شیرافگن کے خلاف واک آؤٹ کیاہے.جی۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب پوائنٹ آف آرڈر فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ سر گزارش یہ کہ آج کے question book میں کچھ سوالات ایسے ہیں جن کے ایک حصہ کا جواب آیا ہے ایک کا نہیں آیا ہے۔ اور کچھ سوالات ایسے ہیں جن کے بالکل ہی جواب نہیں ہیں تو ان کے لئے آپ کی کیا رولنگ ہے ؟

جناب چیئرمین۔ آپ اس طرح کریں اگر آپ دفتر میں مجھے مل لیں تو اس کو نوٹ کریں then we can ask the Ministers کہ آئندہ خیال رکھیں اس طرح نہ کیا جائے۔

سید محمد فضل آغا۔ سر یہ lapse تو نہیں ہوں گے؟یہ تو next time آنے چاہئیں۔

جناب چیئرمین - نہیں یہ آج کے جو سارے سوال ہیں they will be taken as read۔

سید محمد فضل آغا۔نہیں نہیں جن کے جواب نہیں آئے ہیں سر۔

جناب چیئرمین۔وہ مسئلہ کون سا ہے؟

سید محمد فضل آغا۔ question No.137 حافظ صاحب کا ہے جی۔ بہت سارے ایسے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ہاں جو not received ہیں وہ deferred سمجھے جائیں گے۔

سید محمد فضل آغا - اور یہ The information is being collected and will be placed on the table. اس کا کیا مطلب ہے جی؟

جناب چیئرمین۔نہیں وہ تو table کا میں نے آج ہی سیکرٹری صاحب کو کہا ہے۔ کہ اس کی ایک کاپی جو سوال پوچھنے والا ہے اور ایک کاپی چیئرمین کے لئے مہربانی کر کے پوری کی جائے۔

سید محمد فضل آغا۔وہ تو آپ کا فرمانا درست ہے۔ لیکن کچھ ایسے ہیں کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ information ہم collect کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔جی وہ بھی دوبارہ آئیں گے۔ راجہ صاحب یہ ذرا نوٹ کرلیں جس کی ابھی تک information ابھی تک collect ہو رہی ہے اور ابھی تک نہیں آئے they will be taken as not read۔

جناب الیاس احمد بلور۔unstarred questions میں بھی ایسے ہی ہوتا ہے

Mr. Chairman: Bring it to my notice. We will ask the Government to provide the information.

پروفیسر خورشید احمد۔جناب چیئرمین آپ کی اجازت سے میں دراصل ایک بہت ہی اہم مسئلے کی طرف حکومت کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ آج نئی تجارتی پالیسی کا اعلان ہوا ہےاور مجھے دیکھ کر بہت تعجب ہوا کہ اس میں ہندوستان سے تجارت کے لئے نئی نئی سہولتیں اور concessions دیئے گئے ہیں جبکہ اس وقت کشمیر کا معاملہ ایک خاص مقام پر ہے اور پاکستان کی حکومت دوسرے ممالک سے مطالبہ کر رہی ہے کہ ہندوستان کے اوپر معاشی pressure ڈالا جائے معاشی بائیکاٹ کیا جائے ' اپریل ۱۹۹۳، میں O.I.C کی Foreign Ministers Conference نے پاکستان کی تجویز کے اوپر پہلی مرتبہ یہ قرارداد منظور کی کہ کشمیر میں جب تک کہ human

rights violations ختم نہ ہوں اور Self determination right نہ دیا جائے اس وقت تک مسلمان ممالک economic sanctions استعمال کریں ہندوستان کے خلاف۔ لیکن اس میں پانچ مقامات کے اوپر میں دیکھ رہا ہوں کہ خصوصی طور پر ہندوستان سے import کرنے کو liberalize کیا گیا ہے۔ اور نام لے کر کہا گیا ہے کہ ہندوستان سے ان چیزوں کی import جو ہے وہ بڑھائی جائے۔ یہ بڑا ہی ایک serious مسئلہ ہے میں سمجھتا ہوں گورنمنٹ کو اس معاملے پر دوبارہ غورکرنا چاہیئے ۔ یہ ایک قومی مسئلہ ہے ' یہ حکومت اور اپوزیشن کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ قومی policy کا مسئلہ ہے اور آپ کی اپنی تجویز کے اوپر Foreign Minister Conference نے recommendations دی ہیں ۔ گورنمنٹ نے مطالبہ کیا ہے Economic Commission کے اختیارات استعمال کیے جائیں اس کے باوجود trade policy کے اندر ہندوستان سے liberalize کرنا اور import کرنا حتیٰ کہ drilling apparatus اور drilling suppliment ان سب کے لئے کہا گیا ہے کہ ہندوستان سے import کیے جائیں۔ یہ بڑی غلط چیز ہے

جناب چیئرمین۔ جی ڈاکٹر صاحب آپ اس پر کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ پروفیسر صاحب اگر ایسی کوئی بات ہے یا serious چیز ہے تو میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر پر نہ لائیں ۔ باقاعدہ کوئی موشن لائیں ' ایڈجرنمنٹ موشن لائیں ' پریولج موشن لائیں ' رول 194 کے تحت موشن لائیں ۔ اس طریقے کار سے قوم کو گمراہ کرنے کی یہ بات ہے۔ اگر یہ فرما رہے ہیں کہ انڈیا کے ساتھ trade policy میں چند concessions ہیں تو بقیہ پالیسی کو بھی انہوں نے بیان کیا ہوتا کہ ان میں کون کون سے فوائد ہیں ' نقصانات ہیں۔ یہ سستی شہرت کے لئے ' حکومت پر ہر وقت کیچڑ اچھالنے کے لئے ایسے پوائنٹ آف آرڈر کر دیتے ہیں۔ قانون میں ایسی گنجائش ہی نہیں ہے باقاعدہ Rules of Procedure کے تحت جو چیز لانا چاہیں لائیں ہم ان کا جواب دیں گے ' ہم ان کو صحیح طور پر سمجھائیں گے کہ یہ کیوں حکومت نے کیا ہے۔ کیا یہ قوم کے مفاد میں ہے یا قوم کے خلاف ہے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین I take very strong exception سستی شہرت ڈاکٹر صاحب کا پیشہ ہو گا میرا نہیں ہے۔ میرا ریکارڈ ہے سینٹ کے اندر اور میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ برٹش پارلیمنٹ کے اندر ' اس ایوان کے اندر ' حتیٰ کہ نیشنل اسمبلی کے اندر ' پوائنٹ آف آرڈرز کے اوپر ' اہم نیشنل ایشوز پر خیالات کا اظہار کیا گیا ہے ۔ یہ ہماری روایت ہے۔ اگر ڈاکٹر صاحب واقف نہیں ہیں تو ان کو معلومات حاصل کرنی چاہیئں ۔ اور اس قسم کی باتیں یہاں نہیں کرنی چاہیئں ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ ۔ جی جناب سعید قادر صاحب۔

Lt . Gen(Rtd)Saeed Qadir: I want to bring to your notice that Press has staged a walk out and I think some remarks have been passed from the

treasury benches. The Minister concerned should go and bring the Pressmen back.

جناب چیئرمین۔خالد صاحب پتہ کریں یہ پریس کا واک آوٹ کیا ہے

ڈاکٹرشیر افگن خان نیازی۔میرے خیال میں Law Minister صاحب تشریف لے گئے ہیں ہمیں نہیں پتہ ----

جناب چیئرمین۔ Law Minister صاحب گئے ہیں جی پتہ کرنے ۔ Next we come to Privilege Motions جی پہلے ڈاکٹر حیی صاحب کی کوئی بات ہے جی۔ وہ بڑے عرصے سے کھڑے ہیں۔

جی ۔ ڈاکٹر حیی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میری آپ سے یہ گذارش ہے کہ میں نے توجہ دلاؤ نوٹس افغان مہاجرین ----

جناب چیئرمین۔ڈاکٹر صاحب عرض یہ ہے کہ اس قسم کے سوالات جو ہوتے ہیں کہ فلاں چیز نہیں آئی وہ چیمبر میں مجھ سے بات کریں۔

ڈاکٹر عبدالحیی۔میری گذارش سنیں سر یہاں ایجنڈے پر آیا ہے لیکن آج تیسرا دن ہے کہ موقعہ ہی نہیں ملتا ۔یہ میری عرض ہے آپ سے ۔

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے کوشش کرتے ہیں ۔ ... Next is Privilege Motion جی ---

ڈاکٹر محمد ریحان۔سوال نمبر 141 میرا تھا اور اس کے جواب سے میں مطمئن نہیں ہوں ۔ یہ بالکل نامکمل ہے ۔ تو جناب ان کو ہدایت دیں کہ اس کو---

Mr.Chairman: You come to see me in the Chamber and we will decid.

ڈاکٹر محمد ریحان۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب چیئرمین ہمارے صحافی بھائیوں نے واک آوٹ کیا ہے ۔ اور وہ کہہ رہے ہیں کہ جناب ایک تو وہاں فرنٹیئرپوسٹ کے ایک صحافی منیر احمد ہیں جنہوں نے کتاب لکھی ہے ایجنسیوں کا سیاسی کردار ۔ انہیں گرفتار کیا گیا ہے اور اس پر غداری کا مقدمہ قائم کیا گیا ہے ۔ ان پر الزام یہ ہے کہ بریگیڈیر امتیاز نے ان کو معلومات فراہم کی تھیں۔ لیکن صحافیوں کا کہنا ہے کہ کوئی بھی صحافی کوئی بھی جرنلسٹ یا کوئی بھی ادیب کسی بھی طریقے سے بات کرسکتا ہے اور صحافت کی آزادی ہے ۔ تو اس وقت وہ پورے کے پورے واک آوٹ پر ہیں میں پہلے سمجھا نہیں میں سمجھا کہ ڈاکٹر شیر افگن صاحب کی وجہ سے واک آوٹ کیا ہے ۔

جناب چیئرمین۔نہیں ایسی بات نہیں ہے اقبال حیدر صاحب گئے ہیں میرے خیال میں وہ بات چیت کریں گے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا ایک بات کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہی جو ہمارے ساتھ ایک مسئلہ ہے کہ ہم باتیں تو Rule of Law کی کرتے ہیں ۔ ہم اپنے اکابرین کی داستانیں سناتے ہیں کہ جب ذرا بھی ان سے غلطی ہوتی تھی تو وہ سزا بھگتے تھے ۔ حضرت عمر کے بیٹے کو کوڑے لگائے گئے ۔ اب بات یہ ہے کہ کسی بات کو ایک طبقے سے منسلک کرکے اس کو exploite کرنے کی یہ گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔ اگر میں غلطی پر ہوں میں نے قانون شکنی کی ہے تو میرے خلاف قانونی کارروائی ہونی چاہیے ۔ یہ نہیں ہے کہ یہ تمام حکومتی ارکان جو ہیں میرے حق میں یہ نعرے لگاتے ہوئے واک آوٹ کریں کہ ڈاکٹر شیر افگن کے حق میں ہیں ۔ اگر میں قانون شکن ہوں تو ان کو بھی مجھے ملامت کرنا چاہیے ۔ میرے خلاف ہونا چاہیے۔ ہم ایک اجتماعی سوچ پیدا کریں ۔ کہ اگر کوئی قانون شکن ہے قانون قاعدے کے مطابق اس کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے تو اس کو اپنا مسئلہ نہ بنائیں۔ ایک بات میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو صورت حال ہے یہ ہمارے ہاں ایک روایت پکڑ گئی ہے۔ اس طریقہ کار سے پھر Rule of Law کب ہوگا ۔ اگر ان کے ساتھ کوئی زیادتی ہوئی ان کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے یا غلط طریقے سے پکڑا گیا ہے تو بجا ہے ۔ اس کے بارے میں سوچا جا سکتا ہے بیٹھ کر بات کی جاسکتی ہے ایک چیز کے لئے یادداشت دی جاسکتی ہے ۔ حکومت ہمیشہ ہر وقت تیار رہی ہے اسی لئے میں نے Information Minister صاحب کو بھی گزارش کی ہے وہ بھی ان سے بات چیت کرنے گئے ہیں Law Minister صاحب بھی گئے ہیں اور اس ضمن میں ہم ہمیشہ مثبت سوچ رکھتے ہیں ۔ مثبت اقدامات کرتے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ میرا خیال ہے اب Privilege Motion پر آ جائیں ۔ جی حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ میں ڈاکٹر شیر افگن صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن یہ عجیب روایت ہے جناب والا ریٹائر منٹ کے بعد ہی ان کو جرائم کا پتہ چلتا ہے ۔جنھوں نے احکامات دیئے ہیں۔ بریگیڈیر امتیاز کو جن لوگوں نے احکامات دیئے ہیں ان سے تو مذاکرات ہو رہے ہیں ۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین۔ بہرحال اب اس بحث میں نہیں الجھنا چاہیے Next is Privilge Motion Syed Ishtiaq Azhar Sahib NO 27.معذرت جی Leave application ہے جی میں پڑھ لوں۔ جناب حسین شاہ راشدی صاحب ذاتی وجوہات کی بناء پر مورخہ 14 اور 21 جولائی کو وہ اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جی جناب اشتیاق اظہر صاحب فرمائیے ۔

سید اشتیاق اظہر۔جناب چیئرمین سرکاری پالیسی کے تحت یہ طے تھا کہ ارکان پارلیمنٹ

کو ممنوعہ بور کے اسلحہ کے لائسنس جاری کئے جائیں گے اور بڑا عرصہ اس پالیسی پر عملدرآمد بھی ہوا اس حقیقت کے پیش نظر میں نے متعلقہ فارم پر کرکے وزارت داخلہ کے سیکرٹری کو ایک لیٹر لکھا جس کا باقاعدہ طور پرٹیلیفون پر اعتراف بھی کیا گیا اور یہ وعدہ فرمایا گیا کہ ضروری لائسنس جاری کر دیا جائے گا۔ کلاشنکوف کا لائسنس تھا وہ لیکن ایک ہفتہ قبل جب میں نے ان سے ٹیلفون پر رابطہ کیا تو انہوں نے فرما دیا کہ وزیراعظم پاکستان نے ارکان پارلیمنٹ کو اعتماد میں لئے بغیر اس پالیسی پر عمل روک دیا ہے جس سے بطور رکن پارلیمنٹ استحقاق مجروح ہوا ہے۔ براہ کرم میری تحریک استحقاق سینٹ کے اجلاس میں پیش کر کے استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جائے۔ تاکہ کمیٹی سیکرٹری داخلہ کو طلب کرکے حقائق کا جائزہ لے سکے۔

جناب چیئرمین۔ کون اس کا جواب دے گا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اقبال حیدر صاحب باہر گئے ہیں وہ جواب دیں۔ یہ میٹر آف پالیسی ہے اور پھر اشتیاق صاحب کا اپنا تھا۔

سید اشتیاق اظہر۔ جی ہاں میرا اپنا تھا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ آپ کو تو علاج کی ضرورت ہے کلاشنکوف کی نہیں۔

جناب چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب اس کا جواب دیں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جی ہاں

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے اقبال حیدر صاحب آجائیں پھر اس کا کرتے ہیں میرا خیال ہے وہ باہر گئے ہیں اگلا مولانا عبدالستار خان نیازی اور حافظ حسین احمد صاحب۔

PRIVILEGE MOTION RE: THE NON-AVAILABILITY OF ROOMS IN THE M.N.A. HOSTEL, ISLAMABAD.

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ جناب میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مندرجہ ذیل اہم مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔ ایم این اے ہاسٹل اسلام آباد میں رہائش کے لئے فیملی سوٹس اور عام کمروں میں ممبران سینٹ کے لئے کوٹہ مقرر کیا گیا ہے ڈپٹی سپیکر نیشنل اسمبلی اور ڈپٹی چیئرمین سینٹ پرمشتمل کمیٹی نے کوٹہ کو مد نظر رکھ کر فیملی سوٹ نمبر ۲ بطور سینٹر میرے نام الاٹ کر دیا ہے مگر افسوس ہے کہ ابھی تک مجھے اس سوٹ کا قبضہ نہیں ملا۔ اس پر ایک ایم این اے نے غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے اور اس سوٹ نمبر ۲ کے علاوہ اس نے کمرہ نمبر ۸۴ پر بھی قبضہ کر رکھا ہے اور اسے اپنے نام الاٹ کرا لیا ہے صورت حال یہ ہے کہ کئی ممبران نیشنل اسمبلی اور سینٹ نے دو دو کمروں پر قبضہ کر رکھا ہے اور لاکھوں روپے کے واجبات ان کے ذمہ ہیں۔ میں نے سوٹ نمبر ۲ ایم این اے ہاسٹل کے قبضے کے لئے کافی دیر سے چارہ جوئی کر رکھی ہے اور اس کے لئے سپیکر نیشنل اسمبلی ، چیئرمین سینٹ ڈپٹی چیئرمین سینٹ اور وزیر ہاؤسنگ سے بھی رابطہ کیا ہے ان حضرات نے مجھے قبضہ دلانے کے لئے کوشش کی ہے وزیر اعظم کو بھی لکھا ہے مگر

قبضہ نہیں ملا ہے اور یوں میرا طے شدہ استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ مسترد بلکہ مسترد ہوا ہے لہذا ایوان کی کارروائی روک کر میرے استحقاق پر بحث کی جائے۔

جناب چیئرمین۔ جی حافظ صاحب آپ کا بھی یہی ہے۔

حافظ حسین احمد۔ جی ہاں ۔ تقریری یہی ہے جو مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب نے پڑھ دی ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ میری بھی یہی شکایت ہے کہ کمرہ موجود ہے لیکن قبضہ کسی اور کا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی ہاں یہ مسئلہ ہے۔ جی ملک صاحب۔

ملک محمد قاسم۔ جناب عرض یہ ہے کہ یہ میری سمجھ سے بھی بالا ہے کہ سپیکر بھی حکم کرے چیئرمین سینٹ بھی حکم کرے اور پھر وہ لوگ کمروں میں بیٹھے رہیں جو کہ اسمبلی کے یا سینٹ کے ممبر بھی نہ ہوں اور سینٹ کے ممبران صاحبان کو اور نیشنل اسمبلی کے ممبران کو اتنی تکلیف ہو جس طرح مولانا عبدالستار خان نیازی ابھی فرما رہے تھے میں خود بھی ان کے معاملے میں آپ سے بھی ملا تھا سر۔

I met the Deputy Chairman also I contacted the secretariat of the Speaker also. The Speaker is not here, Acting Speaker, I belive is also not here and I will take up the issue with them but it should be taken up very seriously. It is not a joke. These people have lacks of rupees and nobody bothers about it, nor is there any body who would take away that money. I absolutely support Mau lana.

جناب چیئرمین۔ تو مولانا صاحب میرے خیال میں اب ان کی کوششوں کا بھی انتظار کرتے ہیں کہ رہے ہیں کہ جی میں خود بھی ملوں گا اور کوشش بھی کروں گا اور میرے خیال میں ملک صاحب کی کوششیں زیادہ فائدہ مند ہوں گی' بجائے اس کے کہ اس پر ہم ہاؤس میں بحث کریں۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ تین ماہ ہو گئے ہیں جناب۔

جناب چیئرمین۔ جی' میں جانتا ہوں جی۔ مجھے خود احساس ہے اس کا۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین اس کو تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں جی۔

جناب چیئرمین۔ حافظ صاحب اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے' میرے خیال میں یہ زیادہ بہتر ہے۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب چیئرمین میں گزارش کروں گا کہ یہ بھی بے بس ہیں' آپ بھی بے بس ہیں۔ یہی کچھ ہو رہا ہے کہ وہاں پر کلاشنکوف کے ذریعے فیملی سوٹ جو ہیں وہ قبضہ کئے جاتے ہیں اور خود ہمیں سینٹ سیکرٹریٹ سے بھی یہ کہا گیا ہے کہ پہلے آپ قبضہ کریں پھر آ کر الاٹمنٹ کرائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور مولانا صاحب ہمارے محترم ہیں۔

اس طرح کئی ساتھی ایسے ہیں جیسے ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب ہیں ان کا بھی یہ مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی وہ نسرین جلیل صاحبہ کا بھی یہی مسئلہ ہے۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب چیئرمین مسئلہ یہ ہے کہ یہ تحریک آپ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں اور یہ طے ہونا چاہیئے کہ اختیار کس کے پاس ہے؟

جناب چیئرمین۔ مجھے تو اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ فائدہ کس میں زیادہ ہے۔ اس میں اگر آپ سمجھتے ہیں کہ استحقاق کمیٹی میں جانے سے فائدہ ہو گا تو اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں۔

Malik Muhammad Qasim: Sir, why not we do both the things.

Mr. Chairman: O.K. So, we admit this and we send it to the Standing Committee, but I think.... ,

کہ آپ اگر کریں تو وہ بہت زیادہ بہتر ہے۔

Malik Muhammad Qasim: I will definitely. I commit myself to this.

Mr. Chiarman: So, this is in order and is referred to the Committee.

Syed Iqbal Haider: Sir, on a point of order, the honourable members of the Press had staged a walk out from the Press Gallery on account of their two grievances; one is the registration of a case against a Journalist, that is their claim or allegation. The second is that some officers or Deputy Director, FIA according to my friend journalist made a statement or in a Press Conference accused some of the honourable members of the Press having been on the pay roll of Intelligence Agencies or being provided with some vehicles or remuneration etc. I assure the honourable journalists, I will investigate both allegations and will provide them with the facts tomorrow and make a categorical statement on behalf of the Government that we are not at all in favour of any kind of mud-slinging or character assassination either of the Press or any honourable citizens of the country. We condemn such policy. It is not a part of the policy of the Government to indulge in any kind of propaganda against the Press or politicians or any section of public. We condemn that policy that any baseless or false allegation is levelled by any person in the Government, it will have to substantiate it or he will have to withdraw it and if circumstances warrant then punishment will also be there. So, I assure the honourable members of the Press

that Government is opposed to such policies. Their apprehensions are wrong, I will investigate into both the allegations and will try and bring that report tomorrow. And on my assurance, the honourable members of the Press have withdrawn their walk out and have joined the gallery.

Mr. Chairman: We are thankful to you and to the honourable members of the Press.

پہلی چیز تو یہ ہے کہ حافظ صاحب کا اور مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب کا پریولج موشن It is being held in order and sent to the Privileges Committee, but Malik Sahib is in particular being requested to kindly pursue his efforts because this is a problem which is serious and is affecting so many honourable Senators and I am sure some M.N.As will also be affected by this.

مسز نسرین جلیل - جناب چیئرمین! میں نے موشن تو raise نہیں کیا لیکن میرا بھی یہی مسئلہ ہے اور ایک خاتون ہونے کے ناطے سے مجھے سویٹ مل جانا چاہیئے تھا۔ .

سید اقبال حیدر۔ یہ تو بنگلے میں ہیں' سر۔

مسز نسرین جلیل۔ نہیں سر' ایسا نہیں ہے اگر میرے فیملی ممبرز کوئی یہاں آ کر ٹھہریں تو ان سے میں ملاقات کر سکتی ہوں۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال ان کا بھی مسئلہ ہے۔ خواتین کا مسئلہ میرے خیال میں آپ ذرا زیادہ توجہ سے دیکھیں گے۔ جی اقبال حیدر صاحب ایک تحریک استحقاق ہے جناب اشتیاق اظہر صاحب کی جو آپ کے نہ ہونے کی وجہ سے موخر کی گئی تھی -----

وہ ہے' کوئی prohibited bore کے لائسنس کے بارے میں تھا کہ گورنمنٹ کی پالیسی تھی اور اس کے بعد وہ شاید withdraw کرلی گئی ہے

سید اقبال حیدر۔ سر' اگر اس کو پرسوں تک کے لیے رکھ لیں تو نصیراللہ بابر صاحب بھی آ جائیں گے تو اس کے اوپر واضح statement دے دیں گے تو بہتر ہے۔ thank you جی۔

جناب چیئرمین - بالکل یہ مناسب ہے - This is deferred. Next is Adjournment Motion No. 59, Mr. Ilyas Ahmed Bilour

ADOURNMENT MOTION RE:THE INCIDENT OF VIOLENCE IN THE UNITED BANK LIMITED, KARACHI.

Mr. Ilyas Ahmed Bilour: This House may adjourn to discuss a matter of vital public importance in which a PPP MNA, who is also Chairman of

the Task Force on Labour, indulged in violence in the United Bank Limited, Karachi and beat up bank officers. Some activists, with the help of the said MNA, stripped naked an Executive Vice President and Head of Personnel Division in the incident.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Syed Iqbal Haider: Opposed.

Mr. Chairman: It is opposed

سید محمد فضل آغا۔ اسی پہ Adjournment Motion-

جناب چیئرمین۔ اسی پہ۔

سید محمد فضل آغا۔ جی تقریبا اسی سے-----

Mr. Chairman: No.95, reported stronghold of Union in the affairs of UBL.

سید محمد فضل آغا۔ جی ہاں۔ نمبر ۹۵۔

Mr. Chairman: I think, it is the same

اکٹھا کر دیں اقبال حیدر صاحب۔ یہ بھی مسئلہ وہی ہے۔ جی پڑھ دیں آپ بھی۔

سید محمد فضل آغا۔ شکریہ جی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

I beg to move, under Rule 37 of the Rules, that the House may adjourn to discuss the negative role of UBL Employees Union on the Bank's financial position and its reputation.

According to a report in the " Newsline" of June 1994 entitled "Banking on the Mafia", all the UBL transactions, financial or otherwise, are determined by the strong arm tactics of the Union Mafia. This has very serious implications for the future of the second largest nationalized commercial bank in the country in which millions of depositors have a heavy stake.

The Senate should, therefore, be given an opportunity to discuss this matter of urgent public importance.'

جناب چیئرمین۔ سید قادر صاحب آپ کا بھی یہی ہے۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر۔ نہیں، میرا نہیں ہے، میں تائید کرتا ہوں اس کی۔

جناب چیئرمین۔ جی آپ تائید کرتے ہیں۔ اس میں جناب عبدالرحیم مندوخیل

صاحب بھی ہیں، وہ موجود نہیں ہیں۔ راجہ ظفرالحق صاحب بھی ہیں، وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ سرتاج عزیز صاحب بھی ہیں، وہ بھی موجود نہیں۔ جی جناب اقبال حیدر صاحب if you want to say anything on it

جناب منظور احمد گچکی۔ سر، میرا بھی ایک Adjournment Motion ہے۔

جناب چیئرمین۔ اسی سلسلے میں ہے، آپ کا۔

جناب منظور احمد گچکی۔ پرانا ہے، دو سیشن پہلے کی بات ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ تو lapse کر گیا ہو گا اگر دو سیشن پہلے کی بات ہے۔ اگر آپ نے دوبارہ نوٹس نہیں دیا تو پھر lapse کر گیا ہو گا۔ بہرحال چیک کر لیتے ہیں۔ انہوں نے دیا جی، دیکھیں ذرا! جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! اس طرح کی خبر ضرور شائع ہوئی تھی۔ لیکن واقعے کو کچھ سے کچھ بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ بہت بڑھا چڑھا کر۔

جناب چیئرمین۔ you are opposing it مختصر ذرا بیان کر دیں ناں۔ جی جناب بلور صاحب briefly ذرا statement دے دیں admisibility پہ۔

جناب الیاس احمد بلور۔ Sir, it is a very important item اس میں زیادہ briefly نہیں ہو سکتا۔ بہرحال میں کوشش کروں گا کہ بہت brief عرض کر دوں۔

جناب چیئرمین۔ بہت brief ہونی چاہیے۔ admissibility اس وقت دیں so briefly facts and then its admisibility

جناب الیاس احمد بلور۔ Sir, actually ہوا یہ کہ ۲۸-۵ کو، یہ actually question اس لیے ہوا سر کہ 3600 persons were promoted by the bank officers اور وہ بینک آفیسرز نے ان کی ایک کیٹیگری بنائی تھی جس آدمی کی سروس اتنی ہے، جس کی qualification اتنی ہے according to computerised information انہوں نے promotion کی۔ اس میں ۲۶۰۰ آدمی انہوں نے promote کئے۔ جب promote کئے تو یونین کے جو چیف ہیں، جو ہمارے MNA صاحب بھی ہیں اور بدقسمتی سے وہ Labour Task Force کے چیئرمین بھی ہیں، انہوں نے یہ چاہا کہ اپنے آدمیوں کو promote کروائیں اور ان کے through جیسے کہ وہ ہمیشہ سے کرتے ہیں کہ جس کو بھی promote کرواتے ہیں، یونین کے ہر علاقے کے جو یونین کے ان کے صدر ہوتے تھے، ہر promotee سے وہ بیس ہزار، دس ہزار، پندرہ ہزار روپے لیتے تھے۔ so the question of 60 million rupees was involved وہ ان کی بدقسمتی سے بینک والوں نے اس دفعہ ایک اپنے rules and regulations in that کے مطابق computerised promotion کی وہ ۲۶۰۰ لوگوں کو انہوں نے promote کیا as officer۔ جس کے against جناب MNA صاحب، جو یونین کے President بھی ہیں۔ اپنے ساتھیوں کو لے کے وہاں گئے اور وہاں پر عزیز اللہ میمن صاحب President ہیں حبیب بینک کے

اور وہ بھی سندھ سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ وہ بھی بڑی مشکل سے اپنی جان بچا کر نکلے۔ میر صاحب ہیں ان کو بھی بہت برا بھلا کہا اور ایک نائب صدر کو اتنا مارا پیٹا اور یہاں تک کہ اس کو بالکل ننگا کر کے وہاں میز کر کھڑا کیا اور یہ فرنٹیئر پوسٹ میں بڑی تفصیل سے آیا ہے اور میں نے اس پر ایک statement دی ہے اور اس کو ایک گھنٹہ تک کھڑا کیا گیا اور اتنی حد تک مارا گیا اور یہ کہا بھی گیا جناب کہ اگر آپ نے ہمارے آدمیوں کی ترقی نہیں کی تو یہ حشر پھر آپ کے ساتھ کیا جائے گا۔ Sir with due respect میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ وہ پیپلز پارٹی کے ایم این اے صاحب بنک ملازم تھے ۔ انہوں نے الیکشن contest کیا ۔ اس کے خلاف جو ان کے candidate تھے ۔ انہوں نے ایم کیو ایم کی بائیکاٹ کی وجہ سے انہوں نے دوسرے candidate تھے ان کے خلاف یہ کہا کہ یہ ایک بنک ملازم ہے ۔ -He can not contest the election۔

جناب چیئر مین ۔ یہ سوال سے متعلق نہیں ہے ۔

جناب الیاس احمد بلور۔ میں اسی کی طرف آرہا ہوں ۔

جناب چیئر مین۔ دیکھیں اس طرح تو بات لمبی ہو جائے گی ۔

جناب الیاس احمد بلور۔ میں اس سے متعلق کی طرف ہی آ رہا ہوں ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر اس ملک میں ایسا شخص جو ٹاسک فورس کا چیئر مین ہو ۔ اس کے بعد یہ واقعہ جو United Bank میں ہوا ہے ۔ اس کے بعد میں نہیں سمجھتا کہ کوئی سرمایہ دار کوئی سرمایہ داری کرے گا۔ بیرر کو اس طریقے سے behave کرنا اورجو وہ ٹاسک فورس کا چیئرمین وہاں کھڑا ہو کر یہ کرائے تو میں جناب یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ کوئی اور ایشو نہیں ہو سکتا کہ جو admissible نہ ہو ۔ یہ تو admit کرنا چاہیے اور اس کے اوپر بحث کرنا چاہیے ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی ۔ اگلا جناب فضل آغا صاحب ۔

سید محمد فضل آغا ۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب ۔ یہ ایشو جو جناب بلور صاحب نے کہا بہت ہی اہم ہے اور اس کی ایک تو وجہ یہ ہے کہ ایک بنک کا ملازم جو 94 تک بنک سے تنخواہ لیتا رہا لیکن retrospective effect سے 89 سے ان کی resignation زبردستی منظور کرا لی گئی تاکہ وہ ایم این اے لیکشن کے لئے eligible ہو ۔ وہ اس یونین کے صدر بھی ہیں ۔ اس یونین میں دو سو گاڑیوں پر انہوں نے قبضہ کیا ہوا ہے ۔ ایک سو بائیس آج تک ان کے قبضے میں ہیں ۔ United Bank کی ۔ اس کے بعد جب United Bank denationalize کیا جا رہا تھا تو اسی صاحب نے employees سے رقم اکٹھی کی کہ ہم اٹھارہ کروڑ روپے سے اس کو خریدیں گے لیکن bid reject ہونے کے بعد انہوں نے رقم مہران بنک میں جمع کرائی اور بہت سے ملازمین ایسے ہیں جن کو ابھی وہ رقم واپس نہیں ملی ۔ اس کے بعد انتظامیہ نے اپنے رولز اور ریگولیشن کے مطابق ترقی کرنی چاہی لیکن ایک مافیا بنا ہوا ہے اور یہ عزیز میمن صاحب ایم این اے ہیں ۔وہ اس مافیا کے ہیڈ

ہیں ۔ یونین کے صدر بھی ہیں اور یہاں ٹاسک فورس کے بھی چیئر مین ہیں اور پھر ایم این اے بھی ہیں تو پھر آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کے clutches کتنے strong ہوں گے ۔ انہوں نے United Bank کے صدر کو بھی بےعزت کیا ہے اور سینئر نائب صدر سید احمد علی ہے ان کو بھی مارا پیٹا اورسڑک پر بےعزت کیا ۔ اس لئے کہ انہوں نے 3600 کی ترقی مجھ سے پوچھے بغیر کیوں کی کیونکہ جو ان کو ملنا تھا وہ ان کو نہیں ملا ۔direct ملازمین کو جو ان کا حق تھا ان کوملا ۔ تو اس طرح ایف آئی آر درج ہوئی ہے ۔ پانچ آدمی تو پکڑے گئے ہیں ۔ یہ آدمی تو ابھی پکڑے بھی نہیں گئے ۔ جناب یہ اتنا بڑا بنک ہے ۔ اگر اس میں یہ تماشہ ہوتا رہے اور اس قسم کے ہمارے معزز اراکین خود اس میں ملوث ہوں اور حکومت اس پر خاموشی اختیار کرے تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملازمین محفوظ ہیں یا ہمارے کھاتہ دار محفوظ ہیں ۔ یا بنک کے جو سرکردہ آفیسر ہیں ان کی کوئی حفاظت ہو رہی ہے۔ ان لوگوں کے پیسے لوٹے گئے تھے بنک کو خریدنے کے لئے اور denationalize کرتے وقت ان لوگوں کے پیسے نہ لا سکیں تو ایک اور سکینڈل ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ اہم اور ضروری موضوع نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے گزارش ہے اور treasury benches سے بھی گزارش ہے کہ جس طرح ہم ان سے تعاون کرتے ہیں National issue پر ۔ یہ ایک National issue ہے ان سے یہ توقع ہے کہ یہ oppose نہ کریں بلکہ اس کو بحث کے لئے لائیں اور نہیں تو پھر اس کو کمیٹی میں refer کریں تاکہ اس پر مزید انکوائری ہو سکے۔

جناب چیئر مین ۔ جی جناب سعید قادر صاحب۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ)سعید قادر ۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔ جناب چیئر مین صاحب رولز 75 کے تحت یہ ایڈجرنمنٹ موشن فوری نوعیت کا ہے ۔ public interest کا ہے ۔ single issue سےتعلق رکھتا ہے اور میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اور دلائل آپ کو کیا چاہیں اس کو بحث کے لئے منظور کرنے کے لئے ۔ اس کے متعلق The News line Magazine میں detailed article کے شروع میں لکھا ہوا ہے جو کاپی منسلک کی گئی اس کے ساتھ ۔ اس کے حقائق جو اس میں بیان کئے گئے ہیں ۔ان میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس کی بنک نے formally تردید کی ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آج تک اگر تردید نہیں ہوئی ہے تو یہ سارے واقعات سچائی پر مبنی ہوں گے ۔ اس کےعلاوہ یہ جو کیس ماردھاڑ کا ہے ' اس کیس کی FIR درج ہو چکی ہے ۔ اس کے تحت پانچ افراد کو گرفتار بھی کیا گیاہےاور یہ خبر بھی اخبار میں شائع ہو چکی ہے ۔

Syed Iqbal Haider: Sir, the fact of the matter is because till late night the session was continuing, the Finance Ministry has not given me any brief on this subject. So instead of making an evasive statement, I would not like to make an irresponsible statement without varifying the fact and if the honourable member approves, it may be taken day after tomorrow.

جناب چیئرمین۔ مسعود کوثر صاحب ' آپ کیا کہنا چاہتے ہیں ۔

سیدمسعود کوثر ۔ وزیر صاحب نے جواب دے دیا ہے ۔ میں تو یہ سمجھتا تھا کہ انصاف کا یہ ایک بڑا مسلمہ اصول ہے کہ ایک ایسے forum میں جس میں accused خود موجود نہ ہو اور اپنے آپ کو defend نہ کر سکے ' bare allegations پر اس کے خلاف کارروائی کرنا اتنا مناسب نہیں ہوگا۔شاید یہی مسئلہ نیشنل اسمبلی میں بھی adjournment motion کے ذریعہ آیا ہوا ہے اور وہ بہتر forum ہے کیونکہ وہاں پر متعلقہ شخص موجود ہوں گے ۔

Mr. Chairman: But why do you think that Law Minister cannot make the statement which you are making? Why does he need your assistance? I think he is a very competant lawyer. ، He can answer himself and I do not think that you are so needful of such assistance

سید اقبال حیدر۔ انہوں نے میری مدد کی ہے۔

Mr. Chairman: It is the Law Minister who will answer and I do not think he needs assistance of any other member to answer this adjournment.

Syed Iqbal Haider: Sir, the time is over.

جناب چیئرمین۔ وقت ختم ہو گیاہے ۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ جناب والا۔ ہمارا یہ ایوان بالا ایک بہت ذمہ دار ادارہ ہے۔ ہم اس میں یہ تمیز نہیں کرتے کہ پارلیمنٹ زیادہ اہم ہے ' سینٹ زیادہ اہم ہے یا قومی اسمبلی زیادہ اہم ہے ۔ سوال یہ ہے کہ جب ایک issue وہاں اٹھایا جا سکتا ہے تو یہاں کیوں نہیں اٹھایا جا سکتاہے۔

جناب چیئرمین۔ جب وزیر قانون جواب دیں گے تو میں اس کو دیکھ لوں گا ۔

Let him come up with all these, whatever, answer he has to give. Next item No.3. Further consideration of the motion about the Airport Security Force.

FURTHER DISCUSSION ON THE AIRPORT SECURITY FORCE (AMENDMENT) BILL, 1994.

اس پر تقریریں ہو رہی ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ جی' ہوچکی ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ ساجد میر صاحب۔ ابھی تقاریر باقی ہیں ۔

Syed Iqbal Haider: Sir, if they could be brief.

Mr. Sajid Mir: The present Government claims to be the champion of democracy and civil rights and it always blames the previous governments specially the Zia-ul-Haq government for denying civil and democratic rights of the people of Pakistan. But it is both shocking and surprising to note that whenever it suits its ends it takes refuge behind the laws, Constitutional ammendments and steps made and take by Gen. Zia-ul-Haq as well as Mian Nawaz Sharif Government. And among many examples of this illogical and immoral trend on the part of the Government is the present piece of legislation about which I shall submit Sir, that the Airport Security Force is no doubt an important arm of our law enforcing agency and members of this force have been assigned very important duties of keeping peace, law and order and security at our strategic points i.e. our Airports. Members of this force have to perform difficult and laborious duties day in and day out in order to fulfil the purpose for which they have been employed. It is correct that the nature of the duties would demand that they are kept under proper discipline but, at the same time, natural justice and equity demands that they should be given proper amenities and rights so that they can fullfil their duties with a constant and peaceful mind. I have no objection, Sir, to the Airport Security Force being subjected to proper discipline, even on army pattern. But if you do that and you discipline them on army pattern , then you also have to give them the consessions, rights and amenities which are admissible to the army personnel. But if amenities wise, you take them and treat them as civil servant then you have to give them their full civil rights also. Since the present Bill does give the members of Airport Security Force full civil rights and not even the right to appeal, therefore, I strongly object to the Bill in its present form and request that it may be amended so that members of this Force are given consessions, rights and amenities of civil servants as admissible to other civil servants and if this is not possible and the Government does want to put them under army discipline then all the rights, amenities and consessions of army personnel should be given to them. Thank you, Mr. Chairman

جناب چیئرمین۔ مندوخیل صاحب ۔ آپ کا نام نہیں ہے ۔ جو جو بولنا چاہیں گے وہ اپنا نام دے دیں۔ مندو خیل صاحب

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین صاحب میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ائیر پورٹ سکیورٹی فورس امنڈمنٹ بل پر آپ نے مجھے موقع دیا کہ میں بات کروں ۔ جناب

چیئرمین یہاں ہمارے اپوزیشن کے honourable دوستوں نے جو دلائل دیئے ہیں میں ان سے اتفاق کرتا ہوں بنیادی طور پر مختلف پہلوؤں سے یہ بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے ایڈمنسٹریشن کے لیے جنرل رولز اور جو قواعد ہیں اور سروسز کے لوگوں کے حقوق ہیں یہ سب ان کی خلاف ورزی ہے اس پر میں اپنے رائے پیش کروں گا ۔ جناب والا ایک اپیل کا حق جو already اس فورس کو حاصل ہے کیونکہ پہلے جو رولز تھے اس میں ان کو ایک اپیل کا حق حاصل تھا اس حق کو اس بل کے ذریعے withdraw کر رہے ہیں ۔ جناب والا اس متمدن سوسائٹی میں اپیل کا حق جو ہم اپنے آپ کو سمجھتے ہیں کہ ہونا چاہیئے حتی کہ جیسے پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ ملٹری میں بھی ہونا چاہیئے باوجود اس کے ان کا ڈسپلن ان کے دوسرے تقاضے اور ہوتے ہیں لیکن کم از کم بحث کے لیے جب کسی پر کوئی الزام ہو ۔ جیسے کہ یہاں کل ایک مسئلے میں جناب شیر افگن صاحب نے یہ stand لیا کہ ایک رولنگ ہوئی جس میں ہمیں سنا نہیں گیا یعنی یہ ضروری ہے کہ جس پر آپ الزام لگاتے ہیں ' اور جب اسے سزا دیتے ہیں ' اس کی amenities ختم کرتے ہیں ' اس کی سروسز آپ ختم کرتے ہیں کم از کم آپ اسے سنیں ۔ تو اس حوالے سے اپیل کا حق ایک اہم حصہ ہے ۔ بغیر کسی کو سنے ہوئے بغیر اس کے کہ اس کا اپنا موقف بیان ہو بغیر اس کے وہ اپنی وضاحت کرے اور اسے آپ کوئی سزا دیں ۔ یہ تو عموی طور پر ملٹری کے لیے ہونا چاہیئے ۔ یہ حق کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ آپ اس کو سن لیں ۔ اور اگر وہ صحیح ہے تو اپیل میں بھی سنیں ۔ تو یہاں ایک سول ادارہ ہے اس میں یہ already established حق ہے ۔ عملاً بھی ہے ' قانوناً اور آئینی بھی ہے ۔ لیکن اس میں آپ withdraw کررہے ہیں ۔ اور پھر ساتھ ہی یہ بات کہ وہ آرمی نہیں ہے ۔ آرمی کے اپنے proper definitions ہیں ۔ ٹھیک ہے یہ forces ہیں ۔ بہت سے ایسی forces ہیں ۔ پولیس اور دوسرے ادارے ہیں جن سے سیکورٹی کا کام لیا جاتا ہے ۔ لیکن وہ آرمی کے proper definition میں نہیں آتے ۔ اور یہاں آپ کے آرمی کے لئے جو مراعات ہیں ' مثلاً یہ پی آئی اے میں یا ایسے ریلوے میں جو کرائے کی جو مراعات ہیں اور جو ان کے لئے سہولیات ہیں جو ملٹری کو دی جاتی ہیں ' یہ ائر پورٹ سیکورٹی فورس کے پاس نہیں ہیں ۔ یعنی جو سہولیات ملٹری کو ' آرمی کو حاصل ہیں وہ آپ ان کو نہیں دیتے ۔ لیکن انہیں بھی حاصل ہونی چاہئیے ۔ ملٹری کو اپیل کا حق حاصل ہونا چاہئے ۔ وہ اپیل کا حق آپ ان سے یہاں چھین رہے ہیں ۔ تو یہ اس حوالے سے جناب والا ا موجودہ آئین ' قانون اور اصول ہر ایک کے خلاف ہے ۔ ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں اور اس کو منظور نہ کیا جائے ۔

جناب چیئرمین ۔ شکریہ جی ۔ بریگیڈئر حیات خان صاحب ۔

Malik Muhammad Hayat: Chairman Sahib, I speak to raise this issue because my experience in this field is more than anyone else in this House. It is a very sensitive kind of department. At times it is more sensitive than the army itself because the life of passengers is involved, the smuggling of norcotics is involved, the safety of aircraft is involved. And for this we have

this highly sensitive institution which must obey all the rules and regulations. My friend on this side, they object that they should have the same kind of facilities that the army has. They have more facilities than the army in many ways. They perform their duties only for eight hours while the army performs their duties for 24 hours. They get the same pay, in fact, in some cases better pay. They get the food allowance or instead of Rashins they get Ration allowance, they get uniform allowance and they get everything that is available to the army. As far as the justice is concerned, they have the right to appeal even in a court martial to the next higher authority and through the judge Advocate General to the Cheif of Staff. So as far as law is concerned there is likely to be no injustice alone to them, if they are brought under the Army Act. As far as pay and allowances are concerned, they are in fact better. It is in the national interest and off thn the Army. The interest of security of the aircraft, the passengers and the nation as a whole that they should be brought under the Army Act. If that is not approved by this House then what will happen in this? They will strike, your aircraft will be grounded and some aircraft may even be hijacked. And therefore, I plead to this House that they should agree that the ASF should be brought under the Army Act as soon as possible. Thank you.

جناب چیئرمین ۔جناب فضل آغا صاحب ۔

سید محمد فضل آغا ۔ شکریہ جناب چیئرمین ا اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ائر پورٹ سیکورٹی فورس کی اہمیت بہت زیادہ ہے ۔ اور جتنی بھی سیکورٹی ہم سخت کرسکتے ہیں اتنی ضرورت اس کی ہے اس لئے کہ یہ معاملہ بہت sensitive ہے ۔ اور حالات ملک کے اندر جس طرح ہیں اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ائر پورٹ سیکورٹی فورسز کو جتنا زیادہ ہو سکے ان کو ڈسپلن کیا جائے ۔ اس کے لئے کوئی اختلاف رائے نہیں ہے ۔ اور نہ ہم اس کی اس بنا پر مخالفت کررہے ہیں بلکہ گزارش یہ ہے کہ اگر ایک طرف وہ اپیل میں گئے تھے سپریم کورٹ میں تو اس نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ یہ civil servant treat ہوں گے ۔ اگر یہ civil servant treat ہوں گے تو میں نہیں سمجھتا ہو کہ ہوں کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کو ہم کسی طرح bypass کرکے ان کو آرمی ڈسپلن میں لا سکتے ہیں۔ کیونکہ ایک طرف تو ہم کہتے ہیں کہ ہم کورٹس کے وقار کو سب سے اوپر رکھ رہے ہیں ۔ اور دوسری طرف یہ ہے کہ کورٹ کا فیصلہ ہے ۔ اس کو ہم overlook کر رہے ہیں ۔ تو ایک یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ جی اگر ان کو آرمی ایکٹ کے اندر لانا ہے تو مراعات زیادہ ہوں یا کم ہوں لیکن یہ سمجھ میں آنے والی بات نہیں ہے کہ ہوں تو سول سرونٹ مگر treat ہوں آرمی ایکٹ سے تو یہ کوئی سمجھ آنے والی بات نہیں ہے ۔ اگر یہ آرمی ایکٹ کے اندر ان کو لے کر

آنا چاہتے ہیں ۔ اگر ان سروسز میں لے جانا چاہتے ہیں تو ان کا باقاعدہ کیڈر چینج ہونا چاہیئے ۔ وہ آرمی پرسنل کی طرح treat کیا جانا چاہیئے ۔ ان کو انہی لائن پر discipline کیا جائے ۔ ان کی ساری باتیں ' مراعات اور سروسز رولز جو تمام سروسز کو ریگولیٹ کرتی ہے ۔ وہ پھر ساری آرمی کی طرف سے ہونی چاہیئے ۔ اس پلیٹ فارم پر ہونی چاہیئے ۔ لیکن یہ انرپورٹ سیکورٹی فورسز ہیں ۔ یہ سول سرونٹ رہیں لیکن ان کو treatment جو آرمی ایکٹ کے تحت ملے یہ بات مناسب نہیں ہے ۔ کیونکہ آپ ان کو سول سرونٹ ٹریٹ کریں ۔ ان کو سول ایکٹ کے ذریعہ ان کو جو remedies ہیں سروسز مراعات ہیں وہ مہیا کریں اور اگر آرمی ایکٹ میں لے جانا چاہتے ہیں تو ان کو باقاعدہ اسی لائن پر ریکروٹمنٹ ہونی چاہیئے ' اسی لائن پر ان کو ڈسپلن کور کیا جائے اسی لائن پر ان کی ٹریننگ ہونی چاہیئے اور آرمی سروسز رول کے تحت ان کو ٹریٹ کیا جانا چاہیئے ۔

میری گزارش صرف یہ ہے کہ یہ جو آدھا ادہر آدھا ادھر یہ مناسب بات نہیں ہے ۔ بات مناسب یہی ہے سیکورٹی tight کرنے میں کوئی اختلاف نہیں ہے ۔ ائرپورٹ کی سیکورٹی tight کرنا بہت ضروری ہے ۔ اس لئے کہ موجودہ حالات میں اور جس پوزیشن سے ہم گزررہے ہیں اس ملک کے اندر اور جو پوزیشن ہمارے ارد گرد انٹرنیشنل باڈر پر ہے ۔ انڈیا آئے دن ہمارے ہاں اس قسم کی تخریب کاریاں کرا رہا ہے تو کوئی بعید نہیں ہے کہ اگر ائرپورٹ سیکورٹی فورسز پر زیادہ قدغن اور پابندیاں نہ ہوں ۔ زیادہ ان کو ڈسپلن نہ کیا گیا ہو ۔ تو یہ بم بلاسٹ ہوائی جہازوں تک بھی پہنچ سکتے ہیں ۔ اور ائرپورٹ پر سارے تماشے ہو سکتے ہیں ۔ یہ بہت ضروری ہے انہیں جتنا ہو سکے ڈسپلنڈ کیا جائے لیکن گزارش صرف یہی ہے کہ ایک تو سپریم کورٹ کے judgement کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کو کس طرح یہ ہمارے بھائی tackle کرتے ہیں ۔ اور دوسری گزارش یہ ہے کہ اگر اس ڈسپلن میں لے جانا ہے تو پھر ان کے تمام ریکروٹمنٹ سے لیکر ریٹائرمنٹ تک ساری باتیں آرمی ایکٹ کے تحت ٹریٹ ہونی چاہیئے ۔ اس بنا پر میری گزارش ہے کہ اس کو یہ صحیح کر کے لائیں ۔ ہمیں کوئی اختلاف نہیں ہے ۔ شکریہ ۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب گلزار صاحب ۔

جناب گلزار احمد خان ۔ میں جناب آغا صاحب کی بات پر پوائنٹ آوٹ کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں ' آپ تقریر کرلیں ۔ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں ۔ جنرل ڈسکشن ہے ۔ If you want to speak on it.

جناب گلزار احمد خان ۔ جہاں تک سیکورٹی فورسز کا تعلق ہے اس کی تو اپنی اہمیت علیحدہ ہے لیکن یہ جو سپریم کورٹ کا ذکر کر رہے ہیں ۔ تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ highest فورم ہے ۔ much more supreme than the Supreme Court,one thing, Second thing, The Supreme Court or any other court has the discretion to interpret not legislate the things. جوکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ کیسے ہم ہنڈل کریں گے سپریم کورٹ کے judgement کو ۔ They are not supposed to legislate the things, they are

suppose to interpret only. That is my point Sir.

جناب چیئرمین ۔ کوثر صاحب You want to say any thing.

سیدمسعود کوثر ۔ جناب میں تو عرض کروں گا کہ جیسے اکثر ہمارے دوستوں نے تقریبا ان تمام معاملات پر افہام وتفہیم اور قومی مقاصد کو مدنظر رکھ کر اسے پارٹی کا یا ذاتی مسئلہ نہیں بنایا ۔ اور اس بات سے بھی اتفاق کیا گیا ہے کہ یہ ایک ایسا ادارہ ہے جوکہ انتہائی sensitive اور جس میں کہ ملک کی سیکورٹی ، ائر کرافٹ کی سیکورٹی passenger's security بہت چیزیں involve ہیں ۔ جناب والا بعض اوقات آئین میں بھی اور لاء میں مجموعی مقاصد کے لئے بعد انفرادی جو اس کے حقوق ہیں اس کو اس کا تابع بنایا جاتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں بحیثیت ایک وکیل کے مجھے بھی چند ایک کیس آئے تھے ۔ جیسے میں سمجھتا ہوں کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا ہے ایک ایسے ادارے سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی اس قسم کے جرائم میں ملوث ہو سکتے ہیں ۔ جیسے کہ بھنڈر صاحب نے کہا کہ سول عدالتوں میں ایک اپیل ہوتی ہے دوسری اپیل ہوتی ہے اور تیسری اپیل ہوتی ہے ۔ تو بھنڈر صاحب کو یہ بھی پتہ ہے کہ جب دادا جان مقدمہ داخل کرتے ہیں تو انکا پوتا ہی شاید اس مقدمے کا آخری فیصلہ سن سکتا ہے ۔ دو generation اس فیصلے کو نہیں سن سکتے ۔ تو یہ نوعیت اس محکمے کی ہے ۔ یہ سپیشل قسم کی situation ہے ۔ اور right of appeal جو ہے یہ آپ کا inherently fundamental right نہیں ہے ۔ right of appeal جو قانون آپ کو دیتا ہے تو وہ right of appeal بنتا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوکہ اس میں right of appeal دیا گیا ہے اور مجھے پوری امید ہے جب بھی محکمے کا سربراہ ہوگا وہ کوئی ایسا unilateral یا mala fide یا اس قسم کا فیصلہ نہیں کر سکے گا اور اگر کوئی ایسا ہی فیصلہ کیا جائے جو کہ آپ سمجھتے ہیں کہ بالکل غلط ہے تو آپ پھر superior courts میں constitutional jurisdiction میں جا سکتے ہیں اور اس کو چیلنج کر سکتے ہیں اور انصاف کے تمام تقاضے پورے ہو سکتے ہیں۔ تو اس لئے ان کی جو apprehensions ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ شاید اتنی وزنی نہیں ہیں اور مجھے امید ہے کہ وہ اس بل کی مخالفت نہیں کریں گے۔ شکریہ جی۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب چیئرمین۔ آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس موضوع پر بولنے کا موقع دیا۔ جناب والا اگرچہ میرا subject تو وکالت کا نہیں ہے لیکن بہرکیف کچھ باتیں ہوتی ہیں جو common sense کی ہوتی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ laws عام طور پر وہ بھی common sense اور اصولوں کی بنیاد پر بنائے جاتے ہیں۔ تو ایک عام شہری جس نے قانون کا مطالعہ نہ بھی کیا ہو فارمل طریقے سے وہ بھی کچھ نہ کچھ ان باتوں کو سمجھ سکتا ہے۔ جناب والا یہ جو ترمیم آئی ہے یہ ایئر پورٹ سیکورٹی فورس کے بارے میں ہے۔ اتفاق سے چند ممالک میں مجھے جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ جناب والا آپ بھی گئے ہیں۔ کافی دنیا آپ نے دیکھی ہے۔ اس معزز ایوان کے اراکین نے بھی جناب والا ہم نے تو نیویارک، واشنگٹن، شکاگو، لندن، پیرس یا دوسرے ممالک میں اس قسم کی وردی پہنے ہوئے ہر وقت آٹو میٹک weapon لئے ہوئے

باہر نکلتے ہوئے' اندر جاتے ہوئے' مسافروں کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے' اس طرح تو ہم نے کبھی نہیں دیکھا جناب۔ ایرپورٹ تو ایک بڑی خوبصورت جگہ ہوتی ہے۔ وہاں پر لوگ ' خصوصی طور پر سول ایر پورٹس' وہاں پر دنیا بھر کے لوگ' ملک کے لوگ' بچے ' خواتین آتی جاتی ہیں اور وہ دیکھتے رہتے ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ ان کو سیکورٹی کا احساس نہیں ہے وہاں پر بھی ہائی جیکنگ کے کیس ہوئے ہیں۔ وہاں پر بھی مختلف جرائم ہوتے رہتے ہیں لیکن میں نے جو observe کیا ہے اور جو میں نے سنا ہے وہاں پر وردی میں نہیں بلکہ plain clothes میں لوگ ہوتے ہیں جو کہ ہر طرح سے' وہ بالکل الرٹ ہوتے ہیں۔ جناب والا آپ کو معلوم ہے امریکہ کے صدر ریگن صاحب پر جب حملہ ہوا تھا تو اس وقت اس کے نزدیک کوئی باوردی پولیس وغیرہ نہیں تھی لیکن جس وقت حملہ ہوا یکدم آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایک طرف سے' دوسری طرف سے لوگ یکدم اس پر ٹوٹ پڑے۔ وہ لوگ باقاعدہ مسلح تھے لیکن ایک مہذب معاشرے میں جس کو سول کہتے ہیں' civilised معاشرہ اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ سول طریقے سے ڈیل کرتے ہیں۔ جناب والا اب یہ ایر پورٹ سیکورٹی فورس کہ جی اس طرح وردیوں میں اور ان کو دیکھ کرجرائم پیشہ لوگ ڈر جائیں گے ۔ وہ تو جناب ان کو ہر وقت تاک میں لئے ہوئےہوتے کہ یہ یہ شخص ہے اور اس سے بچنا ہے۔ باتیں تو بہت ہیں۔ میں اس طرف بھی آؤں گا لیکن سب سے پہلی بات یہ ہے کہ میں تو اس چیز کا ہی مخالف ہوں کہ ایر پورٹ سیکورٹی فورس وردی میں ہوں۔ بےشک یہ فورس ضرور ہو لیکن یہ وردی میں نہ ہو' یہ تو پلین کپڑوں میں ہوں اور وہ مکمل طور پر تاکہ جرائم پیشہ لوگیہ یا جو terrorists ہیں یا جو ہائی جیکرز ہیں ان کو پہچان نہ سکیں۔ ورنہ عام طور پر تو ان کو روزانہ لوگ دیکھتے ہیں کہ بھئی یہ ہے ان کا افسر ہے ' یہ ان کا فلاں ہے' یہ فلاں ہے۔ اس کو تاک میں لئے ہوئے ہوتے ہیں کہ سب سے پہلے اس کو دبوچ لو۔ اسکے بعد اس کو یا اس سے ہائی پاس ہو جاؤ۔ تو میری عرض یہ ہے کہ اس سیکورٹی فورس کے بارے میں' میں حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ اس کو واپس لے کر باقاعدہ اس چیز کی بالکل مکمل طور پر اس کی دوبارہ تشکیل ہونی چاہیئے اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ آرمی ایکٹ' تو جناب والا پولیس جو ہوتی ہے وہ ایک سول ادارہ ہوتا ہے۔ اب اس کو militarise کرنا تو جناب والا یہ تو ہم سول کی طرف یا جس طرح ہم کہتے ہیں جی ہم ۲۱ ویں صدی میں داخل ہوں گے تو ۲۱ویں صدی میں اس طریقے سے داخل ہونا کہ ہم ان اداروں کو militarise کریں جناب والا ہمیں چاہیئے کہ جہاں جہاں پر ایسی باتیں ہیں چاہیئے کہ ہم ان کو civilise کریں۔ آرمی کا ہمیں احترام ہے' ملٹری کا ہمیں احترام ہے۔ اس کا اپنا ایک مقام ہے کہ وہ ملکی سرحدوں کی حفاظت کرے۔ جناب والا یہ ملک کے اندر اور میں سمجھتا ہوں کہ بنیادی طور پر میں اس چیز کا مخالف ہوں کہ اس پر جو آرمی ایکٹ نافذ کیا جائے جناب والا میں تو بالکل اس کا مخالف ہوں اور ساتھ ساتھ میری تجویز ہے کہ حکومت اس بل کو واپس لے کر اس کو دوبارہ مشورے کے ساتھ' پورے ہاؤس کے مشورے کے ساتھ۔ ہم بالکل اس میں تعاون کریں گے' پورا ہاؤس کرے گاقومی مفاد کے پیش نظر کہ اس کو از سر نو جو ہے اس کی تشکیل کے متعلق ایک جامع بل سامنے لے آئے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا میں اس سلسلے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس پارٹی کے ہر قول و فعل میں ہمیشہ تضاد رہا ہے ۔ جناب والا ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ ضیاء الحق کی پالیسیاں ساری کی ساری خراب تھیں اور ہم عدالتوں کے چیمپین ہیں۔ اس بل کو غور سے دیکھئے ' اس وقت پاکستان میں تین قسم کی فورسز ہیں۔ آرمڈ فورسز ' پیراملٹری فورسز اور پولیس فورسز ۔ یہ پیرا ملٹری فورسز کے زمرے میں آتی ہیں۔ جناب والا مارشل لاء کے دور میں ' جس کو مارشل لاء کا دور اور ضیاء الحق کا دور کہتے ہیں ' ۱۹۷۶ میں ایک ایکٹ کے تحت وزارت دفاع نے اپنے attach department کے طور پر اے ایس ایف کو قائم کیا تھا۔ اس کے بعد ۱۹۸۴ میں ایک ترمیمی آرڈیننس کے ذریعے اسے منسوخ کر کے اور یہ ایکٹ لاگو کر دیا گیا جس کی آج یہ ترجمانی کر رہے ہیں۔ اس کے بعد ۱۹۹۲ میں سپریم کورٹ نے مارشل لاء کے آرڈیننس کو کالعدم قرار دیا اور اے ایس ایف کے لوگوں کی جو اپیلیں انہوں نے کر رکھی تھیں ' جو برخاست شدہ ملازمین تھے ' ان کی اپیلیں سپریم کورٹ نے منظور کیں۔ اور منظور کرنے کے بعد فیصلہ کیا کہ تمام اے ایس ایف کے ملازمین اس زمرے میں نہیں آتے اور انہیں بحال کر دیا جائے ۔ تو موجودہ حکومت جو ہر وقت جھوٹے طریقے سے عدالتوں کی چیمپین بننے کی کوشش کر رہی ہے اور ہر وقت یہ کہتے ہیں کہ ہم اعلیٰ عدالتوں کا بڑا احترام کرتے ہیں۔ پہلے یہ چھوٹی عدالتوں کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ یہ کینگرو کورٹس ہیں ۔ اب تو یہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ کسی چھوٹی موٹی عدالت نے نہیں کیا تھا۔ سپریم کورٹ کی عدالت کے فیصلہ کے برعکس یہ بل لا کے یہ چاہتے ہیں کہ جو برخاست شدہ تمام ملازمین ہیں ' وہ تو پہلے بحال ہو چکے ہیں ۔ لیکن ان کو انصاف ملنے کا جو ایک حق ہے کہ کسی کورٹ میں وہ جا سکیں جب انہیں نکالا جائے ' اس سے ان کو محروم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میری یہ درخواست ہو گی کہ اس بل کو کمیٹی کے پاس بھیجا جائے اور اگر یہ چاہتے ہیں کہ اس کے بارے میں آرمی ایکٹ لاگو کیا جائے تو پھر اے ایس ایف کے علاوہ پیرا ملٹری فورسز میں اور بھی بہت سی چیزیں آتی ہیں۔ رینجرز بھی ہے اور دوسرے بھی آتے ہیں۔ ان کے اپنے اپنے ایکٹ ہیں۔ پھر یہ کیوں نہ کریں کہ اس کو فوج کا ایک بریگیڈ بنا دیں ۔ پہلے بھی وہاں ایک بریگیڈئر یا ایک سروس مین جو ہے اس کی اپوائنٹمنٹ وہاں پر کی جاتی ہے۔ کیوں نہ اس کو ایک بریگیڈ بنا دیا جائے تاکہ یہ تمام ملازمین ' اگر ان کے اوپر سختی کرتی بھی ہے تو ان کو کم از کم وہ حقوق تو مل جائیں جو آرمی والوں کو ملتے ہیں۔ اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ اس کو کمیٹی کے پاس بھیجا جائے اور اچھے طریقے سے دیکھ کر پھر اس کو یہاں پر لایا جائے ۔

جناب چیئرمین۔ڈاکٹر حی صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ شکریہ۔ جہاں تک ائرپورٹ سیکورٹی فورس کے بل کا تعلق ہے یا اس میں جو امنڈمنٹ ابھی موجودہ حکومت نے پیش کی ہے اس میں اہم تر بات جو میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس سے تو کسی کو اختلاف نہیں ہے کہ ائرپورٹ پسنجرز ' ائرکرافٹس اور ائرپورٹ کا سارا جو سیکورٹی نظام ہے اس کو بہتر سے بہتر بنایا جائے ۔ اس سے کسی کو اختلاف ہو نہیں سکتا ہے اور یہ ایک مناسب بات بھی ہے ۔ مگر بنیادی بات یہ ہے کہ تمام مہذب دنیا

میں یہ مسئلے مسائل سب کو درپیش ہیں ۔ یہاں ائرپورٹ سیکورٹی کے بارے میں جو زیادہ زور دیا جاتا ہے وہ یہ کہ ہائی جیکنگ وغیرہ نہ ہو ۔ کوئی اس طرح کا اور مشکل مسئلہ نہ ہو یا دوسری مشکلات ائرپورٹ پر جو درپیش آتی ہیں ان کا تدارک ہو ۔ کیا یہ مسئلے دوسری مہذب دنیا کو درپیش نہیں ہیں۔ ساری مہذب دنیا کو یہ مسائل درپیش ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ آج مہذب معاشرے کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اپنے سروسز کے جو لوگ ہیں ' ہمارے جو ملازمین ہیں ان کے ساتھ ہم انصاف کریں اور ایسا رویہ اختیار کریں جو باقی مہذب دنیا میں ملازمین کے ساتھ یا جیسے دوسری بین الاقوامی دنیا کے ائرپورٹ ملازمین کے ساتھ یا ائرپورٹ سیکورٹی فورس کے ساتھ جس طرح کا طرز عمل ہے یا جس طرح سے وہ اپنے ملازمین کو ائرپورٹ سیکورٹی فورس کے حوالے سے انصاف دیتے ہیں ہمیں بھی اُس طرح سے انصاف کے تقاضوں کو ایک جمہوری معاشرے کے حوالے سے پورا کرنا چاہئے ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ جو ائرپورٹ سیکورٹی فورس ہے یہ حقیقتاً آرمی فورس کے حوالے سے نہیں پہچانے جاتے جیسا کہ چوہدری صاحب نے فرمایا ہے یہ پیرا ملٹری فورس ہے ۔ تو جس طرح کے قوانین اس کیلئے ہونے چاہئیں وہی قوانین اس کیلئے موزوں ہوں گے۔ اور اگر ہم انہیں پیرا ملٹری فورس کی حیثیت سے دیکھتے ہیں تو ان کیلئے وہی قوانین ہونے چاہئیں اور اگر ہم سمجھتے ہیں کہ نہیں یہ بہت اہم جگہ ہے یہ آرمی ایکٹ کے تحت ان کو آنا چاہئے۔ ان کا جو اپیل کا حق ہے اس کو ان سے لے لینا چاہئے۔ تو پھر ہم ان کو مراعات بھی اس طرح سے دیں پھر ان کو جو فوائد ہیں سروسز کے جو اہم تر سروس کے حوالے سے ان کو دی جاتی ہیں تو ان کی وہ سہولتیں وہ مراعات ان کی ضروریات بھی اس طرح سے دیکھی جائیں ۔ پھر اس میں مناسب ہوگا کہ وزیر قانون صاحب جو ہیں اس کے بارے میں پورے ایوان کو وضاحت کرکے اعتماد میں لیں کہ وہ ان سے کس طرح سے duties جو ہیں وہ لینا چاہتے ہیں(ائیر پورٹ سیکورٹی فورس سے)۔ اور یہ جو امنڈمنٹ بل ۱۹۹۴ء انہوں نے پیش کیا ہے اس کے حوالے سے وہ ان کو کیا مراعات دینا چاہتے ہیں وہ انہیں(ائیر پورٹ سیکورٹی فورس) ملازمین کو آیا کس فورس میں شمار کرتے ہیں یہ ساری باتیں میں سمجھتا ہوں کہ وضاحت طلب ہیں .اور اس کے ساتھ' ساتھ جو بنیادی بات ہے وہ یہ ہے کہ تمام سول ملازمین کی طرح انہیں بھی جو ہے انصاف کے پورے پورے مواقع ملنے چاہئیں اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے چاہئیں ۔ ایک شہری کی حیثیت سے ایک ملازم کی حیثیت سے سول ملازم کی حیثیت سے جو ان کا انصاف کا حق بنتا ہے وہ ان کو ملنا چاہئے اور انہیں بھی یہ تحفظ ملنا چاہئے کہ ان کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی نہ ہو اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ اگر بل کے مقاصد کی وضاحت اس طرح سے کی جائے جس سے ان لوگوں کے جو مفادات ہیں (ائیر پورٹ سیکورٹی فورس کے) وہ اس امنڈمنٹ بل کے ذریعے ان کو مل جائیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ ۔ شفقت محمود صاحب ۔

جناب شفقت محمود ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب چیئرمین صاحب ' ہم اکثر قومی مفاد اور National interest کی باتیں کرتے ہیں اور ہر طرف سے یہ تلقین کی جاتی ہے کہ قومی مفاد جو ہے وہ شخصی یا پارٹی interest سے بالا تر ہے ۔ اور جب قومی مفاد کا ایک مسئلہ آتا ہے تو یہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ بجائے اس کے کہ اس پر non partisan approach لی

جانے اس میں طرح طرح کے مسائل بتائے جاتے ہیں ۔ لیکن آج یہاں ایک مظاہرہ ہوا ہے جس کا ہمیں نوٹس لینا چاہئیے اور جس کا میں خیر مقدم کرتا ہوں اور اس کا نوٹس سارے ہاؤس کو اور پریس کو بھی لینا چاہئیے۔ اور وہ یہ ہے کہ آج اپوزیشن کے ایک معزز رکن بریگیڈیئر حیات صاحب نے کھڑے ہو کر اس بل کی حمایت میں تقریر کی ہے اور انہوں نے عملی طور پر یہ ثابت کیا ہے کہ جہاں قومی مفاد کے معاملات آتے ہیں جہاں اجتماعی مفادات کے معاملات آتے ہیں وہاں وہ پارٹی کی رکنیت یا ان معاملات سے بالاتر ہو کر قومی مفاد کی بات کرتے ہیں ۔ جناب والا' اصل بات تو یہ ہے کہ ہمارے ملک میں آپ دیکھیں کہ ڈسپلن کا فقدان ہو رہا ہے۔ ہر جگہ بے راہ روی کی طرف لوگ گامزن ہیں ۔ عدالتوں کا ناجائز استعمال ہو رہا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ عدالتوں سے جو حقوق ملے ہیں ان کا صحیح استعمال ہو ان کا ناجائز استعمال ہو رہا ہے۔ یعنی کہ ایک stay order آ جاتا ہے وہ چھ چھ سال دس دس سال stay order چلتا ہے۔ اس کے علاوہ جو سول کورٹس میں مسائل آتے ہیں ان کا فیصلہ کبھی نہیں ہوتا۔ میں آپ کو یہ عرض کروں کہ سروسز کے اندر عمومی طور پر مجموعی طور پر ڈسپلن قائم رکھنا تقریباً ناممکن بنا دیا گیا ہے۔ کیوں ؟ اس لیے کہ عدالتوں نے ' میں اس کو emphasise کرتا ہوں کہ لوگوں نے عدالتوں کو اس طریقے سے استعمال کیا ہے کہ کسی بھی شخص کے خلاف کسی بھی سروس میں کوئی desciplinary action لینا جوہے وہ تقریباً impossible ہو گیا ہے ۔ We are living with this now in our Ministries , in our Divisions and in our Government. کہ جہاں پر ڈسپلن جو ہے وہ ہم قائم رکھ ہی نہیں سکتے۔ لیکن at least in the ائیر پورٹ سیکورٹی فورس جس میں ہر کوئی کہتا ہے اور بڑی بڑی تقریریں ہو رہی ہیں کہ جناب pessangers کا مفاد ہے' سیکورٹی کا ہے۔ ہائی جیکنگ کو بچانا ہے۔ باتیں تو کر رہے ہیں لیکن جب ہم نے یہ بل introduce کیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ائیر پورٹ سیکورٹی فورس کسی ڈسپلن کے تحت ہو۔ آپ imagine کر سکتے ہیں کہ اگر اس کا کمانڈ اور کنٹرول جو ہے وہ disturb ہو جائے' اگر جو اگرایئرپورٹ سیکیورٹی فورس کے جو جونیئر آفیشلز ہیں ان کو پتہ ہو کہ ہمارا کمانڈر ہمارا تو کچھ کر نہیں سکتا تو کس قسم کا وہاں پہ ڈسپلن ہو گا ؟ کس قسم کی وہاں پہ سروس ہو گی ؟ کس قسم کی وہاں Protection ہو گی ؟ تو میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ خدارا اس قسم کی تنکیحات نہ نکالیں۔ یہ قومی مفاد کی بات ہے یہ ایک Disiplined force ہے ۔ کچھ ڈسپلن جو ہے قوم کے معاملات میں آنا چاہئیے اور اس بل کو آپ متفقہ طور پر پاس کریں اور یہ جو ہے Seconed right of apeal اور Third right of apeal اس کا مطلب صرف اور صرف یہ ہے کہ کہ کوئی ایگزیکٹیو جو ہے وہ کسی آرگنائزیشن میں ڈسپلن جو ہے اس کو Enforce نہ کر سکے ۔ تو میں آپ سے گزارش کرتا ہوں اور آپ کے توسط سے اپوزیشن کے ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ آئیے مل کے ہم اس بل کو متفقہ طور پر کو پاس کریں اور قوم کو ہم یہ پیغام دیں کہ ڈسپلن کے معاملے میں سیکیورٹی فورسز کے معاملے میں ہماری رائے ایک ہے اور ہم کسی کو یہ اجازت نہیں دیں گے کہ فورسز کا ڈسپلن وہ خراب کرے ۔ مہربانی شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ چوہدری شجاعت حسین آن اے پوائنٹ آف آرڈر ۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا بڑی اچھی بات کی ہے شفقت محمود صاحب نے کہا کہ آئیے آج مل کے ضیاء الحق کی پالیسیو ں کو Endorse کریں ۔ کیوں کہ یہ ان کی پالیسی کا ایک حصہ ہے ۔

جناب چیئرمین۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ۔ شفقت محمود صاحب ۔

جناب شفقت محمود ۔ جناب والا یہ بار بار ضیاء الحق کی باتیں کر رہے ہیں ۔ بات یہ ہے کہ آپ نےحقائق کے منافی ایک غلط بات کی ہے ۔ ایئرپورٹ سیکیورٹی فورس جو ہے یہ پیپلز پارٹی کی پہلی حکومت جس کے پرائم منسٹر ذوالفقار علی بھٹو تھے انہوں نے بنائی تھی نہ کہ ضیاء الحق ۔ ضیاء الحق نے تو برباد کیا ہے اس ملک کو اس کو کہاں بیچ میں لے آئے ہیں ۔

چوہدری شجاعت حسین۔ ۱۹۸۴ء میں کس کی حکومت تھی ؟

جناب چیئرمین۔ چوہدری صاحب اس طرح آپس میں بات نہ کریں ۔ منظور احمد گچکی ۔

جناب منظور احمد گچکی ۔ جناب والا میری اس بل کے بارے میں اپنی رائے ہے ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اب یہ ایک ریت چلی ہے کہ جب بھی اس قسم کی فورسز بنتی ہیں تو آگے چل کے انہیں کسی نہ کسی طریقے سے آرمڈ فورسز کے حوالے کیا جاتا ہے ۔ مجھے یہ شک ہے کہ جس طرح کہ میں نے سنا وزیر قانون کو اور باقی معزز اراکین کو بھی سنا مجھے لگتا یہ ہے کہ اس کے دو پورشن ہوں گے ۔ ایک سویلین کا ہو گا کہ جو سویلین سے ہو گا اور باقی جو ہے جو Active force ہے اس کا تعلق آرمی سے ہو گا اور وہ آرمی کے ڈسپلن میں ہی رہے گا ۔ جناب والا اس سلسلے میں ہم نے ہمیشہ یہ کہا ہے کہ جتنے بھی پیرامٹری فورسز ہیں یا اس قسم کے ادارے ہیں اس میں ہم یہ کہہ سکتے تھے کہ صوبوں کے حقوق کو Protect کیا جانا چاہئیے ۔ جس طرح کوسٹ گارڈ ہے یا آپ کی ایئرپورٹ سیکیورٹی فورس ہے یا F.C's. ہیں ۔ لیکن اگر یہ Directly آرمی کے Under چلا جاتا ہے تو مجھے شک ہے کہ پھر وہ جو کوٹہ سسٹم ہے ہمارا ملازمتوں میں وہ Maintain نہیں ہو گا جس طرح کہ اس وقت فوج میں نہیں ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ لوگوں کے تحفظ کی بات ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا دنیا کے باقی ایئرپورٹس پہ فوج متعین ہے ؟ میں نے تو نہیں دیکھا کہ وہاں ریگولر آرمی کے لوگ یا فورسز کے لوگ وہاں پہ ہوں ۔ بالکل اسی طرح کی ہی سیکیورٹی فورسز ہیں جیسے اس وقت ہمارے ہیں اور پھر اگر آپ اس کا Ratio دیکھیں دنیا میں جتنے باقی انٹرنیشنل ایئرپورٹس میں ہائی جیکنگ کا سلسلہ زیادہ رہا ہے ۔ لیکن ہمارے ملک میں اس کی کوئی مثال نہیں ہے ۔ ایک مثال دی جاتی ہے جو ایک ڈرامہ تھا شاید ۔ لیکن باقی اور کہیں نہیں ہے تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ موجودہ فورس اور موجودہ جو اے ایس ایف ہے یہ زیادہ Effective ہے بہ نسبت اس کے کہ ہم کہیں آرمی سے لوگوں کو لے کر آئیں ۔ تیسری بات جناب والا میں عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر اس کو آرمڈ فورسز کے حوالے کر دیا جاتا ہے تو ان کا جو Fundamental right ہے ' ان کا جو ایک حق ہے اپیل کا وہ میں سمجھتا ہوں وہ ضائع جاتا ہے وہ ختم ہو جاتا ہے ۔ جو مجھے سب سے زیادہ اعتراض ہے اس بل پہ وہ یہ ہے کہ اس کو اس میں ہی رہنے دیا جائے تاکہ یہ جو صوبوں کے حقوق ہیں وہ Protect

ہوں ۔ اس طریقے سے نہیں ہو سکتے جیسے آپ کر رہے ہیں ۔ اگر اس کی کوئی گارنٹی دیتا ہے ہمیں کہ صوبوں کو ان کے حقوق ملیں گے کوٹہ کے حوالے سے اور کوٹہ سسٹم یہاں Maintain ہو گا تو پھر تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹھیک ہے وگرنہ میں نہیں سمجھتا کہ اگر اس طریقے سے یہ فورسز کے پاس چلا جائے تو وہ حق جو ہے وہ میں سمجھتا ہوں کہ نہیں ملیں گے ۔ شکریہ ۔

جناب چیئرمین۔ راشدی صاحب ۔

Mr. Hussain Shah Rashdi: Mr. Chairman, there is no denying of the fact that the Airport Security Force is entrusted with a very sensitive task. There is a consensus developed in the House even on both sides that this is a very sensitive matter and Airprot Security Force is doing a job which mainly concerns the security of aircrafts, passengers and airports.

Sir, what has pained me is that the other side is trying to give an impression that the Government is trying to circumvent the judgement given by the Supreme Court which is not so. The Government and this House has tremendous respect for the superior courts as the superior courts are held in high esteem by this Hosue and the Government. The problem is that the Supreme Court has interpreted a law under which the Airport Security Force is presently working, which it has rightly done. But Sir, the laws are changed, the laws are repealed, the laws are amended according to the changed circumstances. Mr. Chairman, we see the law and order situation that is prevailing in Pakistan particularly in Karachi and in Sindh. The Airport Security Force if it is continued to remain under the present law, will not be subject to such strict discipline as the Armed Forces are and what happens if there is any lapse on the part of the Airport Security Force, and if an immediate action is taken, if they are under civil law, they can always requested for relief from court and, generally, the stay order is granted with the result that discipline suffers. Therefore, I strongly support the amendment and I strongly support the Bill because this is a force which must be under discipline of Army. We cannot take any risk. Another friend has given an impression and given an example of other airports. Sir, the circumstances are different in every country and the circumstances prevailing in our country do require that we bring Airport Security Force under the Army Act. Thank you.

جناب چیئرمین۔ حافظ حسین احمد آپ تو بول چکے ہیں ۔

حافظ حسین احمد۔ نہیں جناب ابھی میں نے بولنا ہے اور بہت کچھ بولنا ہے ۔

سید اقبال حیدر۔ چھوڑیں حافظ صاحب آپ بول چکے ہیں ۔

حافظ حسین احمد۔ آذان کتنے بجے ہوتی ہے ؟

جناب چیئرمین۔ پونے دو بجے ۔

حافظ حسین احمد۔ جناب انہوں نے مجھے کہا ہے کہ آج آذان بند کر رہے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو وقت ہے آذان اس کے مطابق آذان ہونی چاہئیے ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں آذان کیسے بند کی جا سکتی ہے ۔

سید اقبال حیدر۔ آذان کو کون بند کر سکتا ہے یہ ابھی بھی آذان دے سکتے ہیں ۔

حافظ حسین احمد۔ میں آپ کو ہال سے باہر نہیں نکالنا چاہتا ۔ بسم اللہ الرحمانِ الرحیم ہ موجودہ ترمیمی بل جو ہے انتہائی اہم ہے اور اس پہ میرے رفقاء نے سیر حاصل بحث کی ہے ۔ موجودہ بل کی ایک تو شرعی حیثیت ہے ' دوسری قانونی اور کچھ اخلاقی حیثیت بھی ہے اور سب سے بڑھ کر انسانی حقوق کا جو مسئلہ ہے وہ بنیادی طور پہ اس بل اور اس ترمیم کی وجہ سے بنیادی حقوق مجروح ہو رہے ہیں ۔ عالمی سطح پہ اس وقت بنیادی حقوق کا مسئلہ ہر فورم پہ اٹھایا جا رہا ہے ۔ خصوصی طور پہ موجودہ حکومت بھی ہر ایک ایسے مسئلے پر بنیادی حقوق کی بات کرتی ہے اور اس حوالے سے عالمی سطح پہ یہ تاثر دینا چاہتی ہے کہ پاکستان میں بنیادی حقوق پہ کوئی قدغن نہیں ہے ۔ مسئلہ کشمیر کے متعلق بھی موجودہ حکومت نے عالمی سطح پہ بنیادی حقوق کے حوالے سے' انسانی حقوق کے حوالے سے ہی قرارداد پیش کی ہے ۔ لیکن جناب چیئرمین صاحب عجیب دوغلی پالیسی ہے ے کہ بیرونی ممالک تو آپ کو انسانی حقوق کے حوالے سے قراردادیں پیش کرتے ہیں ۔ اور اپنے ملک میں اپنے دس ہزار ملازمین کے خلاف وہ اقدامات کررہے ہیں کہ ان کے بنیادی اور انسانی حقوق تلف ہوں اور وہ انسانی حقوق سے محروم ہوں جناب چیئرمین صاحب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ غریب ملازمین کو عدل اور انصاف سے محروم رکھنے کی جو سازش کی جارہی ہے ہم اس کی بھر پور مخالفت کرتے ہیں ۔ آج حقوق انسانی کو پامال کرکے حیوانی قوانین اور جنگل کا قانون بنایا جارہا ہے ۔ جس کے تحت فورس کمانڈر کے ذریعے دس ہزار ملازمین کے حقوق کو تلف کیا جائے گا۔ جناب چیئرمین صاحب ائیرپورٹ سیکورٹی فورس سن۱۹۷۵ کو معرض وجود میں آئی اور اس دور میں قومی اسمبلی میں اے ایس ایف ایکٹ ۱۹۷۵پاس ہوا شفقت محمود صاحب بالکل صحیح کہہ رہے ہیں کہ یہ ان کے دور کی بات ہے لیکن ہمارا رونا یہی ہے کہ جو کچھ آپ اس دور میں کرتے رہے آج سب پر کیوں پانی پھیرنا چاہتے ہیں ۔ اس دور سے کچھ عرصہ پہلے جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم سول مارشل لا ایڈمنسٹریٹر بھی رہے لیکن اس دور میں بھی انہوں نے کوئی ایسے اقدامات نہیں کیے جو آپ اور جناب اقبال حیدر صاحب اپنے جمہوری دور میں کرنا چاہتے ہیں ۔ جناب چیئرمین صاحب ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ حصول انصاف کے لیے اس وقت ملازمین پر کوئی قدغن نہیں تھی اور تادیبی کارروائی جن ملازمین کے خلاف کی گئی انہوں نے ڈائریکٹر جنرل اس وقت یہ سول ایوی ایشن کے

ساتھ تھے ۔اور انہوں نے ان کو اپیل کا حق دیا ۔ لیکن جناب چیئرمین صاحب اس کے بعد سن ۱۹۸۲ میں اور ۱۹۸۴میں فورس کمانڈر کی خواہش پر اے ایس ایف کو ڈسپلن رول کے تحت اس کا ترمیمی آرڈیننس جاری کیا گیا ۔ اور اس حوالے سے اسے آہستہ آہستہ آرمی کی طرف لانے کی کوشش کی گئی ۔ جناب چیئرمین ہم سمجھتے ہیں کہ آخر مارشل لا کی باقیات کو ختم کرنے کی دعوے دار حکومت اس دور کے باقیات کو مزید کس لیے مستحکم کرنا چاہتے ہیں ۔ اور اس کے بعد ۱۹۸۲میں جب سول ایوی ایشن خود مختار ادارا بنایا گیا تو انہوں نے اے ایس ایف کو اس سے علیحدہ کرکے براے راست ایک اور آرڈر کے ذریعے وزارت دفاع کے سپرد کردیا ۔ جناب چیئرمین صاحب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس طریقے سے ان ملازمین کے خلاف سیاسی بنیادوں پر اقدامات کرنے کا جواز فراہم کیا گیا ۔ اس وقت بھی یہ ملازمین فریاد کرتے رہے ۔ لیکن شنوائی نہیں ہو سکی ۔ جوں ہی اقدام کیا گیا اس کے بعد درجنوں ملازمین بلاوجہ ملازمت سے بتائے بغیر برخاست کیا گیا انہیں ملازمت سے علیحدہ کیا گیا ۔ اور جب انہوں نے اپیل کی کوشش کی تو انہیں دھتکار دیا گیا ۔ اور وہ عدالت عظمٰی کی طرف انہوں نے رجوع کیا اور وہ سپریم کورٹ میں پہنچے ۔ ملک کی اعلیٰ ترین عدالت سپریم کورٹ میں فورس کمانڈر نے یہ موقف پیش کیا کہ مذکورہ آرڈیننس کے تحت عدالت عظمٰی سپریم کورٹ کو اس فیصلے کا حق حاصل نہیں ہے ۔ کہ ان برطرف شدہ ملازمین کے مسئلے کو زیر غور لاسکیں ۔ جناب چیئر مین صاحب لیکن آپ دیکھیے کہ عدالت نے اس سے اتفاق نہیں کیا بلکہ ان کی اس اپیل کو نہ صرف منظور کیا اس پر بحث کی گئی اور اس اپیل کی رو سے ان ملازمین کو بحال کیا گیا ۔ اور سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ یہ جوفیصلہ فورس کمانڈر نے کیا ہے ۔ یہ غلط ہے ۔ یہ انسانی حقوق اور بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے اور سپریم کورٹ کافیصلہ یہ تھا کہ یہ تمام ملازمین بحال ہیں ۔ اور ان کے خلاف جو الزامات لگائے گئے ہیں جن کے تحت ان کو سزا دی گئی ہے وہ تمام ختم کی جائیں اور یہ ریکارڈ پر ہے کہ وہ ملازمین بحال ہو گئے جناب چیئرمین صاحب سپریم کورٹ نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ اے ۔ایس ۔ایف کے ملازمین جو ہیں وہ سول سرونٹ ہیں ، انہیں اپیل کے حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا ۔ اور یہ بھی فیصلہ دیا کہ عدالتوں کو اختیار ہے ، سماعت اور اس پر فیصلے کا' اور جناب چیئرمین صاحب عدالت اعظمیٰ نے ان تمام محرکات اور تفصیلات کا جائزہ لیا' اس پر بحث ہوئی ، انہوں نے اس کی سماعت کی ، اور مکمل تجزیے کے بعد عدالت اعظمیٰ نے اپنا مفصل فیصلہ صادر کیا۔ جس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ نمبر ا ایئرپورٹ سیکورٹی فورس کے ملازمین سول سرونٹس ہیں ۔ اس لئے سول ملازمین کے حقوق کے حقدار ہیں ۔ جناب چیئرمین صاحب یہ سب سے پہلا paragraph ہے اس فیصلہ کا جس میں ملک کی سب سے اعلیٰ ترین عدالت نے یہ فیصلہ دیا کہ ائیرپورٹ سیکورٹی فورس کے جو دس ہزار سے زائد ملازمین ہیں وہ سول سرونٹ ہیں اور اس کے لئے سول ملازمین کے جو حقوق ہیں ان کے حقدار ہیں اور ان کے خلاف اگر کوئی فورس کمانڈر کاروائی کرتا ہے ، کسی طریقے سے انہیں ملازمت سے برطرف کرتا ہے یا کوئی تادیبی اقدامات اس کے خلاف کیے جاتے ہے تو وہ زیادتی ہے۔ یہ نہیں ہونی چاہیئے۔

نمبر(۲) ائیرپورٹ سیکورٹی فورس کی بھرتی فیڈرل پبلک کمیشن کے ذریعے ہوتی ہے ۔ اور ائیرپورٹ سیکورٹی فورس کی تنخواہیں ، چھٹی کے رولز ، میڈیکل رولز اور دوسری تمام مراعات سول رولز

کے تحت ہیں ۔ یہ فیصلہ جناب جو میں پڑھ رہا ہوں سپریم کورٹ کا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ذرا وقت کا خیال کریں۔

سید اقبال حیدر۔ یہ فیصلہ تو ہم پڑھ چکے ہیں۔

حافظ حسین احمد۔جناب آپ پڑھ چکے ہیں میرا حق ہے کہ میں اس فیصلے کے مطابق بحث کر سکوں ۔

جناب چیئرمین۔بہرحال آپ ذرا وقت کا خیال کریں۔

حافظ حسین احمد۔جی میں بالکل خیال رکھ رہا ہوں کہ آذان ہو جائے انشاء اللہ ----- نہیں بالکل نماز پڑھیں ہمارے ساتھ ۔ پھر ہم بیٹھیں گے، آدھی رات تک بیٹھیں گے ایسی کوئی بات نہیں لیکن یہ قدغن آپ نہ لگائیں ۔ ابھی تک یہ پاس نہیں ہوا ہے آپ ہم پر قدغن لگا رہے ہیں ۔ تو جناب چیئرمین صاحب میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جبکہ سابقہ رولز، متذکرہ آرڈیننس کے ذریعے ختم ہو چکے ہیں اس لئے جب تک رولز مرتب نہ ہوں یہ غلط ہے ۔ ائیرپورٹ سیکورٹی فورس کی بھرتی فیڈرل پبلک کمیشن کے ذریعے ہوتی ہے۔ تنخواہیں، چھٹی کے رولز، میڈیکل رولز اور دوسری تمام مراعات سول رولز کے تحت ہیں کہیں بھی آرمی ایکٹ کا اطلاق نہیں ہوتا ۔ اس لئے سول رولز کے تحت ائیرپورٹ سیکورٹی فورس کے ملازمین کو اپیل کے حق سے محروم نہیں کیاجا سکتا۔ یہ جناب سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے ۔ تیسرا جو انہوں نے فیصلے میں paragraph دیا ہے کہ ڈسپلن رولز، ائیرپورٹ سیکورٹی فورس میں ۱۹۸۴ء کے آرڈیننس کے تحت صرف ایک شق میں ترمیم کی گئی ہے یعنی جناب پورا آرڈیننس ہے اگر واقعی آپ اس کو کرنا چاہتے ہیں تو پھر اس کی کیا ضرورت ہے کہ آپ صرف Article 4 میں ہی ترمیم کریں اور دیگر تمام جو ان کے آرٹیکل ہیں ان کو نہیں چھیڑا گیا ۔اور اس کے بعد یہ کہ جب آرڈیننس ختم ہو چکا تو ابھی تک کوئی رولز بھی مرتب نہیں کیے گئے ہیں ۔ اس لئے ائیرپورٹ سیکورٹی فورس کے ملازمین رولز ۱۹۷۳ء کے تحت اس وقت کاروائی کے مستوجب ہیں ۔ اچھا ایک اور مسئلہ تھا کہ اس سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد، ائیرپورٹ سیکورٹی فورس کے فورس کمانڈر صاحب نے سپریم کورٹ میں دوبارہ نظر ثانی کی اپیل دائر کی ۔ اور جس کو عدالت نے مفصل طور پر سنا، حالانکہ محکمہ نے اپنی مرضی سے ڈپٹی اٹارنی جنرل پاکستان کی جگہ ایک پرائیویٹ وکیل کا بندوبست کیا۔جوکہ ایک مایہ ناز بیرسٹر جناب خالد اسحاق صاحب ہیں ۔انہیں لا کر ملازمین کے خلاف وکیل نامزد کیا اوراس کی لاکھوں روپے کی فیس بھی انہیں غریب ملازمین کی تنخواہوں سے ادا کی گئیں۔تاہم عدالت عظمیٰ نے فورس کمانڈر کے موقف کو یکسر رد کر دیا اور اس فیصلے کو بحال رکھا کہ یہ سول سرونٹس ہیں ان کو نہیں نکالا جا سکتا اور انہیں اپیل کے حق سے محروم نہیں رکھا جاسکتا۔ جس سے دس ہزار ائرپورٹ سیکورٹی فورس کے غریب ملازمین نے سکھ کا سانس لیا۔ اور اپنی ملازمت میں محنت اور دلچسپی کے ساتھ وہ سرگرم عمل ہوگئے جناب رات ہم ساڑھے دس بجے تک بیٹھے رہے ہم ہاسٹل پہنچے تو کھانا ختم ہوچکا تھا۔ اس کے باوجود ہم یہاں بیٹھے اگر وہ نہیں بیٹھ سکتے تو اور بات ہے وہ چلے جائیں۔ لیکن میرا استحقاق بنتا ہے اگر میں موضوع سے ہٹ کر بات کروں تو آپ جناب چیئرمین مجھے ٹوک سکتے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔نہیں کوشش کریں کہ مکمل ہو جائے ۔

حافظ حسین احمد ۔میں کوشش کرتا ہوں جی ۔

جناب چیئرمین۔آپ میں صلاحیت ہے کہ آپ ایک چیز کو مختصر بھی کرسکتے ہیں ۔

حافظ حسین احمد ۔وہ صلاحیت میں اکثر استعمال کرتا رہا ۔ آج میں دوسری صلاحیت استعمال کرتا ہوں اس کو لمبا کرنے کے لئے اور آپ اس کو بھی داد دیں گے انشااللہ۔

جناب چیئرمین۔نہیں پھر کسی موقع پر کردیں ۔ چلیں جی۔

حافظ حسین احمد ۔جناب دیکھیں یہ کیا فرما رہے ہیں جی ؟

جناب چیئرمین۔ کیا کہہ رہے ہیں نہیں ڈاکٹر صاحب ایسی بات نہ کریں ۔

حافظ حسین احمد ۔جناب یہ سینیٹ کے رکن نہیں ہیں آپ ہمیں مجبور نہ کریں کہ انہیں باہر نکال دیں۔

جناب چیئرمین ۔نہیں ڈاکٹر صاحب یہ بات صحیح نہیں ہے کسی کے بارے میں یہ کہنا نہیں چاہیے آپ نے جو بات کی ہے I expunge your remarks which are malafide I don't think he should make his aspersions about an honourable member of the Senat.

حافظ حسین احمد ۔ شکریہ جناب میں اس پر بحث نہیں کرتا ۔ لیکن یہ جو کچھ کرتے ہیں وہ کیا ہے ۔ہمارے ساتھ دھوکہ بازی کھلے سوالات کے جوابات میں کرتے ہیں میں اس پر بحث نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین۔براہ مہربانی ایسی بات نہ کریں ۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب چیئرمین دیکھیں میں بالکل شرافت سے اس پر بحث کر رہا تھا۔ انہوں نے خالد اسحاق صاحب کو لاکھوں روپے کی فیس ادا کی اور ----- مداخلت---------

جناب چیئرمین ۔حافظ صاحب بات یہ ہے کہ سپریم کورٹ کی تاریخ تو اپنی جگہ اب مسئلہ یہ ہے کہ جو ترمیم کی جا رہی ہے وہ ہے -----

حافظ حسین احمد ۔میں بھی وہی بات کر رہا ہوں کہ یہ عدالت اعظمی کے فیصلے کی خلاف ورزی ہے۔ اب تک تو کوئی قانون نہیں بنا ہے ۔ اب تک جو باتیں وزیر قانون کر رہے ہیں کیونکہ قانون پاس نہیں ہوا ہے ۔ اب تک ملازمین کی حق تلفی کے خلاف جو کر رہے ہیں تو اس وقت تو عدالت اعظمی کا فیصلہ برقرار ہے ۔ اور اس وقت جب فیصلہ برقرار ہے تو یہ توہین عدالت کے مرتکب ہو رہے ہیں ۔ ڈاکٹر شیر افگن صاحب اور وزیر قانون صاحب۔ یہ میں کہنا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔اچھا چلیں وہ بات تو کہہ دی ناں آپ نے اب آگے چلیں

حافظ حسین احمد ۔ جی اگر آپ مجھے چھوڑ دیں تو میں جلد ختم کروں یہ گلزار صاحب کھڑے ہیں ان کا بل کل آیا تھا جی ۔

جناب چیئرمین۔نہیں آپ مکمل کریں جی حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد۔جناب چیئرمین صاحب خالد اسحاق صاحب نے جو عدالت عظمٰی کے سامنے جو اپیل دائر کی تھی عدالت عظمٰی نے اس فیصلے کو بھی معطل کیا اور ان کے موقف کو رد کیا۔ اور اس پرانے فیصلے کو انہوں نے برقرار رکھا۔ تو جس سے غریب ملازمین جو تھے انہوں نے سکھ کا سانس لیا۔ اور اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کے لئے مشغول ہو گئے۔ جناب محترم سینئر شفقت محمود صاحب نے فرمایا کہ ریٹائرڈ بریگیڈیر محمد حیات صاحب نے اس کی حمایت کی ہمیں بڑی خوشی ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ کوئی آرمی کا آدمی ہی اس کی حمایت کرسکتا ہے کوئی سویلین اس کی قطعاً حمایت نہیں کرسکتا۔ اس لئے میں گزارش کر رہا ہوں آپ اس کا حوالہ نہ دیں۔ اور شفقت محمود صاحب نے ایک اور بات کی کہ عدالتوں کا ناجائز استعمال ہو رہا ہے۔ وہاں پر عدالتوں میں ڈسپلن نہیں ہے ججوں میں نہیں ہے۔ تو کیا میں پوچھنا چاہوں گا کہ کوئی اسی طرح کی کوئی دفعہ جو ہے وہ آپ ان کے لئے بھی چاہتے ہیں۔ کیا آپ ان پر بھی آرمی ایکٹ لاگو کرنا چاہتے ہیں۔ کیا ان کو بھی اس نظم ونسق اور ڈسپلن کے تابع کرنا چاہتے ہیں۔ اگر کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے آپ ہمیں مطلع کریں۔ انشاءاللہ ہم آپ کی حمایت کریں گے۔ جناب چیئرمین صاحب یہاں ایک اور بات ہے کہ ڈسپلن کیا ہے میں گزارش کروں گا کہ اس وقت جو فورس کمانڈر ہے وہ کسی صوبے کے گورنر سے کم نہیں ہے۔ جب کہ موصوف خود گریڈ 20 کے ملازم ہیں لیکن ان کے ماتحت درجنوں گاڑیاں ہیں جی ذاتی استعمال کیلئے۔

جناب چیئرمین۔جی شفقت صاحب۔

جناب شفقت محمود۔یہ جی ایک individual کے اوپر شروع ہو گئے ہیں۔ بات ہو رہی ہے بل کے اوپر میرے خیال میں اس کا دائرہ تھوڑا محدود کیا جائے کہ جو متعلقہ بات ہے وہ ضرور کریں لیکن یہ ایک individual کے اوپر شروع ہو گئے ہیں کہ جی وہ گریڈ 20 کے ملازم ہیں۔ یہ تو کوئی بات نہیں۔

حافظ حسین احمد۔ جناب میں ڈسپلن کی بات کر رہا ہوں کہ صرف غریب ملازمین پر آپ ڈسپلن لازم نہ کریں اس فورس کمانڈر کو بھی آپ اس کا بھی خیال رکھیں ظاہر ہے اگر یہ باتیں پارلیمنٹ میں نہیں آئیں گی میں یہ کہتا ہوں کہ کیا درجنوں گاڑیاں ان کے ذاتی استعمال میں نہیں ہیں کروڑوں روپے کا بجٹ ان کی صوابدید کے تحت خرچ نہیں ہوتا۔ موبائیل ٹیلیفون جو ان کے پاس ہیں ان کا بل بھی سرکاری طور پر پر اس ادارے سے ادا نہیں کیا جاتا غیرملکی دوروں پر جو کثیر اخراجات اٹھتے ہیں اور جو ڈش انٹینا اور سرکاری دفاتر میں جو سہولتیں ہیں ذاتی ملازمین کے طور پر درجنوں جواں ذاتی طور پر ان کی ڈیوٹی ادا کرتے ہیں اور ان کے گھروں کے کام کاج کرتے ہیں میں یہ تھوڑی سی مثالیں دے رہا ہوں لیکن اس وقت معزز پارلیمنٹ موجودہ آرڈیننس پر جو غور کر رہی ہے۔ اس میں یہ بھی دیکھا جائے کہ ایک شخص وہاں پر رونق سامان بنا ہوا ہے اور اس کو اس وقت جو اختیارات دیئے گئے ہیں اس کے تحت وہ اتنا بدعنوانی کا مرتکب ہو رہا ہے اور اگر خدانخواستہ ------

جناب چیئرمین۔ حافظ صاحب یہ معاملہ تو اس وقت زیر غور نہیں ہے۔ اس وقت تو یہ ہے کہ ایک بل میں ترمیم کی جا رہی ہے کہ بجائے عدالتوں کے اسی محکمے کے جو اعلیٰ افسران ہیں ان کے پاس اپیل جائے گی۔

Malik Muhammad Hayat: Chairman Sahib , irrelevant speech should not be allowed in the House. It is a waste of time.

Syed Iqbal Haider: Why this extra generousity in favour of Hafiz Sahib.I don't understand.

Mr. Chairman: So far I did not allow any one. Iqbal Haider Sahib for your information so far I did not stop any member.

ابھی وہ موقع ہی نہیں آیا تھا کہ I should start limiting the time اور یہ آپ کی بات غلط ہے So please I think you should be very careful in what you say.

حافظ حسین احمد ۔ جناب چیئرمین صاحب بریگیڈئیر صاحب کے جو خیالات تبدیل ہو گئے ہیں وہ الگ بات ہے لیکن میں جو بات کر رہا ہوں وہ جناب یہ ہے کہ اگر یہ قانون پاس ہو جاتا ہے ۔

Mr. Chairman: Yes, Point of Order, Masood Kausar Sahib.

Masood Kausar: Sir, the learned Member of the Senate is violating Rule200(G) by mentioning the raising allegations against a person. I said earlier that the honourable members of the Senate should refray from making allegations against those persons who cannot defend themselves in the House.

جناب چیئرمین۔ صحیح ہے۔ جی جناب۔ ذاتی اس قسم کے حملے جو ضرورت نہ ہوں یعنی اگر ضروری ہے تو صحیح ہے اگرغیر ضروری ہے اس وقت کیونکہ یہ ترمیم اس سےمتعلق نہیں ہے۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب مجھے علم نہیں تھا کہ یہاں دو چیئرمین اس ہال میں جناب چیئرمین میں یہی گزارش کروں گا کہ اگر یہ خدانخواستہ ترمیم پاس ہو جاتی ہے تو اس سے ائیرپورٹ سیکورٹی فورس کے ملازمین کو کیا نقصانات درپیش ہوتے ہیں میرے خیال میں میں صحیح جا رہا ہوں نمبر (۱) دنیا میں کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے مجھ اور آپ سمیت کہ وہ غلطی نہیں کرے گا ظاہر ہے دس ہزار ملازمین میں سے کوئی غلطی ہو سکتی ہے۔ کوئی سلوٹ میں غلطی ہو، کوئی اور مسئلہ ہو سکتا ہےکوئی ایئرپورٹ کے جو فورس کمانڈر صاحب ہیں ان کے کوئی عزیز اقرباء آئے ہوں اور ان کی انہوں نے تعظیم و احترام نہیں کیا حالانکہ وہ رولز میں ان کے پابند نہیں ہیں لیکن اگر کسی ملازم سےغلطی سرزد ہو تو پھر اس کو سن لیا جائے۔ اس سے پوچھا جائے اور اس سے کہا جائے کہ جناب آپ سے کیا یہ غلطی سرزد ہوئی ہے ملازمین کے درمیان ذاتی رقابت ہوتی ہے آپس میں ان

کی لڑائیاں ہوتی ہیں اگر کسی ملازم کے خلاف کسی اور ملازم نے شکایت کی اور اسے سنے بغیر اس سے پوچھے بغیر اگر آپ اسے ملازمت سے برطرف کرتے اور آرمی ایکٹ کے تحت اس کا کورٹ مارشل کر دیتے ہیں تو آیا اس کے بنیادی انسانی حقوق کی بھی خلاف ورزی ہوئی اور وہ ملازم بیچارہ مارا گیا۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مفاد پرست لوگ اس قانون کے تحت اپنے اثر و رسوخ کو غلط استعمال کریں۔ جناب چیئرمین صاحب انصاف کا تقاضا یہ ہے اور شرعی قانون بھی یہ ہے کہ ملزم کو باقاعدہ صفائی کا موقع دیا جائے اس لئے موجود ترمیم میں یکسر ملزم کو صفائی کے موقع سے محروم کیا جاتا ہے اس کا موقف نہیں سنا جاتا ہے اور اس کے خلاف یکطرفہ فیصلہ دیا جاتا ہے اور دنیا کی کسی بھی عدالت میں وہ مظلوم داد رسی کے لئے نہیں جا سکتا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی غلط ہے اس میں ہونا یہ چاہئیے کہ جو گواہ موجود ہوں تحقیقات کی جائے اس کے بعد اگر ملزم واقعی مجرم ثابت ہوتا ہے تو یقیناً اسے قرار واقعی سزا دی جا سکتی ہے۔ جناب چیئرمین اسلامی قانون اور ملکی قانون میں بھی یہ بنیادی اصول ہے کہ وہاں خلیفہ وقت کے خلاف بھی عدالت میں جایا جاسکتا ہے لیکن عجیب بات ہے کہ ایک آدمی ملازم ہے اور وہ ملازمت کر رہا ہے اور اچانک اس کے خلاف ایک آرڈر جاری ہوتا ہے کہ آپ ملازمت سے برطرف ہیں۔ لیکن اس آرڈر کے خلاف وہ دنیا کی کسی عدالت میں نہیں جا سکتا۔ جناب چیئرمین صاحب یہ اس بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ اس بل کو موخر کیا جائے اور اس پر غور کیا جائے۔

دوسری بات جناب چیئرمین یہ ہے کہ جہاں تک آرمی ایکٹ کا تعلق ہے جس سے اس سول بل کو منسلک کرنے کی ناجائز کوشش کی جا رہی ہے، اس میں یہ ہے کہ آرمی کے لوگ جو ہیں وہ public dealing نہیں کرتے۔ ان کا کام الگ ہے وہ سرحدات کی حفاظت کرتے ہیں اور محاذ جنگ پر جاتے ہیں اور غیر تعلیم یافتہ افراد بھی فوج میں بھرتی ہو سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ حافظ صاحب آپ کو میں نے کم از کم ۲۵ منٹ دیئے ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ اگر میں اپنے موضوع سے ہٹ گیا ہوں تو آپ فرمائیں تو میں ختم کر دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جس وقت میں ہٹا تھا اس وقت آپ نے نہیں روکا اور وقت ضائع ہوگیا۔ شفقت محمود صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر۔

جناب شفقت محمود ۔ میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ ہم یہ precedents آئندہ آپ کی (quote) dulges کریں گے۔ جب آئندہ کسی issue پر تقاریر ہوں گی۔

Mr. Chairman: Yes, I know.

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین اگر اپنا وقت یہ خود ضائع کر رہے ہیں تو میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ جناب چیئرمین صاحب میں یہ کہہ رہا ہوں ----

Mr. Chairman: In future I can limit the debate. But you see that

نہیں prolong تو تک بھیstage will only come if the debate gets unduly prolonged

but I have means to handle that situation ہوا تھا۔

جناب فتح محمد خان - جناب چیئرمین اب تو سارے اس بل پر راضی ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے حافظ صاحب یہ صحیح ہے----

حافظ حسین احمد - اب جناب یہ کوئی بات نہیں ہوئی کہ راضی ہو گئے ہیں۔ جناب بات یہ ہے کہ اگر میں موضوع سے ہٹ رہا ہوں تو -----

جناب چیئرمین۔ موضوع کے باوجود بھی اب آپ wind up شروع کریں۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین میں کوشش کرتا ہوں جی۔

جناب چیئرمین۔ نہیں کوشش نہیں جناب آپ wind up کریں جی۔

حافظ حسین احمد - جناب چیئرمین میں یہی گزارش کروں گا کہ بنیادی طور پر اس اصول کو مدنظر رکھا جائے کہ جو آرمی کے جوان ہیں ان کا کام بالکل اس سے مختلف ہے - اس کے علاوہ انہیں تنخواہ جو ملتی ہے اس میں بھی تفاوت ہے' انہیں اعزازات ملتے ہیں' انہیں بیش قیمت انعامات ملتے ہیں' وہ شہادت کا رتبہ پاتے ہیں اور سی ایم ایچ میں ان کو اور ان کے اہل خانہ کو مفت علاج کی سہولتیں ہیں' ان کے بچے اور بچوں کو ------

جناب چیئرمین - دیکھیں ناں اب یہ relevant نہین ہے ناں۔ ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ یہ جو شق آ رہی ہے یہ صحیح ہے یا غلط ہے۔

حافظ حسین احمد - جناب میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ آرٹیکل ۲ میں ترمیم کریں گے تو دوسری جو ان کی مراعات ہیں---

جناب چیئرمین۔ وہ ضروری تو نہیں کہ اگر ایک میں ترمیم کریں تو دوسری میں بھی کریں' یہ تو تادیبی کارروائی ہے۔

حافظ حسین احمد - جناب چیئرمین وہ اس لئے کہ اگر آپ کام ان سے لیتے ہیں الگ اور انہیں مراعات الگ دیتے ہیں۔ آپ ایک طرف جب وہ اڑنے کی بات کرتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ شترمرغ ہے اور جب وہ بار کی بات کرتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ پرندہ ہے۔ تو میں گزارش کروں گا کہ آرمی ایکٹ کے تحت ایک سپاہی ۱۵ سال کے بعد' حوالدار ۱۸ سال کے بعد' صوبیدار ۲۷ سال کے بعد اور اس سے اوپر آفیسر تقریباً ۲۵ سال کے بعد ریٹائر ہوتے ہیں---

جناب چیئرمین - بہرحال یہ وہ مسئلہ تو نہیں ہے ناں۔ آپ اس کے لئے الگ بل لے آئیں ناں۔

حافظ حسین احمد - ابھی اگر وہ ریٹائر ہو جاتے ہیں تو اس کے بعد وہ کمشنر لگ سکتے ہیں۔ اس کے بعد وہ اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین بن سکتے ہیں لیکن کیا یہ سہولتیں ایئرپورٹ سیکیورٹی فورس کو حاصل ہیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں اگر حاصل نہیں ہیں تو اس کا آپ بل لے آئیں۔

حافظ حسین احمد - جناب میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ ایک ایسا بل لائیں' جناب وزیر

قانون صاحب سے میری گزارش ہو گی کہ وہ ایک ایسا بل لائیں ایوان میں جس کے تحت ان تمام چیزوں کو cover کیا جا سکے۔ اگر آپ ان پر دفعہ ۴ کے تحت سزا کے لئے جب آپ ان کو آرمی ایکٹ کے حوالے کرتے ہیں تو پھر مراعات کے لئے بھی آپ ان کو اسی طرح دیکھیں۔ اس میں ایک اور بات بھی ہے کہ جناب وہاں پر چیف آف دی آرمی سٹاف۔

(ظہر کی اذان کے بعد)

جناب چیئرمین۔ جی جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین صاحب چونکہ میں ان کی بات تو نہیں مانتا، آپ نے فرمایا، آپ کا حکم سر آنکھوں پہ۔میں انتہائی مختصر بات کروں گا۔

جناب چیئرمین۔ wind up کر لیں اب۔

حافظ حسین احمد۔ میں نے کہا جناب آرمی چیف کے پاس بھی یہ غور کے لیے آتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ کم از کم اس میں یہ ترمیم کی جائے کہ جس کے خلاف اقدامات کئے جائیں، کم از کم ایک بورڈ بنایا جائے جس کے تحت کم از کم ایک بار اس مسئلے پہ غور کیا جائے۔ کیونکہ اگر کسی کے خلاف اقدام کر لیں اور اس کے بعد یہ کہیں کہ جناب قانون کے تحت اسے حق ہی حاصل نہیں ہے کہ اس پہ غور کیا جائے۔ تو وہ بے چارہ بے موت مارا جائے گا۔ جناب چیئرمین صاحب میں نے یہ گزارش کی تھی کہ ایک تو اس کے بعد گورنمنٹ ملازمت میں ان کا چانس ختم ہو جاتا ہے اور تعلیم اور بچوں کی فیسیں ان کو آپ چھوڑ دیں۔ لیکن دوسری بات یہ جی کیا ضروری ہے کہ اسے آپ وزارت دفاع کے سپرد کریں ستر کروڑ روپیہ اس وقت جو ہے ان فورسز پہ خرچ کیا جاتا ہے۔ اگر اسے سول ایوی ایشن کے سپرد کیا جائے جس طرح پہلے تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ مسافروں سے جو ٹیکس وغیرہ لیتے ہیں اس حوالے سے بھی آج کل بچت کا دور ہے اور کہتے ہیں کہ جناب ہم بچت کر رہے ہیں اقتصادی طور پہ ملک کے لیے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس پہ بھی غور کیا جائے کہ اسے بجائے وزارت دفاع کے ائیرپورٹ سیکورٹی فورس کے حوالے کیے جائے۔

جناب چیئرمین میں اپنی بات ختم کرتا ہوئے صرف یہ گزارش کروں گا کہ اس بل کو پاس کرنے سے قبل اگر ایک تحقیقاتی کمیٹی بٹھائی جائے ۔ اتنی ضروری نہیں ہے ' یہ کوئی اتنا اہم مسئلہ نہیں ہے کہ اس پہ فوری طور پر اقبال حیدر صاحب کو جلدی ہے ' ملک قاسم صاحب آ کر یہاں میرے پاس بیٹھے ہوئے ہیں ان کا بھی احترام کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایک تحقیقاتی کمیٹی ہو اور اس کے تحت اس کے تمام پہلوؤں پہ غور کیا جا سکے اس کے بعد ہمیں یقین ہے کہ یہ بل آج بھی منظور ہو گا ' کل بھی ہوسکتا ہے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین ۔ حافظ صاحب بہت مہربانی ۔ جناب Law Minister صاحب you want to say any thing.

Syed Iqbal Haider:The apprehension expressed by the honourable Member with regard to any double standard in the relief, benefits, remuneration

and facilities. Let me make it very clear that when we apply Army Act and all those persons who will be on whom Army Act will be applied will be entitled to the same benefits and same privileges and same remuneration and same allowances etc, that are applicable to the Army, one. Secondly, Army Act will only be applied to those who are in uniform and not to the civilian staff which is not connected with the security of the Air Force but may be connected with the office. So the Army Act is not being applied on them. Thirdly, Sir, it is purely, purely and purely for ensuring strict discipline that only in these exceptional cases we are anxious to ensure under this present most terrorised condition in the world. Also that we want to protect our Air Forces effectively and I am proud to say that, with the exception of one hijacking case of 1981 which was also, I know, that there were many hands and many manoeuvring, there has been no incident of highjacking from the airports of Pakistan. So it is a very tedious start. In India there have been several cases of highjacking same is the case with many other countries, so we have to really protect the life, what about the human rights and the life and property of millions of people who use the airports everyday. That right has to be protected equally. Their rights are also far important than the rights of the Air Security Force, after all they are made to protect the lives of the millions of the people who use the airports. Only for this reason, only in this exceptional case that we want to apply strict discipline through the Army Act and the Army personnel facilities will be always available. With these words, Sir, I move that this motion be taken.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Airports Security Force Act, 1975 [The Airport Security Froce (Amendment) Bill, 1994], as passed by the Naitonal Assembly, be taken into consideration.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The motion is carried.

اب اس میں amendments ہیں جی۔

سید اقبال حیدر۔ بہت چھوٹے ہیں۔ ایک clause ہے۔

جناب چیئرمین ۔نہیں مگر amendments بھی ہیں ناں اس میں۔

سید اقبال حیدر۔ ہاں ۔

Mr. Chairman: There are amendments to this clause.

پہلی amendment ہے جی in the name of Prof. Khurshid Ahmed. وہ موجود نہیں -
It stands dropped. Aftab Ahmed Sheikh Sahib.

سید اقبال حیدر۔ وہ move نہیں کر رہے -

جناب چیئرمین - نہیں کرنا چاہ رہے ؟

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: No Sir, I will move my amendments. I move that in clause 2 after the words 'order', the word 'legally', be added.

جناب چیئرمین - فرمائیں جی کیا ہے -

Briefly I will give you three minutes to speak on the amendment.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, this is not fair.

Mr. Chairman: No, this is the rule.

یہ میں کوئی نئی بات نہیں کر رہا ہوں - amendments پر یہی ہوتا ہے-

جناب آفتاب احمد شیخ - تین منٹ میں تو بات ہی ختم نہیں ہو گی -

جناب چیئرمین - تو کریں ناں - آپ تو وکیل ہیں-

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Very well, Sir. Now Sir, the question is that a proposal for application of the Army Act.

جناب چیئرمین - نہیں یہ جو legally ہے آپ اس کو سمجھائیں ناں کہ وہ ہے کیا؟

جناب آفتاب احمد شیخ - میں وہی عرض کر رہا ہوں ناں جناب -

Now there is a proposal that the Army Act should be extended. The amendment that I proposed is very innocent but this will cover apprehensions of all persons who are now opposing. I will read, Sir, the clase :

> "Notwithstanding anything contained in any other law for the time being enforced, except the authority it will file in sub-sections (1) and (2) of section VII, no authority tribunal or court shall have jurisdiction to vary, modifyalter annul, set aside, revise or review any order and that is the word 'legally', that I have imported within:
>
> "pass by any officer of the Force authorized under the Pakistan Army Act, 1952."

Now my submission is that. ,

Mr. Chairman: So I take it, this is opposed? This amendment is being opposed, Iqbal Haider Sahib?

Mr. Chairman: Malik Qasim Sahib what is your opinion on this?

Syed Iqbal Haider: Yes, opposed, Sir.

Mr. Chairman: It is opposed.

جی آفتاب شیخ صاحب۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: So my submission is Sir, that.

جناب چیئرمین ۔ اس کا کیا اثر ہو گا اگر legally کا لفظ ڈال دیا جائے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ میں عرض رہا ہوں ۔

Now I am not proposing to change the agency.

جناب چیئرمین ۔ ٹھیک ہے ۔ you are saying کہ legally جو پاس ہے وہ protected ہے۔ illegally ہو تو protected نہیں ہے ۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: My submission is that I am not proposing to change the agency. They want to place the service under the Pakistan Army Act and they wanted to have the jurisdiction.

جناب چیئرمین ۔ تو آپ کے legal کا فرق یہ ہو گا ناں کہ legal orders will be protected, illegal orders will not be protected.

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ legal کا فرق یہ ہو گا جناب کہ یہ controlling word جو ہے یہ restriction جو impose کی گئی ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ کہ صرف legal پر ہو گا؛

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ اگر orders legal نہیں ہیں۔

If the person has not been heard, if the person has not been provided proper opportunity, if the rules have been violated or if the Act itself has been violated, the order would be illegal. And, therefore, the person who passes the order has to be conscious that of his power

جناب چیئرمین ۔ سمجھ آ گئی ہے جی۔ جی جناب لاء منسٹر صاحب۔

Syed Iqbal Haider: We oppose it, let it be voted upon to save time of the House. If an order is illegal it doesn't exist in the eyes of law, it is a nulity in law and all orders become order when they are legal. So the word 'legally', being suggested, is a redundant word and totally misconceived proposition.

Mr. Chairman: O.K., so I will put this amendment to the House.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, there is one thing more. Sir, the

order because the proposition of law has been given by the Law Minister, illegal order has got to be set aside. A void order is illegal.

جناب چیئرمین ۔ بہر حال ان کا وہ موقف ہے آپ کا یہ ہے ۔

Now, I will put the amendment to the vote of the House. It has been moved by Mr. Aftab Ahmed Shaikh that in clause (2) in the porposed new sub-section IV after the word 'order', occuring in the sixth line the word 'legally', be inserted?\

(The motion was negatived)

Mr. Chairman: The amendment is rejected. Next is Mr. Shahzad Gul.

جی جناب شہزاد گل صاحب آپ کی بھی amendment ہے؟

جناب شہزاد گل۔ جناب clause 2 میں ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ اپنی amendment پڑھ دیں ۔

Mr. Shehzad Gul: I move that in clause (2) in the proposed sub-section (IV), at the end, the following proviso be added :

> "Provided that no such orders legally passed by any competent court ,.tribunal or authority shall be varied, modified, altered, annulled, set aside revised or reviewed by any authority specified in sub-section (1) and (2) of section 7Fwhich was passed before coming into force of this sub-section (IV) of section 7A.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Syed Iqbal Haider: Opposed, Sir.

جناب چیئرمین۔ .Opposed جی۔ ارشاد فرمائیں ۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب چیئرمین۔ ویسے بھی آذان ہو چکی ہے اور اب نماز کا وقت ہو گیا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جو ظہر کی نماز ہوتی ہے ، اس میں وقت ہوتاہے ، اس لئے میرے خیال میں اسے پہلے ختم کر لیں ۔

حافظ حسین احمد۔ اگر آپ فتویٰ دیتے ہیں تو ٹھیک ہے ۔

جناب چیئرمین۔ میں فتویٰ نہیں دیتا ۔ جماعت کتنے بجے ہوتی ہے ۔ یہ ذرا پتہ کر لیں ۔

حافظ حسین احمد۔ پونے دو بجے ہوتی ہے ۔

جناب چیئرمین۔ پونے دو بجے جماعت ہوتی ہے۔

حافظ حسین احمد۔ پونے دو بج گئے ہیں۔ دو منٹ باقی رہ گئے ہیں۔ اجلاس کو دس منٹ کے لئے ملتوی فرما دیں۔

سید اقبال حیدر۔ نماز دو بجے بھی ہوتی ہے اور سوا دو بجے بھی ہوتی ہے۔

حافظ حسین احمد۔ جناب والا! یہ کون سی مسجد میں گئے ہیں۔

(قہقہے)

جناب چیئرمین۔ بہر حال اس ترمیم پر تو بات کر لینے دیں۔

حافظ حسین احمد۔ ہم جناب وقت پر نہیں پہنچ سکیں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ ملک صاحب، پھر کیا جائے۔ اجلاس کو کیا دس منٹ کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔

(مداخلت)

ملک محمد قاسم۔ دس منٹ والی بات غلط ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین۔ پندرہ منٹ کے لئے کر دیتے ہیں۔

ملک محمد قاسم۔ نہیں جناب، میں عرض کرتاہوں کہ مولانا صاحب پہلے خود تقریر کرتے رہے اور اب نماز کی بات کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

حافظ حسین احمد۔ ہاؤس کو صرف آپ اور وزیر قانون صاحب چلائیں، ہم نماز کے لئے جا رہے ہیں۔

Malik Muhammad Qasim: Sir, the point is, I will beg of Maulana, I have to say my prayers also he knows I say prayers.

حافظ حسین احمد۔ جناب والا نماز کا وقت ہوگیا ہے۔

ملک محمد قاسم۔ آپ میری بات تو سنیں۔

(مداخلت)

حافظ حسین احمد۔ نہ خود نماز پڑھتے ہیں اور نہ ہی ہمیں پڑھنے دیتے ہیں۔

(مداخلت)

ملک محمد قاسم۔ مختلف مساجد میں نماز کے مختلف اوقات ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ جناب والا! پارلیمنٹ کی مسجد کی نماز کے وقت کی بات ہو رہی

ہے۔

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے کہ پندرہ منٹ کے لئے وقفہ نماز کر لیتے ہیں اور پندرہ منٹ کے بعد دوبارہ ملتے ہیں۔

ملک محمد قاسم۔ اتنے وقت میں باقی لوگ نہیں آسکیں گے۔

Sir, it will be difficult for them to come.

جناب چیئرمین۔ نہیں جی اب آپ کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں Tell them to come.

ملک محمد قاسم ۔ وہ بھی تو نماز پڑھیں گے ناں جناب۔

جناب چیئرمین۔ نماز پڑھ کر آ جائیں ۔ روٹی نہ کھائیں ۔ آدھا گھنٹہ انتظار کر لیں روٹی کا۔

سید اقبال حیدر۔ پندرہ منٹ کا وقفہ کر لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ تو پندرہ منٹ کے لئے

I will adjourn this House for fifteen minutes and come back, you can have lunch later.

[The House then adjourned for fifteen minutes for Prayers]

[The House reassembled after interval with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair].

جناب چیئرمین۔ حاجی صاحب بلائیں اپنے ممبران کو کدھر چلے گئے؟

حافظ حسین احمد ۔ جناب تقریر باقی ہے میں شروع کر دوں ۔ اگر آپ کہیں گے تو مواد کافی ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں اگر وہ نہیں آتے تو پھر میرا خیال ہے کہ یہی کرنا پڑے گا۔ کیفے ٹیریا میں ہوں گے میرا خیال ہے۔ کیفے ٹیریا میں مائیک کی آواز جاتی ہے یا نہیں جاتی؛ جانی چاہئیے ویسے۔

جناب چیئرمین۔ شہزاد گل صاحب کدھر ہیں جن کی amendment تھی۔ وہ ابھی تک تشریف نہیں لائے۔

جناب چیئرمین۔ جی آ گئے ہیں شہزاد گل صاحب ۔ حافظ صاحب نے کہا ہے کہ Third reading پہ He would like to speak again. تھرڈ ریڈنگ پہ کہتے ہیں کہ میں نے تقریر کرنی ہے میں نے کہا جی ٹھیک ہے۔ جی جناب شہزاد گل صاحب۔

سید اقبال حیدر ۔ تھرڈ ریڈنگ پر تو ان کی تقریر ہوتی ہے جن کی امنڈمنٹ ہو۔

جناب چیئرمین ۔ جی پہلے قانون تو نکالیں پھر دیکھیں گے۔ جی جناب شہزاد گل صاحب آپ کی تقریر تھی۔

جناب شہزاد گل ۔ جناب والا' یہ میری امنڈمنٹ جو ہے یہ اس امر کے متعلق ہے کہ یہ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ جن ملازمین کی اپیلیں منظور ہو چکی ہیں سپریم کورٹ میں یا سروس ٹربیونل میں ' یہ کوئی ۸۰ سے زیادہ لوگ ہیں ۔ ان کے خلاف وہ دوبارہ ڈسپلن کی کارروائی وہ کر رہے ہیں آرمی ایکٹ کے تحت اور جب ان کے خلاف آرمی ایکٹ کے تحت دوبارہ کارروائی ہوگی تو اس میں پھر اپیل وغیرہ نہیں ہو سکے گی۔ اور ان کو سپریم کورٹ اور سروس ٹربیونل کے فیصلوں کے باوجود بھی ان کو دوبارہ سروس سے نکال دیا جائے گا ۔ اب ان تقریباً ۸۰ سے زیادہ سابق ملازمین کی ملازمت کا سوال ہے ان کے بنیادی حقوق کا سوال ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ میرا خیال ہے یہ جو language ہے یہ لاء منسٹر صاحب اس کی وضاحت کریں گے ۔ اس language کے تحت اگر کوئی آرڈر ہو چکا ہے تو میرا خیال ہے اس کو satisfy نہیں کر سکتے ۔

جناب شہزاد گل۔ میں نے proviso اس لئے شامل کرنے کی کوشش کی ہے کہ جو ہو چکے ہیں وہ تو ہو چکے ہیں ان کو دوبارہ نہ چھیڑا جائے ۔

جناب چیئرمین۔ لاء منسٹر کی وضاحت سن لیتے ہیں میرا خیال ہے اس پر اثر انداز نہیں ہو گا۔ کیونکہ یہ جو انہوں نے اب language استعمال کی ہے اس کے تحت تو آئندہ کے لئے ہے ۔

جناب شہزاد گل۔ آئندہ کے لئے جو دوبارہ آئے گا وہ تو الگ بات ہے۔وہ تو اس امینڈمنٹ کے دائرے میں نہیں آتی ۔ آئندہ جب وہ دوبارہ لاگو ہو گا پتہ نہیں پھر کیا ہو گا

جناب چیئرمین۔ ان کی بات سن لیتے ہیں ۔ یعنی آپ چاہتے یہ ہیں کہ جو آرڈر ہو چکے ہیں کسی عدالت نے آرڈر کر دیے ہیں وہ اس ترمیم کے بعد اس کو نہ چھیڑا جائے۔ I don't, that is the intention.

جناب شہزاد گل۔ جی اس کو ترمیم کے بعد نہ چھیڑا جائے ۔

سید اقبال حیدر۔ سر ترمیم تو enforce ہو چکی ہے through an Ordinance which is already valid.
جس دن سے آرڈیننس نافذ ہوا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ اس کے بعد سے شروع ہو گا ۔

سید اقبال حیدر۔ اس کے بعد سے ہی ہو گا۔

Mr. Chairman: Obviously it will not have the effect, prior to court

decision.

Syed Iqbal Haider: The law is not intended to be with a retrospective effect.

Mr. Chairman:9 Correct. It is very clear.

جناب شہزاد گل۔جناب والا ' یہ اوریجنل آرڈیننس ہوا تھا یہ تھا ۹۲-۱۱-۲۷ کو پہلا آرڈیننس ہوا۔

جناب چیئرمین۔پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ ۹۲-۱۱-۲۷ سے پہلے اگر کچھ ہوا ہے اس میں یہ اثر انداز نہیں ہوگا۔

جناب شہزاد گل۔ اگر اس کے بعد بھی آرڈیننس جاری ہوا تھا تو اس کےبعد کوئی فیصلے نہیں ہوئے ہیں ۔ ۹۲-۱۱-۲۷ سے پہلے جن کے حق میں فیصلے ہو چکے ہیں ان کو دوبارہ نہ چھیڑا جائے یعنی آرمی ایکٹ کے تحت دوبارہ فورس کمانڈر کورٹ مارشل constitute کر سکتا ہے کورٹ مارشل دوبارہ بھی ان کے خلاف ڈسپلنری کارروائی کر سکتے ہیں ۔ اور ان کو وہی سزا دیں گے کہ آپ کیوں گئے آپ پر آرمی ایکٹ لاگوتھا اور آپ کورٹ میں گئے ہیں اور کورٹ مارشل یا آرمی ایکٹ کی خلاف ورزی کی ہے ' تو ان کے خلاف اگر دوبارہ کارروائیاں کریں ۔ ۹۲-۱۱-۲۷ کو ۔ پہلا آرڈیننس لیکن اس سے پہلے جو فیصلے ہوئے ہیں ان کوتو نہ چھیڑا جائے ۔یہ تقریباً ۸۰ سے زیادہ لوگ ہیں ۔

جناب چیئرمین۔اس پرآپ کچھ کہناچاہیں گے بات کریں گے ۔

Syed Iqbal Haider: Whenever it has to be applied with retrospective effect it say so.

Mr. Chairman: It is specially if you want to satisfy the court decision it say so the decision will become void.

Syed Iqbal Haider: And it says basically its a question of interpretation of a statute which is that determined by the .....

جناب چیئرمین۔ اس وقت آپ کی intention کیا ہے آپ یہ بتائیں کورٹ کی تو بعد میں آئے گی You are moving a legislation.If you want to satisfy the orders of court passed prior to introduction of law, if so this language does not help you.

Syed Iqbal Haider: Sir, the Bill is quite categorical and clear and application is from 1984 as for as the law is concerned and since then 1984 the effective continuing with the regard to the application of the Army Act.

جناب چیئرمین۔ یہ جوآپ امینڈمنٹ کر رہے ہیں ان کا خدشہ یہ ہے کہ اگر کسی عدالت نے اس امینڈنگ آرڈیننس سے پہلے کوئی آرڈر کر دیا ہے کسی کوبحال کر دیا ہے کچھ کر

دیا ہے وہ نہ چھیڑا جائے بظاہر تو وہ نظر آتا ہے کہ اس کو نہیں چھیڑا جا رہا ہے ۔

سید اقبال حیدر۔ بظاہر بالکل نہیں چھیڑا جا رہا۔

جناب چیئرمین۔تو پھر آپ اس کو press نہ کریں۔

جناب شہزاد گل ۔ لاء منسٹر صاحب categorical statement نہیں دے رہا ہے جناب والا' وہ تو یہی کہا رہا ہے technicality کی آڑ لے رہا ہے statement نہیں دے رہا۔

جناب چیئرمین ۔یہ بڑا واضح ہے کیونکہ جس وقت اگر آپ کسی prior decision کو set a side کرناہو تو لکھنا پڑتا ہے کہ اس کو یعنی کوئی any order passed by any court وہ تو کچھ نہیں ہے ۔ shall be void etc etc so it is very clear۔

اس کو میرا خیال ہے پھر press نہ کریں آپ کا کام جو ہو گیا۔

جناب شہزاد گل۔ ٹھیک ہے جی ۔

Mr. Chairman: So this is not pressed.

Mr. Chairman: Next is amendment by Ch. Muhammad Anwar Bhinder Sahib in clause (2).

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move that in clause (2), in the porposed new sub-section (IV), the words 'comma', 'figures', and 'bracket', authorized under the Pakistan Army Act, 1952 (39) of 1952, occurring in the seventh and eighth lines, be deleted.

جناب چیئرمین ۔ جی opposed اقبال حیدر صاحب؟

Syed Iqbal Haider: Opposed, Sir.

جناب چیئرمین ۔ Opposed فرمائیں جناب بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا' میری گزارش یہ ہے کہ جو معروضات ہم نے پہلے کی تھی کہ بل پاس نہیں ہوناچاہئیے اب specifically اس amendment پر عرض کروں گا کہ اس میں اگر آپ سارے سب سیکشن کو دیکھیں تو اس میں یوں کہا گیا ہے۔

Notwithstanding anything contained in any other law for the time being enforced except the authority specified in sub-seciton (1) and (2) of section (VII)(f) no other authority, tribunal or court, shall have jurisdiction to vary, modify, alter, annul set aside, revise or review any order passed by any officer of the Force authorized under the Pakistan Army Act, 1952.

یہ الفاظ جو ہیں "under the Pakistan Army Act, 1952." یہ میں چاہتاہوں کہ یہ اس میں نہ آئیں کیونکہ جو بھی آفیسر ہیں authorised ہیں جنہوں نے آرڈر پاس کرنے ہیں وہ اس آیکٹ

کےتحت authorised ہیں ۔ آرڈر پاس کرنے کا جو اختیار دیا گیا ہے وہ تو اس statute کے تحت دیاگیا ہے ان کو یعنی یہ جو کمانڈر اگر VII(f) کو ملاحظہ فرمائیں جناب تو اس میں ہے ۔

In all cases decided by the Deputy Director a Chief Security Force or any other officer a person aggrieved, may within thirty days of the order appeal to the officer higher than the awarding the punishment. No. 2. A person aggrieved by an order of the Force Commander awarded any punishment may, within thirty days of the order, apply to the Federal Government for revision.

یہ ہے جناب سیکشن اس کے تحت جو اختیارات ہیں وہ اس ایکٹ کےتحت ان کو ملے ہیں خواہ وہ سیکورٹی آفیسر ہے خواہ وہ کمانڈنگ آفیسر ہے خواہ وہ چیف سیکورٹی آفیسر یا ڈائریکٹر ہے جو بھی آفیسر ہے اس کو اس ایکٹ کے تحت اختیارات ملے ہیں اور یہ ریفر کر رہے ہیں جناب authorized under the Armyاس کو کہہ رہے ہیں میں کہتاہوں اس کو under this Act کریں ۔ کیونکہ ان کو اختیارات under this Act ملے ہیں ۔ دوسری بات ہے کہ جناب نے ملاحظہ فرمایا کہ revisional powers گورنمنٹ کو اس قانون کے تحت ہیں ۔ اب گورنمنٹ آرمی ایکٹ کے تحت تو appointed officer نہیں ہے ۔ اس کی interpretation سے گورنمنٹ کی revisional powers بھی نکل جائیں گی ۔ یعنی گورنمنٹ تو under the Army Act appointed Officer نہیں ہے یہ موجودہ اینڈمنٹ کہہ رہی ہے کہ جو آفیسر بھی appointed ہوں گے under the Army Act ان کے آرڈر کے خلاف کوئی اپیل نہیں ہو سکے گی اور یہ جو VII(f)2 میں دی گئی ہے provision revision کی اس سے تو گورنمنٹ کی revisional power بھی نکل جائیں گی کیونکہ یہ اس کو دونوں کو cover کر رہے ہیں یہ کہہ رہے ہیں

Notwithstanding anything contained in any other law for the time being enforced except the authority specified in sub-section 1 and 2 of section (VII) no other authority, tribunal or court shall have jurisdiction to vary, modify, alter, annul, set aside, rervise or review any order passed by any officer of the Force authorized under the Act.

اب گورنمنٹ تو authorized under the Act نہیں ہے یعنی اس آدمی کے تمام اختیارات قائم رہتے ہیں جو آرمی ایکٹ کےتحت مقرر شدہ ہے۔ اب گورنمنٹ تو آرمی ایکٹ کےتحت مقرر شدہ نہیں ہے ۔ اس لحاظ سے گورنمنٹ کو بھی revise کرنے کے اختیارات نہیں ہوں گے او راگریہ جناب نہ ذکر کریں او ر یہاں full stop لگا دیں۔ or any officer of the Force تو بھی ان کا مقصد میرے خیال کے مطابق حل ہو سکتا ہے ۔ یا اگر لفظ add ہی کرنے ہیں under this Act کریں ۔ کیونکہ اختیارات under this Act ہیں ۔ under Army Act یہ جو لائے ہیں یہ الفاظ جو ہیں یہ نہ صرف super fluous ہیں بلکہ ان سے ابہام پیدا ہوتا ہے اورحکومت کی revisional powers بھی متاثر ہونے کاخدشہ ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہ amendmentمنظور کر لی جائے۔ یہ جو ان کی intention ہے اس کو پورا کرنے کے لئے عرض کر رہا ہوں ورنہ یہ

ہو گی نہ ان کے پاس revisional اختیارات ہوں گی او رنہ ہی جناب یہ گورنمنٹ interpretation
کے یہ جو افسر ہیں یہ آرمی ایکٹ کے تحت authorised ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ جی بہتر شکریہ ۔ جناب ملک محمد حیات صاحب۔

ملک محمد حیات ۔ ایک شق کا میں جواب دے سکتا ہوں ۔ کہ یہاں refer کیا ہے
آرمی ایکٹ ۱۹۵۲ یہ بنا ہی ۵۲ میں تھا ۔ اس لیے اس کو ۵۲ میں لاگو کیا گیا ۔

Syed Iqbal Haider: I will draw your kind attention to Section 7A(1) of Ordinance of 1984 which specifially provides that this reference aurthorized under the Army Act had been máde only with a view to the application of the Army Act. Every officer and member of the Force shall , unless he is ready, be subject to the Pakistan Army Act 1952, so the disciplinary orders and orders relating to such officers have to be passed by the persons who are authorized under the Army Act that is the logic and reason and that is why this amendment has been made . If I accept the logic and suggestion of the honouable member then the whole purpose and object of this amendment will be defeated.

Mr. Chairman: So, I will put the amendment to vote now. It has been moved by Ch. Muhammad Anwar Bhinder that in Clause 2 , in the propo1sed sub-section 4, the words, commas and figures and brackets authorised under the Pakistan Army Act 1952, Act 39 of 1952 occurring in the seventh and eighth lines be deleted.

(The motion was negatived)

Mr. Chairman: The amendment is rejected. Next Amendment 2b, Ch. Muhammad Anwar Bhinder Sahib.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: As far as the next amendment is concerned substantially that is the same amendment, I think the decision has been announced on the earlier amendment, so I think, this amendment would not be in order.

Mr. Chairman: So, this is withdrawn. Now, there are no further amendments, so I will put the Clause to the vote of this House.

The question is that whether Clause 2 do form part of the Bill

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 2 forms part of the Bill. Now the question is:

that Clause 1 which is Short Title , Commencement and the Preamble form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman:Clause 1 forms part of the Bill. Please read next item , Syed Iqbal Haider Sahib.

Syed Iqbal Haider: Sir, with your permission I move that the Bill further to amend the Airports Security Force Act, 1975 [The Airports Security Force (Amendment) Bill, 1994], be passed.

(pause)

جناب چیئرمین ۔جی اس میں تو کوئی کچھ نہیں کہنا چاہتا ۔ کوئی کچھ نہیں کہنا چاہتا ۔

سید اقبال حیدر ۔ sir آپ نے خود ہی invite کرلیا؟

جناب چیئرمین ۔ چلیں ایک منٹ بات کرلیں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ یہ توآپ نے پابندی لگا دی لیکن یہ ہے ۔جناب والا یہ حقیقت ہے کہ اس وقت ایک ایسا ماحول پیدا کردیا کہ جیسے کہ۔۔۔

جناب چیئرمین ۔ جی مزاحمت کا ۔

عبدالرحیم مندوخیل ۔مزاحمت لفظ میں استعمال نہیں کرتا بہرصورت یہ ائیر پورٹ سیکورٹی فورس کے لوگوں کے حقوق کو بہت زیادہ جناب والا ۔ نقصان پہنچے گا اور جب عملاً اس کا استعمال ہو گا ۔

شیخ رفیق احمد۔ یہ پہلے clear کریں کہ ائیر پورٹ سیکورٹی فورس ہے یا ائیرفورس؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ ٹھیک ہے میں اس کی اصلاح کرلیتا ہوں I am sorry ائیرپورٹ سیکورٹی فورس ۔ تو جناب والا بعد میں جب ان پر عمل ہو گا دیکھیں گے کہ ہمارے وزیرقانون صاحب جو ہیں وہ خود ۔اور وہ انشاللہ وہ اپوزیشن میں آجائیں گے ۔ اور ان کا باقاعدہ سٹینڈ ہوگا کہ انسانی حقوق، بنیادی حقوق، ہمارے اپنے آئنی اور جمہوری حقوق کے خلاف بات ہے اس لیے میں عرض کروں گا؟

جناب چیئرمین ۔ کہ اس کو پاس نہ کیا جائے؟ ٹھیک ہے جی ۔

It has been moved by Syed Iqbal Haider, the Minister for Law that the Bill further to amend the Airports Security Force Act, 1975 [The Airports Security Force (Amendment) Bill, 1994], be passed.

(The Bill was passed)

Mr. Chairman: The Bill stands passed.

جناب چیئرمین ۔ جی جناب حافظ صاحب آپ کیا فرما رہے تھے ؟

حافظ حسین احمد۔ جناب میں نے کہا چیلنج کرتے ہیں۔ division کریں۔

جناب چیئرمین۔نہیں چھوڑیں--- اب میرا خیال ہے کل کتنے بجے؟

سید اقبال حیدر ۔سر ایک اور ہے pending کا اس پر آدھی debate ہو گئی ہے that is No.5.

Mr. Chairman: Why you exhaust the patience?

Syed Iqbal Haider: Thank you Sir,. but Sir, there is a motion which I have moved as per the agreement yesterday, and that is, No.13 on the order of agenda, so that there should not be any complaint about any violation of any commitment :

"That this House may discuss the sectarian clashes in the country resulting in losses of lives and properties of innocent citizens, identify the causes and suggest measures to contain this unfortunate polarisation and frenzy , which is doing incalculable harm to the Muslim Ummah and National Unity."

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے وہ تو آ گیا۔ ایک معاملہ اور میرا خیال ہے ڈاکٹر عبدالحئی صاحب کا Call Attention Notice ہے اگر مختصر پانچ منٹ میں وہ dispose off ہو جائے تو وہ کر دیتے ہیں۔

سید اقبال حیدر ۔سر ٹھیک ہے۔ اگر اس motion پر بھی آج بحث رکھنا چاہئیں تو میں معزز اراکین کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں---- نہیں آج شام ---- کل صبح دس بجے نہیں --- آج شام ۔ میں نے آج کا وعدہ کیا تھا میں نے پورا کیا ہے۔آپ مغرب کی نماز کے بعد رکھ لیں۔

Mr. Chairman: In the meantime, I will take up the Call Attention Notice

ڈاکٹر حئی صاحب آپ اپنا Call Attention Notice جو ہے اسے پڑھ دیں اور پھر پانچ منٹ اس پر تقریر کریں ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ کاپی مجھے عنایت فرمائی جائے۔

جناب چیئرمین۔ جی کاپی دے دیں ان کو۔ یہ ہے آپ کا Alleged illegal entry of Afghan Refugees into Balochistan Province. اس کا جواب کون دے گا؟

سید اقبال حیدر۔ وہ تو وزیر داخلہ صاحب ہی دیں گے۔

جناب چیئرمین۔ حنیٰ صاحب ایک دقت پیش آ رہی ہے کہ جو Minister of Interior ہیں۔ ان کی طرف سے درخواست آئی ہے کہ آج ان کے کسی عزیز کا انتقال ہو گیا ہے۔ تو آج وہ نہیں ہیں یہاں پر۔

ڈاکٹر عبدالحیٔ بلوچ۔ جب وہ آئیں تو رکھ لیں۔ کیونکہ میں ان سے اس کا مفصل جواب چاہوں گا۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: I am adjourning the House to ten O'clock tomorrow morning.

[The House then adjourned to meet again at 10 O'clock in the morning on Wednesday, the 27th July, 1994].

PCPPI—352 (96) Senate—13-4-96—180.